



مطبوعات مجلس اديگار غالب

پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۱۱

دستِ کارِ ویانی

maablib.com

نجم الدولہ میرزا اسد اللہ خان بہادر غالب



مطبوعات مجلس اديگار غالب

پنجاب یونیورسٹی، لاہور

۱۱

فکر کا ویانی

MAAB 1431

مکمل حصار

نجم الدولہ میرزا اسد اللہ خان بہادر غالب

maablib.com

باہتمام

پروفیسر محمد باستر

۱۹۶۹

مجلس یادگار غالب

صدر مجلس



پروفیسر جمیل محمد خان ستارہ پاکستان
ستارہ امتیاز

ارکان

جناب عبد الرحمن چغتائی لاہور

مولانا غلام رسول مہر لاہور

پروفیسر ڈاکٹر سعید اللہ سابق صدر شعبہ فلسفہ اسلامیہ کالج رسول لاہور

سید امتیاز علی تاج، سیکرٹری مجلس ترقی ادب لاہور

مولانا حامد علی خان، مدیر موشن مطبوعات فرنیکلن لاہور

کیپٹن عبد الواحد موشن مطبوعات فرنیکلن لاہور

ڈاکٹر جسٹس ایس اے رحمن سابق چیف جسٹس پاکستان لاہور

پروفیسر ڈاکٹر قاضی سعید الدین احمد صدر شعبہ امور طلباء پنجاب یونیورسٹی لاہور

گرو کیپٹن سید فیاض محمود ناظم شعبہ تاریخ ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور

پروفیسر ڈاکٹر سعید عبد اللہ صدر دائرۃ المعارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

ڈاکٹر شیخ محمد اکرام ناظم ادارۃ ثقافت اسلامیہ لاہور

پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر پسرپل لوہورسٹی اور سیٹل کالج و صدر شعبہ فارسی پنجاب لوہورسٹی لاہور

سید وقار عظیم ریڈر شعبہ اردو پنجاب لوہورسٹی لاہور

سید وزیر الحسن عابدی ریڈر شعبہ فارسی پنجاب لوہورسٹی لاہور

جناب احمد ندیم قاسمی، مدیر مجلہ فنون لاہور

پروفیسر ڈاکٹر عبادت بریلوی، صدر شعبہ اردو پنجاب لوہورسٹی لاہور

جناب صفدر میر، روزنامہ پاکستان ٹائمز لاہور

پروفیسر ڈاکٹر محمد اجمل، صدر شعبہ نفسیات، گورنمنٹ کالج لاہور

پروفیسر اختر اقبال کمالی، شعبہ انگریزی اسلام آباد کالج سول لائسنس لاہور

ڈاکٹر وحید قریشی، ریڈر شعبہ اردو پنجاب لوہورسٹی لاہور

جناب انتظار حسین، روزنامہ مشرق لاہور

جناب اقبال حسین، شعبہ تاریخ ادبیات پنجاب لوہورسٹی لاہور

مفتاح

ڈاکٹر افتاب احمد خان، جوائنٹ سیکرٹری وزارت اطلاعات و نشریات حکومت پاکستان

ڈاکٹر عبد الشکور احسن، ریڈر شعبہ فارسی پنجاب لوہورسٹی لاہور

نائب مفتاح

سید سجاد باقر ضوی، لیکچرار انگریزی لوہورسٹی اور سیٹل کالج لاہور

پیش لفظ

مجلس یادگارِ غالب کا قیام پنجاب یونیورسٹی کے ایک فیصلے کے مطابق عمل میں آیا اور پروفیسر حمید احمد خاں صاحب اس کے صدر مقرر ہوئے۔ مجلس نے غالب کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے جو کتابیں شائع کرنے کا منصوبہ بنایا تھا انھیں میں غالب شناسوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

یونیورسٹی کے ایک اور فیصلے کی رو سے شعبہ اردو میں گُرسی غالب قائم ہوئی۔ میں مسرت کے ساتھ اعلان کر رہا ہوں کہ اس اسامی پر پروفیسر سید وقار عظیم کا تقرر کیا جا چکا ہے۔

maablib.com

(پروفیسر) علامہ الدین صدیقی

وائس چانسلر، جامعہ پنجاب

لاہور

سینٹ ہال

مارچ ۱۹۶۹ء

تعارف



فروری ۱۹۶۹ء میں مرزا غالب کی وفات پر ایک سو برس پورے ہوئے ہیں۔ اس موقع کی مناسبت سے پنجاب یونیورسٹی نے شاعر کی عظمت کے اعتراف کے طور پر نہ صرف شعبہ اُردو میں ایک پروفیسر کی نئی اسامی ”کری علیا“ قائم کی ہے، بلکہ مجلسِ یادگارِ غالب کے تعاون سے ایک سلسلہ مطبوعات شائع کرنے کا اہتمام بھی کیا ہے۔ یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

مجلسِ یادگارِ غالب کے قیام کی تحریک جنوری ۱۹۶۷ء میں ڈاکٹر افتاب احمد خان نے کی۔ وہ مجلس کے پہلے معتمد اور سید سجاد باقر ضوی شریک معتمد مقرر ہوئے۔ ڈاکٹر افتاب احمد خان کے لاہور سے ڈھاکہ منتقل ہو جانے پر ڈاکٹر عبد الشکور احسن مجلس کے دوسرے معتمد قرار پائے۔

اواخر ۱۹۶۸ء میں جب ہمارا سلسلہ کتب طباعت کے مرحلے میں داخل ہوا تو صدر مجلس کو ڈاکٹر محمد باقر کی مسلسل اعانت اور مشورہ بھی قدم قدم پر پیش رہا۔ جن ارباب فکر و نظر نے مجلس کی درخواست پر اس سلسلہ کتب کی ترتیب تالیف یا تصنیف میں حصہ لیا ان میں سے ہر ایک کا نام متعلقہ کتاب کے سرورق

کی زینت ہے۔ مجلسِ یادگارِ غالب کے ارکان کے ناموں کی پوری فہرست
اس کتاب کے شروع میں الگ شائع کی جا رہی ہے۔

مجلس کے سلسلہ مطبوعات میں سب سے پہلے مرزا غالب کی تصانیف آتی
ہیں جو اردو اور فارسی نظم و نثر پر مشتمل ہیں۔ یہ تصانیف نفسِ مضمون کی رعایت
سے یا موزونیِ ضخامت کا لحاظ کر کے مختلف جلدوں میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔

ان سب کتابوں پر مؤلفین نے ویسا ہی لکھے ہیں اور حسبِ ضرورت حواشی کا
اضافہ بھی کیا ہے۔ نیز جہاں تک ممکن ہو سکا دستیاب وسائل کی مدد سے
ہر متن کی تصحیح کی ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ مرزا غالب کی تصانیف میں
سے کوئی کتاب رٹ نہ جائے۔ چنانچہ ان کی بعض نگارشات جو مرورِ زمانہ

سے تقریباً ناپید ہو چکی تھیں، اب پھر اہل نظر کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہیں۔
دیوانِ غالب کا نسخہ حمید یہ، جسے صدرِ مجلس نے مرتب کیا ہے، ایک پہلے
فیصلے کے مطابق مجلسِ ترقیِ ادب، لاہور، کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔

غالب کی صرف یہی ایک کتاب مجلسِ یادگارِ غالب کی مطبوعات میں شامل نہیں۔

مرزا غالب کی تصانیف کے علاوہ مجلس کی مطبوعات میں وہ کتابیں
بھی شامل ہیں جن میں اس یگانہ روزگار کے شخصی، فنی اور فکری کمال کا احاطہ
کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو انگریزی دان لوگ اردو نہیں جانتے نہیں

غالب کے فکر و فن سے متعارف کرنے کے لئے ایک مفصل کتاب انگریزی زبان میں شائع کی جا رہی ہے۔ ایک اور کتاب میں غالب پر شائع شدہ مواد کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ پھر اس سوال کا جواب کہ میں نے غالب سے کیا پایا ایک تیسری کتاب کی بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس میں متعدد اہم شخصیات کے ذاتی تاثرات جمع کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ایک اور مجموعے میں گذشتہ ایک سو برس کی تنقید غالب کا خاکہ اقتباسات کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

یہ کتابیں فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہو رہی ہیں۔ گویا ان کی تاریخ اشاعت سے مرزا غالب کی حیات بعد ممات کی دوسری صدی شروع ہوتی ہے مجلس کو یقین ہے کہ اس دوسری صدی میں غالب کے قبول عام کی سرحدیں کچھ اور وسیع ہو جائیں گی۔ خدا کرے کہ دنیا کو ہندوستانی تمدن کے آخری ترجمان سے روشناس کرانے میں مجلس کی یہ سعی رائیگاہ نہ جائے۔

حمید احمد حسن
صدر مجلس یادگار غالب
جامعہ پنجاب، لاہور

سینٹ ہال
فروری ۱۹۶۹ء

پیش لفظ

دہلی کے ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء کے معروف فساد کے بعد میرزا اسد اللہ خان غالب مؤلف درفش کاویانی گوشہ گیر ہو کر بیٹھ گئے اور انہوں نے تنہائی کی اذیت سے بچنے کے لئے اپنے سوانح حیات ترتیب دینے شروع کئے۔

” ۱۱ مئی سنہ ۱۸۵۷ء کو یہاں فساد ہوا۔ میں نے اسی دن سے گھر کا دروازہ بند کیا اور آنا جانا موقوف کر دیا۔ بے شغل زندگی بسر نہیں ہوتی۔ اپنی سرگزشت لکھنی شروع کی، ۱۔“

اس کتاب کا نام انہوں نے دستنبو رکھا :

پیش لفظ

دہلی کے ۱۱ مئی ۱۸۵۷ء کے معروف فساد کے بعد میرزا اسد اللہ خان غالب مؤلف درفش کاویانی گوشہ گیر ہو کر بیٹھ گئے اور انہوں نے تنہائی کی اذیت سے بچنے کے لئے اپنے سوانح حیات ترتیب دینے شروع کئے۔

” ۱۱ مئی سنہ ۱۸۵۷ء کو یہاں فساد ہوا۔ میں نے اسی دن سے گھو کا دروازہ بند کیا اور آنا جانا موقوف کر دیا۔ بے شغل زندگی بسر نہیں ہوتی۔ اپنی سرگزشت لکھنی شروع کی۔“

اس کتاب کا نام انہوں نے دستنبو رکھا :

(دو)

”ہنگارش سرگذشت پرداختم
و موسوم بہ دستنبو ساختم“ ۱

اس سرگذشت کی تحریر و تصوید سے فارغ ہوئے تو
غم تنہائی سے نبرد آزمائی کے لئے انہوں نے مجد حسین
بن خلف تبریزی متخلص بہ برہان کی معروف فارسی
لغت برہان قاطع (مؤلف ہمال ۱۰۶۲ ہجری قمری) کا
مطالعہ شروع کر دیا۔ اور اسے ناقص پا کر اس پر
تنقید لکھنی شروع کی :

”من بدان تنہائی و بینوایی کہ جز سایہ خویش
در برابر و جز دساتیر و برہان قاطع سواد
در نظر نداشتم، در ستم آباد دہلی بکنخ گلشانہ،
چون تصویر دیوار خانہ از حس و حرکت اثر
نداشتم۔ اگرچہ بہ بند نیودہ ام، اما بی گزند
نہ بودہ ام۔۔۔۔۔“

”چون آن نمط گسترده آمد و آن تحریر [دستنبو]
انجام یافت، ہر گاہ غم تنہائی زور آوردی
برہان قاطع را نگرستی۔ چون آن سفینہ
گفتارہای نا درست داشت و مردم از راہ میبرد

(تین)

و من آئین آموزگاری داشتم، بر بیروان خودم
دل سوخت - جادہای نمایان ساختم تا بیراہہ
نیویند،، ۱ -

غالب نے برہان قاطع پر جو تنقید لکھی اس
کا نام قاطع برہان رکھا :

”گذارش در نگارش برین آرش اساس گزید،
کہ سر آغاز عبارت کتاب را بنام کتاب کہ
برہان قاطع است امتیاز دادہ ام و قلب
برہان قاطع کہ قاطع برہان خواہد بود نام
عبارت خویش نہادہ ام،، ۲

قاطع برہان سنہ ۱۲۷۶ھ (مطابق سنہ ۱۸۶۰ء)
میں مکمل ہوئی :

یافت چون گوشمال زین تحریر
آنکہ برہان قاطعش نامست
شد مسمی بہ قاطع برہان
”درس الفاظ، سال اتماست ۳

”درس الفاظ، سے ۱۲۷۶ کے اعداد برآمد ہوئے
ہیں جو اس کتاب کا سال تالیف ہے -

- ۱ - درفش کاویانی، ص ۳ -
- ۲ - درفش کاویانی، ص ۴ -
- ۳ - درفش کاویانی، ص ۴ -

(چار)

حالی کے بقول :

”اس کتاب کا شایع ہونا تھا کہ ہر کس و ناکس
مرزا کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گیا،“^۱

لیکن حقیقت یہ ہے کہ برہان قاطع پر غالب
کی تنقید اور اصلاح سے بہت پہلے تیرہویں صدی ہجری
کے آغاز میں جب برہان قاطع کا ترکی میں ترجمہ ہوا تو
سید احمد عاصم عنتابی نے اور بہت سے فرہنگوں کی
مدد سے برہان قاطع کے اغلاط درست کیے۔ انہوں نے
اس کتاب کا نام قیدیان نافع رکھا اور ۱۲۱۴ ہجری
قمری میں اسے قسطنطنیہ سے پہلی مرتبہ شایع کیا۔
اس کا دوسرا ایڈیشن بولاق سے ایک سال بعد ۱۲۱۵
میں اور تیسرا ایڈیشن قاہرہ سے ۱۲۵۱ میں شایع ہوا۔^۲

لیکن یہ حقیقت اپنی جگہ پر قابل ذکر ہے کہ
ترکی تبیان نافع کے شایع ہونے سے تقریباً ۶۲ سال بعد
جب غالب نے برہان قاطع پر اپنا انتقاد شایع کیا تو
ہندوستان کے فارسی دان حلقوں میں ہلچل مچ گئی اور

۱ - یادگار غالب، ص ۶۵ -

۲ - دانشمندان آذربایجان، ص ۶۶ اور فہرست کتابخانہ
مدرسة عالی مہسار، ج ۲، ص ۱۶۱ -

(باغ)

پھر اس سلسلے میں مخالف اور موافق آرا پر مشتمل پوری
چودہ کتابیں اور رسالے فارسی اور اردو اور نظم و نثر
میں شائع ہوئے۔ ان میں سے قاطع برہان کی حمایت
میں غالب نے خود بہت کچھ لکھا۔ چونکہ ان تالیفات
پر مالک رام^۱ نے بڑی تفصیل سے کام کیا ہے اور
مولانا غلام رسول مہر^۲ اور ڈاکٹر محمد معین^۳
نے بھی کافی معلومات بہم پہنچائی ہیں اس لئے یہاں صرف
ان کے نام اور سنیں دینے پر اکتفا کی جاتی ہے :

قاطع برہان کے خلاف

- ۱۔ ساطع برہان (فارسی) از میرزا رحیم بیگ میرٹھی
مؤلف بسال ۱۲۷۶ھ (۱۸۶۰ء) - مطبوعہ ۱۲۸۲
(۱۸۶۶ء) -
- ۲۔ محرق قاطع (فارسی) سید سعادت علی مطبوعہ
۱۲۸۰ھ (۱۸۶۳ء) -
- ۳۔ مؤید برہان (فارسی) قاضی آغا احمد علی شیرازی

۱۔ ذکر غالب، ص ۱۹۲-۱۷۹ -

۲۔ غالب، ص ۳۵۰-۳۳۳ -

۳۔ مقدمہ برہان قاطع، ج ۱، ص ۷۵ و سیزدہ تا صد و شانزدہ -

(چھ)

جہانگیر نگری، متخلص باحمد، مؤلف بسال ۱۲۸۰
(۱۸۶۳) مطبوعہ ۱۲۸۲ (۱۸۶۶) -

۳ - قاطع القاطع (فارسی) تالیف امین الدین دہلوی
متخلص بامین، مؤلف بسال ۱۲۸۱ (۱۸۶۵) -
مطبوعہ ۱۲۸۳ (۱۸۶۷) -

۵ - شمشیر تیز تر (فارسی) تالیف عبدالصمد فدا سلہٹی،
شاگرد آغا احمد علی شیرازی جہانگیر نگری،
مؤلف بسال ۱۲۸۳ (۱۸۶۷) - مطبوعہ ۱۸۶۸ -

۶ - تیغ تیز تر (فارسی منظوم) از عبدالصمد فدا یا
آغا احمد علی ("ہنگامہ دل آشوب"، شمارہ ۱۴ کا
جواب) - مطبوعہ ۱۲۸۳ (۱۸۶۷) -

قاطع برہان کی حمایت اور مخالف تالیفات
کی تردید میں

۷ - نامہ غالب (اردو) از غالب - "ساطع برہان"،
کے جواب میں - ۱۸۶۵ء -

۸ - دافع ہذیان (فارسی) تالیف نجف علی خان
جہجری متخلص بہ نجف - "سحرق قاطع"، کے
جواب میں - مطبوعہ ۱۲۸۱ (۱۸۶۵) -

(سات)

۹۔ سوالات عبدالکریم (اردو) بنام عبدالکریم -

”محرّق قاطع“ کے جواب میں - مطبوعہ ۱۲۸۱
(۱۸۶۵) -

۱۰۔ لطایف غیبی (اردو) بنام میاں داد خان سیاح -

”محرّق قاطع“ کے جواب میں - مطبوعہ ۱۲۸۱ (۱۸۶۵) -

۱۱۔ قطعہ غالب (فارسی منظوم) از غالب - مطبوعہ
۱۲۸۲ (۱۸۶۶) -

۱۲۔ تیغ تیز (اردو) از غالب - مطبوعہ ۱۸۶۷ -

۱۳۔ ہنگامہ دل آشوب (فارسی منظوم) - یہ ایک

مجموعہ ہے جس میں مندرجہ ذیل شامل ہیں :

(الف) قطعہ غالب (مذکورہ بالا)

(ب) قطعہ منظوم از عینالصمد فدا (اوپر کے قطعے کے
جواب میں) -

(ج) غالب کے دو شاگردوں سید محمد باقر علی باقر آروی
اور

(د) خواجہ سید فخر الدین حسین سخن کے قطعات فدا

کے جواب میں - مطبوعہ ۱۲۸۳ (۱۸۶۷) -

(آٹھ)

۱۴۔ ہنگامہ دل آشوب (حصہ دوم)۔

(الف) قطعہ منشی جواہر سنگھ جوہر لکھنوی (شاگرد ناطق مکرانی) آغا احمد علی احمد کی حمایت میں ۱۔

(ب) باقر اور سخن کی طرف سے جوہر اور قدا کے قطعہات کا جواب۔

(د) میر آغا شمس لکھنوی کا اودہ اخبار (۲۵ جون ۱۸۶۷ء) میں غالب کے خلاف مضمون اردو نثر میں۔ اس کے جواب میں۔

(۵) سخن کا مضمون اردو نثر میں۔

اور (و) باقر کا مضمون فارسی نثر میں۔

۱۔ اس ہنگامے میں منشی جواہر سنگھ ”جوہر“ لکھنوی کا کردار عجیب نظر آتا ہے۔ ایک طرف تو وہ آغا احمد علی ”احمد“ کی حمایت میں قطعہ لکھتا ہے جس سے بظاہر غالب کی مخالفت مقصود تھی اور دوسری طرف وہ ”قاطع برہان“ کی توصیف بھی کرتا ہے۔ قاطع برہان کی طباعت پر جوہر کا قطعہ تاریخ ملاحظہ ہو۔

درین کتاب مسمی بہ قاطع برہان
نکو کہ خانہ غالب چہ مایہ گوہر سفت
ایا کہ جوہر رنگین صغیر بی کم و بیش
نکار خانہ فرہنگ سال طبعش گفت

(نو)

(ر) منشی محمد امیر امیر لکھنوی کا قطعہ اردو میں غالب
کی حمایت میں۔ ان ساتوں کا مجموعہ مطبوعہ
۱۲۸۳ (۱۸۶۷) -

اسی جنگی کے دوران میں غالب نے قاطع برہان
کو دوبارہ چھاپنے کا ارادہ کیا اور اب کے اس میں مزید
مطالب، ایک دیباچے اور اعتراضات کا اضافہ کیا۔ پھر
اس کا نام بدل کر درفش کاویانی رکھ دیا :

"قاطع برہان کہ صنعت تشبہ خیال مست،
تہ نامہ اعمال مست کہ در آن جہان بمن
خواہند سپرد۔ ہمدردین جہان خواہد ماند۔
در دل فرود آمد کہ بمقامی چند کلامی چند
بفرایم و این مجموعہ را کہ قاطع برہان نام
نہادہ ام پس درفش کاویانی خطاب دہم :

قطعہ

نازم بخرام و کلک و طرز رقمش
ماناست و تیزی بدم تیغ دمش
چون اسم کتاب قاطع برہان بود
گردید درفش کاویانی علمش

(دس)

درفش کاویانی غالب کی زندگی میں پہلی اور آخری مرتبہ ۱۲۸۲ھ (۱۸۶۵ء) میں شایع ہوئی، جیسا کہ مندرجہ ذیل قطعات تاریخ سے ظاہر ہے :

قطعه تاریخ سیف الحق منشی میان داد خان
سیاح جامع لطایف غیبی

واقعی برہان قاطع کی ہوئی ترمیم خوب
واہ واہ ای کلک تیز آہنگ غالب واہ واہ
یوں کیا سیاح نے اظہار سن عیسوی
قاطع برہان ہے فرہنگ غالب واہ واہ
۱۸۶۵

قطعه تاریخ میرزا یوسف علی خان متخلص بہ عزیز ۲

دوبارا طبع شد قاطع کسوں یافت
درفش کاویانی اسم ثانی
پی سالش شمر بی عیب من بعد
مکرر گو درفش کاویانی ۲

maablib.com ۱۲۸۲

۱ - درفش کاویانی، ص ۲۷۲ -

۲ - "درفش کاویانی" کے دکنی اعداد میں سے "عیب" کے اعداد منها کرنے سے سنہ ۱۲۸۲ ہر آمد ہوتا ہے -

(گیارہ)

اس ایڈیشن کی اشاعت کے لئے میر غلام بابا خان رئیس سورت نے پہلے غالب کو گھڑی، بھیجی اور پھر سو روپے نقد - اس روپے سے اکمل المطابع، دہلی میں میر فخر الدین کے اہتمام سے اس کتاب کے صرف تین سو نسخے شایع ہوئے - ظاہر ہے کہ گذشتہ سو سال میں اس مطبوعہ نسخے کی بیشتر جلدیں دستبرد زمانہ کی نذر ہو گئیں اور بہت کم باقی بچیں - ان میں سے ایک جلد دانشگاہ پنجاب کے کتابخانے میں محفوظ ہے، جس کی مالک سے اشاعت زیر نظر کی ترتیب و تدوین کی گئی ہے -

مطالب درفش کاویانی

غالب نے اپنے بقول برہان قاطع میں تقریباً دو سو لفظ قابل اعتراض پائے - اور ان پر تنقید کی - قاطع برہان یا اس کے دوسرے ایڈیشن درفش کاویانی کے مقدمہ میں انہوں نے جو بات لکھی وہی مضمون اردو میں دہرائے ہوئے عالم مارہروی کو ایک خط میں لکھتے ہیں :

”اس درماندگی کے دنوں میں چھاپے کی برہان قاطع میرے پاس تھی - اس کو میں

۱ - اردوئے معلیٰ، ص ۶ -

۲ - اردوئے معلیٰ، ص ۲۲ -

(بارہ)

دیکھا کرتا تھا - ہزارہا لغت غلط، ہزارہا
بیان لغو، عبارت پوچ، اشارت پا در ہوا - میں نے
دو سو لغت کے اغلاط لکھ کر ایک مجموعہ
بنایا ہے اور قاطع برہان اس کا نام رکھا ہے۔

غالب کے مجموعے کے مطالب دو انواع کے اجزا پر
مستعمل ہیں - ایک طرح کے اجزا میں پہلے برہان قاطع
سے اصل عبارت نقل اور پھر قاطع برہان کے عنوان
سے ان پر تنقید کی گئی ہے - دوسری طرح کے اجزا
میں آغاز کلام تنبیہ کے کلمہ سے ہوتا ہے اور ان
تشبیہات میں براہ راست ایک کلمہ یا کئی کلمات پر یک جا
تنقید کی گئی ہے - غالب کو اپنی فارسی دانی پر
بہت ناز تھا - اور جہاں تک فارسی شعر گوئی کا تعلق
ہے یہ ادعا اور ناز صحیح اور بجا تھا - لیکن لغت نویسی
کے میدان میں وہ ان شہسواروں میں سے نہ تھے جو ان سے
پہلے اور برہان سے بھی پہلے گوئے سبقت لے جا چکے
تھے - غالب نے برہان پر اعتراض کرتے ہوئے اس بنیادی
حقیقت کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا کہ برہان زیادہ سے
زیادہ اس قسم کے عالم لغت نویس تھے، جنہوں نے اپنے
پیشروؤں کی خوشہ چینی کر کے برہان قاطع مرتب کی تھی -

(تیرہ)

اور انہوں نے برہان قاطع کے دیباچے میں چند عمدہ کتابوں، مثلاً فرہنگ جہانگیری (تالیف جمال الدین حسین ایلجو مؤلف بسال ۱۰۱۷ ق)، مجمع الفرس سروری (تالیف محمد قاسم بن حاجی محمد کاشانی معروف بسروری مؤلف بسال ۱۰۰۸ ق) سرمد سلیمانی (تالیف تقی بن محمد بن سعید الدین محمد بلیانی حسینی واعظ)، صحاح الادویہ حسین الانصاری (تالیف حسین بن زین العابدین انصاری) وغیرہ کے نام بھی گنوا دیے تھے۔ اس لئے برہان قاطع کی تدوین کے وقت یا تو برہان کے پاس معانی بیان کرنے کے لیے نظائر موجود تھے یا شواہد۔ چنانچہ برہان قاطع میں جو اغلاط شامل ہوئے اس کی تمام تر ذمہ داری برہان کی فہ تھی۔ اس کے باوجود یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ برہان نے چند مقامات پر ٹھوکر ضرور کھائی ہے اور غالب کی دقت پسند نظر نے اسے بھانپ لیا ہے۔ تاہم برہان اس سخت گیری کا مستحق نہ تھا، جو غالب جیسے عمومی حیثیت سے خوشگوار قسم کے شاعر اور عالم نے اختیار کی۔ بعض مقامات پر تو غالب نے صرف نکتہ چینی کی غرض سے نکتہ چینی کی ہے، مثلاً برہان نے آبدار کے معنی لکھے :

(چودہ)

”ہر وزن تابدار، گیاہست مانند لیف خرما۔ و
ہر چیز با طراوت و پر آب را نیز گویند
از میوہ و جواہر۔ و کارد و شمشیر را ہم
گفتہ اند و کنایہ از مردم صاحب سامان و مالدار
ہم ہست۔“

غالب کو سب سے پہلا اعتراض اس کلمہ پر یہ تھا
کہ یہ اتنا اہم نہیں کہ اسے لغت میں جگہ دی جائے
اور اس کا وزن یا تلفظ بیان کیا جائے؛ چنانچہ انہوں نے
قاطع برہان میں لکھا:

”آبدار نہ لفظیست کہ در شمار لغات جا تواند
یافت و از بہر آن حموزن باید آورد۔“

غالب نے آگے چل کر اس لفظ کے معانی پر یہ اعتراض
کیا ہے کہ ایک گیاس کے جو معنی درج کیے گئے ہیں
وہ محل تامل ہے۔ اور صاحب سامان اور مالدار تو اس کے
مرکز معنی نہیں ہو سکتے۔

maablib.com

”اسم گیاه محل تامل و بمعنی صاحب سامان و مالدار
زنتہار نیست، آن آبعند است نہ آبدار۔“

(پندرہ)

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے، برہان سے پہلے اور برہان کے معاصر علماء نے آبدار کے یہ معنی قبول کر لیے تھے جن پر غالب کو اعتراض تھا؛ مثلاً جمال الدین حسین اینجو نے ۱۰۱۷ قمری میں جو فرهنگ جہانگیری مرتب کی تو اس میں آبدار کے یہ تمام معنی لکھے جو برہان نے لکھے ہیں :

”آبدار۔ یا ہای سوقوف، چہار معنی دارد : اول چیزی یا طراوت را گویند، دوم کثایت مردم صاحب جمعیت و سامان بود، حکیم سنائی نظم نموده :

ثقة الملك طاهر آنکہ چو آب
ایزدش آبدار خواهد کرد

سوم ہر چیزی را آبدار خوانند مانند میوہ و جواہر و تیغہا چون کارد و خنجر و شمشیر و مثل آن، حکیم فردوسی فرماید :

چو با او ندید آنچہ جای درنگ
همان آبداری کہ بودش بچنگ

ایزد بر سر ترگ آن نامدار
تو گفتی تنشی سر نیاورد بار

(سولہ)

چہارم نام گیاهی است کہ شبیه باشد بلیف خرما،،۔

برہان سے ۶۱ سال پہلے اللہ داد فیضی سرہندی نے ۱۰۰۱ قمری میں مدار الافاضل، کے نام سے ایک لغت ترتیب دی۔ جس کی تین جلدیں راقم اب تک شایع کر چکا ہے۔ اس میں وہ معنی دیے ہوئے ہیں جو برہان نے لکھے ہیں :

”آبدار۔ نام گیاهی است و مروارید اول جنس و نو و تیغ بران و مثل آن و در ادات ست بمعنی تر و تازہ،،۔

بلکہ اس بیان سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ قاضی خان بدر محمد المعروف بدعاوال نے ۸۲۲ ق/۱۳۱۹ م میں ادات الفضلاء کے نام سے جو لغت مرتب کی تھی اس میں آبدار کے معنی تر و تازہ دیے ہوئے ہیں۔ اسی طرح مولوی محمد لاد نے مؤید الفضلا (مؤلف بسال ۹۲۵ ق/۱۵۱۹ م) میں آبدار کے معنی یہ لکھے ہیں :

”کیا عیست بلیف مانند و اندک طعم باشد و اندک بوی۔ کذا فی بعض لغات الطب۔ مروارید اول جنس، و نو و تیغ بران و امثال آن آورده اند و بمعنی دارندہ آب.....“۔

(مسترد)

پھر برهان کے معاصر ملا عبدالرشید قنوی نے
اپنی تالیف فرهنگ رشیدی (جو برهان قاطع سے صرف
دو سال بعد، یعنی ۱۰۶۳ قمری میں ترتیب دی گئی) میں
آبدار کے معنی وہی لکھے ہیں جو برهان نے دیئے ہیں
اور شواہد بھی پیش کیے ہیں۔

عصر حاضر کے سب سے بڑے ایرانی لغت نویس
علامہ دہخدا نے بھی آبدار کے وہی معنی اپنی گرائڈر
تالیف لغت نامہ میں گنوانے ہیں جو برهان نے پیش
کیے ہیں۔

ان حالات میں غالب کے انتقاد کو قبول کرنے میں
ہمیں تامل کرنا پڑتا ہے اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے
کہ کم از کم اس کلمہ پر غالب کے جو اعتراضات ہیں
وہ صحیح نہیں۔

یہ تصویر کا ایک رخ ہے۔ جس میں یہ ظاہر کرنے
کی سعی کی گئی ہے کہ برهان قاطع پر غالب کا ہر اعتراض
صحیح نہ تھا۔ اس مختصر سی فرحت میں ان دو سو کلمات
پر بحث کرنے کی گنجائش نہیں جو غالب نے برهان قاطع
سے جن کر اپنی تالیف قاطع برهان میں مورد انتقاد قرار
دیئے ہیں۔ لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان میں سے

(اٹھارہ)

بیشتر کلمات ایسے ہیں جن کے متعلق بحث کرتے ہوئے غالب نے بنیادی وسائل لغت مہیا نہ ہونے کی وجہ سے یا سن ستاون کے ہنگامی مضر نفسیاتی اثرات کی وجہ سے برہان سے انصاف نہیں کیا۔

تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ کہیں کہیں غالب نے غلطی کو بیانیہ تو لیا ہے، لیکن اس کی تصحیح کرتے ہوئے خود بھی اصل مطلب سے دور نکل گئے ہیں؛ مثلاً برہان نے ایک کلمہ بر پروشان کا وزن پردہ پوشان دیا ہے اور اس کے معنی آمت لکھا ہے۔ غالب نے پہلے تو برہان کے دیے ہوئے وزن پر ہوں اعتراض کیا ہے :

”بر پروشان، بوزن پردہ پوشان بمعنی امت میفرماید۔
هموزن را بمیزان نظر باید ستجید۔ بر پروشان
از پردہ پوشان در وزن بمقدار یک های هوز
کم است۔ یکی از معقدان این کتاب گفت کہ
قصور کپی نویسی است کہ بای فارسی را با رای
بی نقطہ متصل نوشت۔ اگر بدین صورت
از ۴۰ روشن نوشتی در وزن برابر آمدی۔ گفتم :

۱۔ برہان نے اپنی لغت میں اس کی مختلف شکلیں لکھی ہیں، مثلاً بر فروشان، بروسان، بروشان، پروسان اور ورشان، اور ان میں سے کوئی شکل بھی درست نہیں۔

(انیس)

گرفتم کہ چین است، بر پردہ پوشان زبان کدام
سر زمین است؟ گفت در اقصای ملک دکن جنیان
بدین زبان سخن می کنند، -

’بر پوشان، کو‘ پردہ پوشان، کا هموزن قرار نہ
دیتے ہوئے غالب نے برہان کو جنوں تک کا ہم جنس
بنا دیا ہے، حالانکہ بات صرف اتنی ہے کہ ”پردہ پوشان،“
میں ہائے غیر ملفوظ ہے - اور اگر یہ تسلیم کر لیا جائے
تو ”بر پوشان،“ اور ”پردہ پوشان،“ کا وزن ایک قرار
پاتا ہے -

اب بر پوشان کے مطلب کی طرف آئیے - غالب
لکھتے ہیں :

”یاد دار برسان بمعنی آمت آمدہ، اما بی مضاف الیہ
نیارتد بمعنی برسان فلان لہی، و آن خود پیدا است
کہ ’بر‘ بمعنی علی و ’سان‘ بمعنی طرز و اسلوب
است، -

غالب نے غلطی تو ضرور بھانپ لی ہے، لیکن اس کی
اصلاح صحیح طور پر نہ کر سکے - حقیقت یہ ہے کہ

(بیس)

”بر روشن“، در اصل کلمہ بر روشن کی تصحیف ہے۔ کیونکہ ملک الشعراء ابو منصور علی بن احمد الاسدی الطوسی نے اپنی تالیف کتاب لغت فرس (جو پانچویں صدی ہجری کے نصف میں تالیف ہوئی) میں اس کلمہ کو دقیقی کے ایک شعر کی سند پیش کرتے ہوئے بونہی درج کیا ہے۔ دقیقی کا شعر یہ ہے :

شفیع باش بر شہ مرا بدین زلت
چو مصطفیٰ بر دادار بر روشن را

لغت فرس کے ناشر اور عصر حاضر کے ایران کے ایک بہت بڑے فاضل مرحوم عباس اقبال نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ میرے خیال میں صحیح کلمہ بد روشن، یعنی ”بد روشن“، کی جمع ہے۔ جس کے معنی گمراہ یا گناہگار کے ہیں۔ لیکن اسدی نے اس کے معنی صاف طور پر امت ہی لکھے ہیں اور راقم بھی دکتر محمد معین اور برہان قاطع کے حاشیہ نگار سے متفق ہے کہ کلمہ کی اصلی شکل ”بر روشن“ ہی تھی، کیونکہ پہلوی میں اس کی شکل ور وشنیکان، بمعنی مؤمنان اور پیروان ہے۔ اور داربگرد فارس میں عبداللہ بن زبیر (جو خلافت کے دعویدار تھے)

(اکیس)

کے ۶۵ قمری سال میں بنائے جانے والے سکوں پر پہلوی میں یہ کلمہ درج ہے :

”عبداللہ امیر ور وشنیکان، یعنی عبداللہ امیر المؤمنین۔“
لہذا غالب کی تصحیح بھی صحیح کلمہ تک ہماری رہنمائی نہیں کرتی گو برہان نے بھی یہ کلمہ صحیح طور پر برہان قاطع میں درج نہیں کیا۔

قاطع برہان اور درفش کاویانی کا ایک حصہ ان اشتباہات کی تنقید پر مشتمل ہے جن میں برہان نے کسی دلیل اور وجہ کے بغیر حقائق سے انحراف کیا ہے اور غالب کا ایراد جائز، بجا اور صحیح ہے۔
ایک دو مثالیں پیش خدمت ہیں۔ برہان نے بذلہ بمعنی سخنان شیریں و لطیف، کو بزلہ بزای ہوز لکھا ہے، حالانکہ یہ عام طور پر معلوم ہے کہ بذلہ بذال ٹخذ۔ نہ کہ بزای ہوز۔ غالب نے اس غلطی کی نشاندہی کی ہے اور تصحیح کی ہے۔ اسی طرح برہان نے بیغا، بفتح اول و سکون ثانی و حین نقطہ دار، بمعنی طوطا کی تصحیف کر کے اور اسے بیغا بنا کر اپنی لغت میں درج کیا ہے۔ غالب نے اس اشتباہ پر بھی گرفت کی ہے

(بائیس)

اور غالب کا اعتراض سو فی صد درست ہے۔ بیغا فارسی کا کوئی لفظ نہیں۔ صحیح کلمہ بیغا ہی ہے۔

خلاصہ یہ کہ ان مثالوں سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ لغت نویسی میں جگر کاوی کے باوجود قطعی فیصلے صادر کرنا کوئی آسان کام نہیں۔

درفش کاویانی کی طباعت کے دوران یہ حقیقت بھی واضح ہوئی کہ برہان قاطع پر غالب کا انتقاد اس اعتبار سے قابل توجہ ہے کہ اس نے ان کلمات کی نشاندہی کی ہے جن کے مطالب کی تائید یا تصحیح لغوی لحاظ سے ایک اہم کارنامہ ہوگا۔ افسوس ہے وقت کی قلت کے باعث راقم اس قسم کا تفصیلی کام سر انجام نہ دے سکا۔ لیکن اس کام کی جہات ضرور معین کی جا سکتی ہیں اور وہ یہ ہیں :

۱۔ برہان سے جہاں ایسی اغلاط سرزد ہوئی ہیں جن کی تصحیح پہلوی اور قدیم فارسی سے ناواقفیت کی وجہ سے غالب بھی نہیں کر سکا، لیکن عصر حاضر کے ایرانی لغت نویس ڈاکٹر محمد معین نے ان کی تصحیح کی ہے، ان کا مفصل جائزہ لیا جانا چاہیے۔ مثلاً کلمہ بر پریشان۔

(تیس)

۲ - برہان نے جہاں غلط خوانی کی وجہ سے ایک ایک لفظ کی کئی شکلیں پیش کی ہیں اور ان میں سے صرف ایک ہی صحیح شکل ہے، ان کی اصلاح ہونی چاہئے۔ مثلاً برہان نے ترفند کو ترفند، ترفند، ترکند، تروند چار مختلف شکلوں میں لغت میں داخل کیا ہے اور غالب نے اسے بھانپ لیا ہے کہ صحیح اور اصل کلمہ صرف ترفند ہے۔

۳ - غالب کا انتقاد جہاں خود غلط خوانی کی وجہ سے درست نہیں ان کلمات کا تفصیلی جائزہ لغوی اعتبار سے بہت مفید ہوگا۔

غالب اور برہان قاطع کے نسخے

راقم کی معلومات کے مطابق اس وقت تک برہان قاطع کے جو خطی نسخے دریافت ہوئے ہیں ان میں سے قدیم ترین وہ ہے جس کی کتابت عبدالحمید بن عبداللہ نے شہر حیدرآباد دکن میں تالیف برہان سے تقریباً ایک سال بعد یعنی ۱۰۶۳ قمری ہجری میں کی ہے۔ یہ نسخہ

(چوبیس)

اس وقت کتاب خانہ ملی تہران میں (شمارہ ۷۱) محفوظ ہے ۱۔

حالی نے لکھا ہے :

”جس وقت مرزا نے قاطع برہان لکھی ہے نہ اس وقت ان کے پاس ایک قلمی برہان کے سوا کوئی فرہنگ و لغات تھی، اور نہ کوئی ایسا سامان موجود تھا جس پر تحقیق لغت کی بنیاد رکھی جاتی،“ ۲۔

جیسا کہ غالب کے ایک خط سے (صفحہ گیارہ) واضح ہوتا ہے غالب کے پاس برہان کا خطی نسخہ نہیں بلکہ مطبوعہ نسخہ موجود تھا۔ برہان کے مطبوعہ نسخوں میں سب سے پہلا نسخہ وہ ہے جو لارڈ ہیسٹنگز (۱۸۲۳-۱۸۱۳) کے عہد میں جولائی ۱۸۱۸ میلادی میں کلکتے سے شائع ہوا تھا۔ اسے مشہور مستشرق کپتان ٹامس روبک Captain Thomas Roebuck نے سید کرم حسین الحسینی ہلگرامی کے مقدمے کے ساتھ اور

۱۔ فہرست کتابخانہ ملی تہران۔

۲۔ یادگار غالب، ص ۶۴۔

(بجیس)

متعدد علما اور ۳۴ کتابوں سے مراجعہ اور برہان کے تیرہ
خطی نسخوں سے مقابلے کے بعد شایع کیا۔ راقم کے پاس
برہان کا یہ اولیٰ اور نایاب نسخہ موجود ہے۔ اس کا
دوسرا ایڈیشن ۱۸۲۲ء میں کلکتے سے شایع ہوا۔ اور
تیسرا ایڈیشن کلکتے سے ہی لارڈ بنٹنک کے عہد میں
۱۸۳۳ء میں حکیم عبدالمجید نے چھ اور علماء کے تعاون
سے شایع کیا۔ راقم کے پاس یہ نایاب ایڈیشن بھی
موجود ہے۔ اور غالب کے اپنے بیان کے مطابق
قاطع برہان لکھتے وقت یہی نسخہ اس کے سامنے تھا۔
غالب متعدد مقامات پر اس نسخے کے صفحات کے حوالے
بھی دیتا ہے۔ چند بیانات ملاحظہ ہوں :

۱۔ در برہان قاطع کہ یہ عہد لارڈ بنٹنک در کلکتہ
یہ تصحیح حکیم عبدالمجید و مولوی بدیع الدین
و مولوی عبداللہ و چار فاضل دیگر مطبوع شدہ است،
آخر صفحہ ۷۰ این ہفت دانشمند از طرفی جامع
برہان ستودہ آمدہ، حاشیہ نوشتہ اند، - ۲

۱۔ یہ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اس
کتاب کی قیمت ۳۲ روپے تھی جو کتاب کے اوپر درج ہے۔
۲۔ درفش کاویانی، ص ۵۰۔

(چھبیس)

”فرزانگان صدر [مدیران برهان] درباره سکون
حرف ثانی چخی با غالب همزبانند، چنانکہ از
حاشیہ صفحہ ۲۵۳ واضح است، ۱۔

”در صفحہ ۲۶۲ برهان نامطبوعہ و مطبوعہ علمای
والا قدر صدر [کلمہ] چکری را زادۂ طبع فرتوت
فرہنگ نگار دکن شمرده اند، ۲۔

”حاشیہ صفحہ ۳۵۵ برهان منطبعہ کلکتہ دیدنیست،
تا داند کہ اہل دانش و داد بودن رای
بی نقطہ را در اسم مشتری کہ زاوش است
روا نداشته اند، ۳۔

یہ تمام حوالے اور صفحات حکیم عبدالمجید کے ٹائپ
میں چھاپے ہوئے نسخے کے عین مطابق ہیں۔ لیکن
امتیاز علی خان عرشی نے کتابخانہ رضا رامپور سے
برهان کا ایک مطبوعہ نسخہ ڈھونڈ نکالا ہے جو ان کے
بیان کے مطابق افضل المطابع کلکتہ میں ۱۲۷۱ھ/۱۸۳۶ء
میں بڑے سائز کے ۲۳ صفحات پر چھپا تھا اور جس پر

۱۔ درفش کاویانی، ص ۱۰۸۔

۲۔ ایضاً ص ۱۰۸۔

۳۔ ایضاً ص ۱۲۸۔

(ستائیس)

غالب نے برہان کی اشلاط کی نشاندہی کی ہے۔ یہ نسخہ غالب نے یکم اگست ۱۸۵۸ء کو علاؤالدین خان علائی کو تحفہ دے دیا تھا۔ چنانچہ یہ نوابان لوہارو کے کتابخانے میں محفوظ رہا اور جب یہ کتابخانہ رامپور منتقل ہوا تو یہ نسخہ بھی وہاں پہنچ گیا۔

راقم کا خیال ہے کہ برہان کے ۱۸۳۴ء کے مطبوعہ نسخے کے علاوہ یہ دوسرا نسخہ تھا جو غالب کے زیر مطالعہ رہا۔ لیکن ایک آدم مقام پر مجھے یہ شبہ بھی ہوا ہے کہ غالب کے پاس ان دونوں نسخوں کے علاوہ کوئی اور نسخہ بھی موجود تھا۔ کیونکہ اس نے برہان میں شایع ہونے والی سہل ترکیب ”ماہوچی شمع خضر“

پر تنقید کی ہے وہ برہان کے ۱۸۳۴ء کے مطبوعہ نسخے میں صحیح طور پر یوں عراج ہے :

”ماہی و چشمہ خضر : کتبہ از زبان و دہان

معشوق است۔“

(اٹھائیس)

ظاہر ہے کہ غالب اگر اس کتا بہ اور اس کے معانی کو صحیح طور پر چھپا ہوا دیکھتا تو اسے اعتراض کی ضرورت اور گنجائش نظر نہ آتی۔ میرے اپنے پاس برہان کے جو متعدد مطبوعہ نسخے ہیں، ان میں ”ماہی و چشمہ خضر“ صحیح طور پر درج ہے۔ لیکن مولانا غلام رسول مہر صاحب کے پاس برہان کا ایک مطبوعہ نسخہ موجود ہے جو ۱۲۷۳ قمری میں کاکتے سے شائع ہوا ہے۔ مہر صاحب کی کمک سے یہ راز کھلا کہ اس کے صفحہ ۲۷۳ پر ”ماہی و چشمہ خضر“

ماہوچی شمع خضر

اٹھایا چھپا ہوا ہے اور غالب کا ایراد درست ہے۔ کیونکہ اس کے پاس کوئی تیسرا نسخہ بھی تھا جس میں یہ اسی طرح درج تھا۔

تشکر

اس کتاب کے مطبوعہ نسخے سے میری عزیز شاکر گلشن بقول خانم نے متن کا بیشتر حصہ میرے لئے نقل کیا۔ ان کی اس زحمت کشی کے لئے میں بے حد ممنون ہوں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

(انیس)

کتاب کی طباعت کے دوران میں محب مکرم ہر
سید حسام الدین راشدی اور مولانا غلام رسول مہر نے
اپنے نجی کتابخانوں سے درفش کاویانی اور قاطع برہان
کے مطبوعہ نسخے مرحمت فرمائے۔ ان کی اس کرم فرمائی
کے لئے میں شکر گزار ہوں۔ کیونکہ صرف انہی مزید
نسخوں سے استفادہ کر کے یہ متن مرتب کیا گیا۔
اور مہر صاحب کا خصوصی شکر یہ اس لئے ہونی واجب
ہے، کیونکہ قاطع برہان کا کوئی اور نسخہ مجھے
پاکستان میں کسی معروف یا نجی کتاب خانے سے نہ
مل سکا۔ غالباً پاکستان میں قاطع برہان کے مطبوعہ نسخے
کے وہ واحد مالک ہیں۔ اور اگر وہ مدت نہ فرمائے
تو کئی اشتباہات کو حل کرنے کا کوئی وسیلہ
اس سے نہ پہنچتا۔

مآخذ و منابع

- ۱ - اردو کے معنی میرزا اسد اللہ غالب -
- ۲ - برہان قاطع محمد حسین برہان - تہران ۱۳۳۰ شمسی -
- ۳ - خردہ اوستا تفسیر و تالیف ابراہیم پور داؤد - بمبئی، ۱۳۱۰ شمسی -
- ۴ - درفش کاویانی میرزا غالب - نسخہ حاضر -
- ۵ - دانشمندان آذربایجان محمد علی تربیت - تہران، ۱۳۱۴ شمسی -
- ۶ - دساتیر بخط میرزا محمد علی کشکول - ۱۳۰۵ قمری -
- ۷ - ذکر غالب مالک رام - دہلی، ۱۹۵۵ء -
- ۸ - شرفنامہ احمد مشیری - نسخہ خطی دانشگاہ پنجاب - شماره ۳۲، Pi 1 -
- ۹ - غالب غلام رسول مہر - لاہور - اشاعت اول -

(تیس)

(اکتیس)

۱۰ - فرهنگ جهانگیری جمال الدین حسین اینجو -

لکهنؤ ۱۲۹۳ قمری -

۱۱ - فرهنگ رشیدی ملا عبدالرشید تتوی - کاکتہ -

۱۸۷۲ میلادی -

۱۲ - فرهنگ واژه های فارسی در زبان عربی -

س - محمد علی امام شوشتری - تهران، ۱۳۳۷ ش -

۱۳ - فہرست کتابخانہ مدرسہ عالی سپہ سالار،

ابن یوسف، جلد دوم - تهران، ۱۳۱۸ ش -

۱۴ - فہرست کتابخانہ ملی تهران (دستنویس) -

۱۵ - قاطع برهان میرزا غالب - لکهنؤ، ۱۲۷۸ قمری -

۱۶ - قصاید عرفی - لکهنؤ، ۱۹۳۳ میلادی -

۱۷ - لغت نامہ علی اکبر دہخدا، جزوہ اول و دوم -

تهران، ۱۳۲۷ شمسی -

۱۸ - مجمع الفہرست محمد قاسم سروری، جلد اول -

تهران، ۱۳۳۰ شمسی -

۱۹ - مدار الافاضل اللہ داد فیضی سرہندی، باہتمام

دکتر محمد باقر، جلد اول، لاہور، ۱۹۷۹ میلادی -

(پیش)

۲۰ - مفتاح العلوم شیخ ابو عبداللہ محمد بن احمد کاتب
خوارزمی - ترجمہ از حسین خدیو جم -
تہران، ۱۳۴۷ شمسی -

۲۱ - مؤید الفضلا مولوی محمد لاد - لکھنؤ، ۱۸۹۹ء -

۲۲ - یادگار غالب خواجہ الطاف حسین حالی -
لاہور، ۱۹۶۳ء -

—:—

ماہر لکڑی
مرکز احیاء کتب
maablib.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

به یزدان دانش بخش داد پسند می پناهم و دانش
از خدا و داد از خلق میخواهم، تا گرفته فرزند و خرده
نگیرند، که با مرده دو صد ساله دشمنی چرا می ورزد -
نه مرا با محمد حسین دکنی بحث است و نه بر شهرت
برهان قاطع رشک - این شور و غوغا که در سال یکهزار
و دو صد و هفتاد و سه خاست، همانا از خاکیان تا
افلاکیان همه دانند که کران تا کران قلمرو هندی،
ویژه دران میان دهلی را چگونه برهم زد - قطعه ای که در
نمایش سال شیوع این فتنه، به آئین تحرجه از مبدای فیاض،
بمن حوالت رفته است، درین دیباچه صورت نگارش گرفته
است، تا پامزد نگاه نگرندگان این اوراق تواند بود :

قطعه

چون کرد سپاه هند، در هند
با انگلیسیان، ستیز بیجا
تاریخ وقوع این وقائع
واقع شده رستخیز بیجا

۱۳۷۳

رستخیز از روی شمار همگی یکهزار و دویست و
هفتاد و هفت عدد دارد - چون اعداد جا، که جیم و
الف است، از رستخیز بر آورند همان هفتاد و سه باز می ماند
که پس از یک هزار و دویست می باید -

سخن کوتاه، در موقت این رستخیز بیجا که همه
جا بود، من بدان تنهایی و یکنوایی که جز سایه خویش در
برابر و جز دساتیر و برهان قاطع سوادى در نظر نداشتم
در ستم آباد دهلی بکنج گاشانه، چون تصویر دیوار خانه،
از حس و حرکت اثر نداشتم - اگرچه به بند نبوده ام،
اما بی گزند نه بوده ام - بنگارش سرگذشت پرداختم و
موسوم به دستنویس کتابی ساختم - چون آن نظم گسترده
آمد و آن تحریر انجام یافت، هرگاه غم تنهایی زور آوردی
برهان قاطع را نگرستی - چون آن سینه گفتارهای
نادرست داشت و مردم را از راه می برد و من آئین
آموزگاری داشتم بر پروان خودم دل سوخت - جاده نمایان

ساختم تا بیراهه نیویند - جامع لغات نه بحسن معنی سری
 دارد ونه بر جوهر لفظ نظری - رعایت لفظ سیومین و چارمین
 از هر لغت و افزودن شماره لغات بهر صورت پیش نهاد
 هست والای اوست - نه دران روش از برهم خوردن قاعده
 استخراج پروا دارد ونه درین خواهش از اندراج یافتن مهملات
 ننگ - هر مصدر لغت نیست و هر کلمه مشتق لغتی - صد ره
 آن بینی که مصدری را با برخی از مشتقات جلوه داد و به
 افزودن بای موحده زائده سر تا سر دگر باره نورد از هم کشاد -
 چون بدین مایه بر گوئی نیز دلش از غصه خالی نشد،
 تقد روی دست بای عربی و کاف تازی را دوباره در مشهد بای
 پهلوی و کاف فارسی بر طبق اظهار نهاد - از قلب و اماله
 و مد و قصر و سکون و حرکت و تخفیف و تصحیف و پارسی
 و عربی و مفتوح و مکسور قطع نظر است، هر لفظ باندک
 تبدل و تغیر لغتی دیگر و هر لغت را بیانی دیگر است -
 کاش کوشش همین باشد و آفریدن لفظ نه آئین باشد -
 بیشتر الفاظ غریب می آرد و آنچه نگاشته اند می نگارد -

چنانکه کمال اسماعیل را خلاق المعانی لقب است،
 اگر این بزرگوار را خلاق الالفاظ خوانند چه عجب ست!
 جز لغتی چند که از دساتیر آورده یا دیگر لغات اندک که
 دران تصرف بکار نبرده، همه آشوب چشم است و آزار دل -
 زهی نگارش که اگر گاهی ناگاهی بدانشان بودی که طبع

از دیدن آن نیاشفتی، هر آئینه آنچنان بودی که خرد آن را نه پذیرفتی - با این همه کوشش که در جدا کردن راست از کاست مرا بود، ننوشته‌ام مگر از بسیار اندکی، چنانکه بی‌مبالغه می‌گویم از صد یکی همانا می‌خواستم نوشت و می‌دانستم نوشت - اما بسبب انبوهی بیانیهای ژولیده جامع مجموع نتوانستم نوشت - هر دیده‌ور که مغز سخن خواهد گفت بسا شورابه‌های ناگوار روان خواهد یافت - کتاب آسمانی نیست که چون و چرا دران نلگنجد، گفتار آدمی است هر که خواهد بعیزان نظر سنجد - در نگریستن این نامه که من سیه کرده‌ام شرط آنست که چون بدیدن این سواد سویدا مداد دل نهند برهان قاطع در مقابل نهند - چشمی بسوی آن دارند و چشمی بسوی این، اما چشم حقیقت‌نگر نه چشم غلط بین - کوتاهی سخن این گزارش در نگارش برین آرش اساس گزید که سر آغاز عبارت کتاب را بنام کتاب که برهان قاطع است امتیاز داده‌ام و قلب برهان قاطع که قاطع برهان خواهد بود نام عبارت خویش نهاده‌ام - و هر جا که عبارت کتاب را از فرط انزجار طبع فرو گذاشته‌ام، لفظ تنبیه نگاشته‌ام :

یافت چون گوشمال زین تحریر
آنکه برهان قاطعش نامست
شد مسمی به قاطع برهان
درس الفاظ سال اتعاست

دیدارچهٔ ثانی جدید

الله! الله! غالب خاکسار، هرزه کار را از آسمان زمین
فرستادند و فرمان دادند که درین بیشه بیشه کشاورزی
ورزد و این فرازمان را بازمان نه پسندد - ناگزیر می
بایست کمر بستن و زمین خستن، گاو راندن و دانه
افشانیدن، نادان بهوس در زمین غزل جان کند و ازان
گهرها، که باخوبش آورده بود، نیمه ای دران زمین پراگند -
همانا از هر دانه ای که کاشت هزار دانه چشم داشت از
مروارید که در خاک نهان کنند - شنیده ای که ریشه
سر بر زند؟ کاشی چو کاشی تا خود برداشتی - دانست که
نیمه را خاک خورد - نیمه دگر پیش شاهان روزگار برد،
دیدند و پسندید و نخریدند -

شبی با یکی از رازدنان پژوهشی رفت که در مبداء فیاض
بیخل نیست - ابر بر باغ و راغ و سمن و دمن یکسان
بارد، چراست که مردم چندی نادار و اقدی تونگرند؟
گفت: راست گفتی توقع سرنوشت ها یکی است، جدا شناس
اگر هست جز این نیست که کاروبار گروهی از هر یک
بر یک ورق، و سوز و ساز جرگه ای از هر کس بر یک
صفحه نوشته اند - آنان ورق از دفتر با خوبش آوردند و
برات روزی، از هر که مقدر بود، بردند - اینان ازان

رو که انفکاک صفحه از ورق صورت نه بست تمهیدست آمدند و
تمهی کیسه زیستند - گفتم : از چیست که در چار سوی دهر
بخت صله مدح و قبول غزل نیست

گفت : آن از این است که برات نیاورده‌ای و این از آنست که
سختیهای بلند داری، و به ناشناسا زبان حرف می زنی - گفتم :
چکنم تا از اندوه باز رهم ؟ گفت : شکیب ورز و خون
گری و آنچه از شیخ علی حزمین شنیده‌ای میگوی :

کس زبان مرا نمی فهمد
به عزیزان چه التماس کنم ؟

نشان دادن اغلاط برهان قاطع سپاس میخواست نه
مستخرج در قلمرو هندی کس نمائنده باشد که مرا بدین نیکی
بد بخوانند باشد - یکی خنجر آورد که من قاطع قاطع برهانم،
دگری اخگر آورد که من محرق می‌آیم - کیست تا از من
بدان جوان مردان گوید که از دیدن و سوختن کاغذ

۱ - "قاطع برهان"، تألیف میرزا اسد الله غالب، و آن انتقادی
است بر "برهان قاطع"، تألیف میر حسین بن خلف تبریزی -
"قاطع القاطع"، تألیف امین الدین دهلوی متخلص بامین است مؤلف
سال ۱۲۸۱ قمری، و آن در سال ۱۲۸۲ قمری در مطبع مصطفائی
دهلی چاپ شده و آن ردی است بر قاطع برهان -

۲ - "محررق قاطع برهان"، تألیف سید سعادت علی میر منشی
ریزیدت راجو تانه که در سال ۱۲۸۰ قمری مطابق ۱۸۶۳ میلادی
در مطبع احمدی دهلی چاپ رسیده - نیز ردی است بر "قاطع برهان"،
(مجدد پاره) -

جز فغان و دخان چه خیزد ؟ بزمند منم، اگر در آتش
 فکند، و ربه تیغ دو نیم زنند، بهر دو گزند در خورستم و
 بهر دو سزا سزاوار - ستایش فراهم آورندگان لغات گزافه
 و یافه بیش نیست، دروغ و ترفند چرا بر زبان رود؟ آری،
 جز آن تاسره مرد که پنبه دوزی برهان قاطع کرد - از
 آن راه که در هر صحیفه بصر اسعار عزیزان یکجا نگریستم
 سعی دیگران لختی مشکور ماند -

سخنوران پیشین معنی لغت پرجاشیه دیوان ننگاشته اند
 و کسانی که به فرهنگ نویسی همت گماشته اند، آموزگار
 و راهنما نداشته اند - هر آئینه هرچه گفته اند نه گهر سفته
 اند - این هوسناکان کجا و شناختن زبان پاکان کجا !
 نمی گویم که قیاس این بزرگواران معنی شناس مراسم
 غلط، همی گویم که جای بجای و جای دگر غلط است - اگر
 دانا دلی را اندیشه نادانان دلفشین نشد و پالغرها بر شمرد،
 آنهم راست که گشت، چه کند کرد؟ در نام آوران
 پارس از داناتی فرزند و دارای فرجود ۲ حکیم

۱ - "فرزود" : بفتح اول و بای ابعده بر وزن گرم سود،
 بمعنی حکمت باشد که آن دریافته افضل معلومات است با فضل علم
 (برهان قاطع) -

۲ - "فرجود" : بر وزن مقصود، بمعنی معجزه و اعجاز باشد
 و اعجاز خالق عاقلی است که از انبیا و کرامات از اولیا بظهور
 میسرند (برهان قاطع) -

جاماسپ ۱ تا سرآمد خدانشناسان پنجمین ساسان ۲ و درواپسیان تا بحرالعلوم آذرکیوان ۳ و در سخن گستران ایران آن بسخن جهانگیران که پس از آن روشن ضمیران و پیش از ما فروغ پذیران بوده اند، از آدم الشعراء ابوالحسن رودکی نشانه نگران و نامها شمران فرد سومی پوی و تا

۱ - "جاماسپ" و "جاماسپ" : اوستا Jamāspa از جام = یام + اسپ، جمعاً بمعنی دارنده اسپ جنیبت - در سنت زرتشتیان جاماسپ از خاندان هوکوه Hvogva و برادر فرشوستر (اوستا Frashaushtre) بود و هر دو وزیر کی گشتاسپ بودند - جاماسپ یا دختر زرتشت بنام پورو چیست Pouruchista ازدواج کرد - جاماسپ در ادبیات ایران و عرب بلقب "فرزانه" و "حکیم" خوانده شده -

۲ - ساسان نام پسر بهمن بن اسفندیار بود - او را پسری بود او نیز ساسان نام داشت - و دو کس دیگر از اولاد این ساسان همین نام داشتند - این هر چهار را ساسان اول و دوم و سوم و چهارم نامیده اند - من بعد پس از خسرو پرویز ساسان پنجم بظهور آمده که دساتیر را از لغت ژند در زبان دری ترجمه کرده -

۳ - آذر کیوان : یکی از روحانیان بزرگ زردشتی معاصر صفویه، از مردم شیراز یا حوالی آن - وی با گروهی از مریدان خود به هندوستان، که در آن هنگام اکبر شاه پادشاه این سرزمین بود، آمد - این گروه بقسمت شمالی هند سفر کردند و در پتنه اقامت گزیدند - آذر کیوان مؤسس فرقه ایست مذهبی که ترکیبی است از ادیان زردشتی، اسلام، برهمنی و مسیحی - وی را ذوالعلوم (بحرالعلوم؟) لقب دادند و منظومه ای بنام "جام کیخسرو" در شرح مشاهدات وی بدو منسوبست -

دویمین خاقانی فرزانه قاتی که بر مردنشی بسی روز
نگذشته، بیای و بیای و بنشین و به بین، که هیچکس
فرهنگ طراز نگشته - در باز پسین روزگار تی چند در
وادی فرهنگ تکاری نامزدند، همگان هندوستانی و
بدروغ مدعی زباندانی، بی مغز استخوانها برخوانها نماده و
نامه ها را به نام های نامی ناموری داده، تا مردم در انبوه
شکوه اسما کالیوه شوند و به نام شهیدگان گروند -
خفته خردان کاری چنین دشوار را سرسری دانستند و به مشاهده
آن تکارش ها، خود را دانای زبان دری دانستند و ندانستند
که کف ترازو در کف این دکانداران موه میزند -
سنجیده ایشان را بمیزان خرد وزنی نتوان نهاد - سخندان راستی
جوی را بایسته آن که از هر کتاب فرهنگ عبارت جامع آن
را بدان نگاه تیز نگرد که از بس تیزی در جوهر لفظ
فرود رود تا چگونگی پیوند الفاظ، که انگیزشگاه معنی
است، آشکار شود - هر گاه آنرا بهنجار اهل زبان نه بیند،
داند که در سودای زبان دانی جز زبان نه بیند - دگران
دانند و کار آنان، مرا نیز خردی و روانی داده اند -
فراز آورده اندیشه بیگانگان را چون پذیرم و از نیروی خرد
خداداد کار چرا نگیرم؟ هستی بخش را سپاس که نیرو فزای
دانش من دانشمند است، که اگر چنانکه رازدان بود،
رازگوی نیز بودی ششمین سامان بشمار آمدی :

نظم :

ز خویشان به بیگانگی شادمانم
نمانم بکس چون بکس می نمانم

غریبم ولی روشناس عزیزان
چار سرافراز در بوستانم

گرفتم که از تخم افراسیابم
گرفتم که از نسل سلجوقیانم

دل و دست تیغ آزمائی ندارم
ره و رسم کشور کشائی ندانم

بمیدان معنی خداوند رخشم
بمضمار پهلو زبان، پهلوانم

دو سی سال توقیع معنی نوشتم
سزد گر نویسند صاحب قرانم

قاطع برهان که صنعت نقشبند خیال من است، نه
نامه اعمال من است که در آن جهان بمن خواهند سپرد،
همدوین جهان خواهد ماند - در دل فرود آمد که به
مقامی چند کلامی چند بغزایم و این مجموعه را که
قاطع برهان نام نهاده ام سپس درفش کاویانی خطاب
دعم :

قطعه

نازم به خرام کلک و طرز رقص
ماناست ز تیزی بدم تیغ دمش
چون اسم کتاب قاطع برهان بود
گردید درفش کویانی علمش

حاشا که در هیچ محل از عقیده خویش رجوع کرده
باشم - سرودن سخنانی ریزه جز افزودن هوش انگیزه ندارد -
یاران جفا کنند و من به ازای هر جفا وفا ورزم -
همانا نکوئی و بهی یاران خواهم و بس - بتد تهنید، بتد
دهم - داد دریغ دارند، اندرز دریغ ندارم - سنگ زنند،
شر بارم - اینک این سواد سرمد آما سیاه بنیک وار فراهم
آمد - نگاه نگاه بر دیده وری صبیحه نگار گواه - اینجا انجام
این نگارش که دویسمین روکه است به آغاز عبارت
برهان قاطع پیوست - سخن از آبچین میروود و عبارت
برهان قاطع نبشته میشود :

برهان قاطع : آب چین - یا جیم فارسی بر وزن
آستین، پارچه جامه را گویند که بدن مرده را بعد از غسل
دادن بدان خشک سازند -

قاطع برهان : بر وزن آستین زایده زیرا که آب چین
را جز این یکصورت صورتی دیگر در اندیشه نمی تواند

گذشت - پارچه جامه نیز زاید، یا پارچه بایستی گفت یا جامه، قید خشک کردن بدن مرده، بیجا - این مغلطه تنها نه این بیچاره را افتاده، فرهنگ نگاران دگر را نیز روی داده است، مصرع فردوسی :

ندارم به مرگ آبچین و کفن

مفید معنی حصر نیست، چنانکه چادر که آن نیز جزوی از اجزای کفن است - و افتاده معنی انحصار ندارد - آبچین اسم جامه ایست که پس از شستن دست بدان جامه ثم از دست درو چینند - و آن چیزیست که در عرف آن را رومال گویند و اینکه جامع رشیدی هر جامه را که پس از غسل کار خشک کردن اندام ازان گیرند نیز آبچین می نامد، هر چند من حیث المعنی روا باشد، اما مستعمل اهل زبان نیست - مردم آن کشور بعد از غسل یا لنگ دگر را بکار میبرند یا چادر را - آبچین و رومال یکیست - آبچین فارسی قدیم و رومال فارسی جدید - ایرانی ای بمن گفت : که رومال نامیست نهاده خاتونان ایران از آنجا که طبع اناث و سوسه زاست - لفظ مشترک بین الحی و المیت بر خاطرهای نازکشان گران آمد - لاجرم بهر آبچین اسمی دیگر تراشیدند، فافهم و انصف -

برهان قاطع : آبدار - بر وزن تابدار، گیاهیست

مانند لیف خرما و هر چیز با طراوت و پر آب را نیز گویند،

از میوه و جواهر - و کارد و شمشیر را هم گفته اند - و کنایه
از مردم صاحب سامان و مالدار هم هست -

قاطع برهان : آبدار نه لغتی است که در شمار لغات
جا تواند یافت و از بهر آن هموزن باید آورد - همه دانند
که صفت جواهر و اسلحه میتواند بود - اسم گیاه محل تامل
و بمعنی صاحب سامان و مالدار ریشه‌ها نیست - آن آب‌مند
است نه آبدار - عزیزی در شعر حکیم سنائی نشان داد -
گفتم : شعر سنائی سند کامل و من حیث المعنی جایز
اما همنفسان و همسران سنائی ترک کرده اند - و وجه ترک
ایست که از دیوباز در کارخانه‌های سلطنت آبدارخانه
و نام تحویلدار آن خانه آبدار مینویستند - هر آئینه از روی
ایهام توهم اهانت دارد -

برهان قاطع : آب در جگر داشتن - کنایه از مستی
باشد و کنایه از تونگری هم هست -

قاطع برهان : در راستی این کنایه گفتار نیست -
سخن درین است که زین پس لغتی دیگر آورده است و
می‌نویسد که آب در جگر ندرد، یعنی مفلس است - دانا داند
که هر گاه آب در جگر داشتن بمعنی تمول نوشت
صیغه مضارع را با افزودن نون تافیه لغتی دیگر چرا قرار داد -

برهان قاطع : آب ده دست - بکسر دال ابجد و
 های هوز، اشاره بحضرت رسول صلوات الله علیه است خصوصاً
 و شخصی را نیز گویند که بزرگ مجلس بود و آرایش صدر
 و زینت ازو باشد عموماً -

قاطع برهان : از خامی عبارت چشم میپوشم و
 میخروشم که آب ده دست مرکب از آب و ده که
 صغیه امر است از دادن و دست که باوجود معانی دیگر مسند
 را نیز گویند، معنی ترکیبی رونق دهنده مسند - هر آئینه
 تا مسند را بطرف نبوت با رسالت یا هدایت مضاف نگردانند،
 بمقام لغت فرو نیارند، بلکه در مدح اکابر و صدور نیز
 بی اضافه لفظ امارت و شوکت و امثال اینها نه نگارند -
 نه بینی که تنها آب ده دست افاده معنی شویاننده دست
 میکند و آن خود اعانتی است قبیح - بیچاره در نظم و نثر لغت
 آب ده دست رسالت دیده است و نیمه مضمون را لغت
 اندیشیده است -

maablib.com

برهان قاطع : آب زیرکاه - کسی را گویند که
 خود را بظاهر خوب و انماید و در باطن مفتن و فتنه انگیز
 باشد - و کنایه از خوبی و نیکی مخفی - و رواج و روانی
 خس پوش عم هست، چنانکه اگر گویند آبش زیرکاه است،

مراد آن باشد که خوبی و نیکی و قابلیت و استعداد و رواج و رونقش مخفی و پوشیده است -

قاطع برهان : زعی طرز عبارت! رواج و رونق
 خمس پوش روزمره کجاییست؟ رواج و رونق از نیروهای
 باطنی نیست - اقدام نیز نیست که آن را نهانی توان گفت،
 فروغیست آشکارا و حسنیست نمایان - آنرا مخفی و آنگاه بهنجار
 استعاره خمس پوش گفتن اگر تمسخر نیست، چیست؟ طرفه
 آنکه استعداد را با رواج مرادف آورده - یا رب استعداد که
 جز در قوه وجود ندارد با رواج چگونه مرادف خواهد
 بود؟ بحث بی ربطی الفاظ یکسره معنی بدان آشفته‌گی که این
 لغت را از اضداد می‌شمرد - سخن کوتاه، آب زیر گاه عبارت
 از اتفاق و ریاست و بس - و اینکه گویند آبش زیر گاه است
 نیز افاده معنی خوبی و نیکی باطن نمی‌کند - مراد آنست
 که حال باطنش مجهول است تا چه پدید آید و مشارالیه
 چگونه کسی باشد -

برهان قاطع : آب سیه - یکسو ثالث، مخفف آب سیاه
 است که شراب انگوری و علت کوری [و غیره] باشد -

قاطع برهان : هان! دیده وران گرد آئید و از روی
 داد بفرمائید که شراب انگوری و علت کوری کدام
 ترکیب است؟ آری آب مروارید و آب سیاه دو گونه

است، که در چشم فرود می آید و بینایی را زیان دارد -
و آب سیاه بچشم مخصوص نیست، در پای اسپ نیز ازین
نام نشان یافته اند، چنانکه شاعر در مذمت اسپ گوید :

سمش آب سیه آرد قلم وار

و آب بنجاک آمیخته را، باعتبار زشتی گوهر آب،
نیز آب سیاه گویند و فتنه و آشوب را نیز ازان رو که
مکروه طبائع است آب سیه خوانند، چنانکه اوستاد گوید :

جهان اگر هم آب سیه گرفت چه پاک
چو راضیم به یکی نان و آبک انگور

آب سیه در مصرعه اول بمعنی فتنه و آشوب و آبک
انگور در مصرع دوم کنایه از شراب - همانا رنگ شراب
از سه بیش نیست : ریحانی و زعفرانی و ارغوانی - آب سیه
گفتن و شراب انگوری مراد داشتن همان علت کوری است
که حکیم آنرا با شراب انگوری قافیه ساخت است - آب سیاه
اگر می گفته باشند شراب متغیراللون را می گفته باشند،
خواهی انگوری باشد و خواهی قندی - شراب انگوری
را در مقام مذمت نیز آب حرام نامند نه آب سیه و اینکه
امیر خسرو دهلوی در صفت قلم گفته است :

آب سیه خورده چنان گشت مست
کش چو نگیرند بیفتند ز دست

از روی تعجب است، یعنی نه شراب‌مست نه پنگ، هر دو
 آییست سیاه رنگ که بخوردن آن این چنین مست شده است -
 حاشا که از آب سیه شراب مراد باشد - آری در هند زنان
 از ازل مثل جولاحد و کازر و غیرهم که در نوع خود
 دیندار و پارسا باشند از بردن نام شراب پرهیز کنند و
 کالا پانی گویند - هر آینه آب سیاه مفرس آنست و این تفریس
 نه سزاوار تسلیم و استعسان و نه منظور خسرو دهلوی
 بلکه نتیجه وهم و گمان مردم هندوستان است -

تنبیه : آبشت، آبشتگاه، آبشنگه، آبشن، آبشتنگه، آبشتنگه -
 از یک بیضه شش مرغ برآورد و همه، چون خفاش
 روز کور، گوی آبشن را مصدر و آبشت را ماضی شناخت
 و آبشتگاه و آبشتنگه را دو لغت جداگانه و آبشتنگه و
 آبشتنگه را دو لغت جداگانه قرار دارد - و از حقیقت جوهر
 لفظ بفرسنگها دور افتاد - سخن ایست که آبشن و به
 قبل شین منقش بسین ساده آبستن نیز اسمیست جامد
 غیر منصرف بمعنی هر چیز که از نظر نهان باشد عموماً و بمعنی
 زن باردار خصوصاً و هم ازین جهت که از نظر نهان باشد
 و دران محل تنها روند آبشتنگه اسم بیت الخلا نهادند -
 آبشتنگه و آبشتنگه و آبشتنگه را کیست که یکی
 نداند مگر آنکه در کلاه و کله تفرقه تواند کرد -

برهان قاطع : آبگاه - بر وزن خوابگاه، نهیگاه را

گویند - و بمعنی تالاب و استخر هم است -

قاطع برهان : آگیر بمعنی تالاب در نظم و نثر اساتذہ دیدہ ام و آبگاہ هیچ گاہ نشنیده ام و اگر چون آتشگاہ و کارگاہ و امثال اینها رعایت معنی محل بکار دارند از آنجا کہ قیاس در لغت پیش نمی رود، تا سند نیارند، معقول نمی شود و بمعنی تہیگاہ نیز سند میخواد -

برهان قاطع : آتش برگ - بفتح با و سکون را و کاف، بمعنی آتش زنده است کہ چغماق باشد -

قاطع برهان : کاف نوشته و تصریح فارسی بودنش نکرده - چون برگ بکاف عربی معنی ندارد، ناچار بکاف فارسی باید خواند - خاک بر سر الفاظ، آتش برگ و آتش زنده را یکی انگارد - وای برین عوش و فرهنگ - باید دانست کہ آتش برگ اسم سنگبارہ است کہ ہر از شرارہ است و آتش زندہ در فارسی و چغماق در ترکی اسم انفزار آہنیں است کہ چون آن را بر آتش برگ زنند شرارہ ازان سنگبارہ ہون جہد -

برهان قاطع : آتش زم زم - کنایہ از آفتاب عالمتاب است -

قاطع برهان : نخت ہرشن اینست کہ مفصل

نوشتن زمزم کدام آئین است؟ گویند سهو کاتب کتاب است -
اینکه از سکون و حرکت شین آگهی ندارد، این را چه
جواب است؟ من می گویم: که در هر دو صورت از
مهملات جناب افادت مآب است - خاقان کشور سخن خاقانی
در تحفة العراقین، جائیکه خسرو انجم را می ستاید، میفرماید:

ای زمزم آتشین جهان را
وی کعبه رهرو آسمان را

این استعاره ایست که خاقانی بزور قوت ابداع
بهم رسانده - اگر لغت بودی پیش از وی نیز در کلام سخنوران
آمدی و بعد از وی نیز بر زبان کلک سخنوران گذشتی،
هم چنین کعبه رهرو که آنهم نتیجه فکر بکر اوست -
بهر حال آفتاب را زمزم آتشین و آتشین زمزم میتوان
گفت نه آتشی زمزم، خواهی بسکون شین و خواهی
بحرکت آن -

برهان قاطع: آذر - بفتح ثالث بر وزن مادر، بمعنی
آذر است که آتش باشد -

ماابلیب.com
قاطع برهان: چون آذر بفتح ثالث گفت بر وزن
مادر چرا گفت؟ و اگر هم چنین باشی گفت چادر می گفت -
چادر را گذاشتن و مادر را آوردن بی حیائی است، ظرافت
بیشکشی معنی این قعره که آذر بمعنی آذر است که آتش

باشد - داتشوران گرد آیند و خاطر نشان من کنند مگر
 آذر و آذر دو لغت و دو اسم است - شرح این لفظ موافق
 عقیده الفاظ چنین می بایست که آذر آتش را گویند و آن
 را بدال نقطه دار نیز نویسند - دیگر در تحت بحث اسم
 آذر بدال ثخذ که فصلی جداگانه ساز کرده است، سخن از
 اندازه فزون تر دراز کرده است - من می گویم که آذر
 بدال منقوطه زنتار نیست و در نام ماه و نام روز که آذر
 بدال مینویسند همه زای هوز درکار است - جگر تشنگان
 تحقیق را از رشح خامه من سیرانی معنی یابی روزی باد
 که در فارسی دو حرف متحدالمخرج بلکه قریب المخرج
 نیز نیامده - سین سغص هست و ثای ثخذ و صاد مهمله
 نیست، تای قرشت هست و طای دسته دار نیست، الف ست
 و عین نیست - بلکه غین هست و قاف نیست - هر آینه
 چون زای هوز است و ضاد ضدیت و ظای تناظر نیست، ذال
 ذلت چرا باشد و بودن دو حرف متحدالمخرج چون روا باشد؟
 آری دیران پارس را قاعده چنان بود که بر سر دال ابجد
 نقطه نهادندی - پیشینیان ازین رسم الحظ بوجود ذال منقوطه
 در گمان افتادند - چون درین اندیشه وجود دال بی نقطه
 از میان میرفت و همه ذال منقوطه میماند اکابر عرب قاعده
 قرار دادند، و تفرقه دال و ذال را بران قاعده اساس نهادند -
 و این که من میگویم نه گفتار منست، بلکه فرمان آموزگار

مست - و آن شت هر مزد نام پارسی نژاد فرزانه ای بود
 از تخته ساسانیان - پس از گرد آوردن فراوان دانش،
 کیش اسلام گزیده و خود را عبدالصمد نامید - در سال یک
 هزار و دویست و شش هجری ۱۲۲۶ بطریق سیاحت
 بهند آمده و به اکبر آباد، که بکر پذیرقن و خرد آموختن
 من همدران شهر خجستی بهر بوده است، دو سال
 بکلیه احزان من آسوده است - و من آئین معنی آفرینی و
 کیش یگانه بینی از وی فرا گرفته ام - بر نهاد وی آفرین
 باد و بر روان وی آباد - همدرین نورد گفته میشود که
 بزبان پهلوی آباد باوجود معنی دیگر بمعنی آفرین نیز هست -
 و شت، بشین منقوطه مفتوحه، ترجمه حضرت هست و
 تیمسار بر وزن نیم کار مرادف آن :

رشح کف جم میچکلم از مغز سقالم
 سیرابی نطقم اثر فیض حکیم است

برهان قاطع : آدیش - بکسر ثالث و سکون بای
 تختانی و شین نطقه دار، آتش را گویند : باید دانست که
 چون اکثر حروف فارسی با یکدیگر تبدیل میابند بنا بر آن
 تای آتش را بدال ابجد [بدل] کرده آدیش گفته اند - و
 این که بفتح تای قرشت اشتباه دارد غلط مشهور است،
 چه این لغت در همه فرهنگها بکسرتای قرشت آمده است

و با دانش قافیه شده است - و چون بکسر تا موضوع است
بعد از دال یای حطی آورده اند تا دلالت بر کسره
مقابل کند و آدیش خوانده شود -

قاطع برهان : قافیه آتش با دانش ادعائیت
نا دلیذیر - آری در ساک قوائی سرکش و مشوش هزار جا
دیده ایم و مستمع کلام اساتذہ بشرط تفحص می تواند دید -
محمد حسین نظیری علیه الرحمة در غزلی که مشوش و
دلکش و بیغش قافیه است و برآمده ردیف آتش را نیز در
ذیل قوائی آورده است و زلالی خوانساری را در یک
مثنوی شعر است :

یکی گفتا بدو کای یار دلکش
که مرده از عزیزان گفت آتش

آدیش را اسم قرار دادن کمرایه است و تحتانی را علامت
کسره پنداشتن نا آگاهیت - اعراب بالجروف در الفاظ ترکی رسم
است نه در الفاظ فارسی - آدیش در زبان پهلوی قدیم
لفظی است جداگانه بمعنی تعظیم و تکریم - اسم فار در
فارسی آتش است، هالف ممدوده و تای فوقانی مفتوحه، چنانکه
خود نیز در تای فوقانی مع الشین نش تای مفتوح به معنی
آتش خواهد آورد، اشعار سند فتحه تای آتش نوشته
می شود - میر حسین سادات در نزهت الارواح نویسد :

تماشای چشم برویت خوش است
ولیکن دلم از تو در آتش است

داعی اندجانی سراید :

در بیشه ما شیرو شی میباید
ما کوران را عبا کشی میباید
از فقر رسیده بوریانی ما را
اندک نفتی و آتشی میباید

آموزگاران آموزگار نظامی گنجوی فرماید :

می کوست حلوائی هر غمکشی
ندیده بجز آفتاب آتشی

شهبشاه قلمرو معنی سعدی راست :

میان دو تن جنگ چون آتشی است
سخن چین بد بخت هیزم کشی است

خاقانی در نعت فرماید :

با عین کمالت ای ملک و ش
طوبی خشک است و کوثر آتشی

برهان قاطع : آرازش - بکسر زای هوز بر وزن آرایش،

بمعنی خیر و خیرات کردن و در راه خدا چیزی به کسی
دادن باشد -

قاطع برهان : بمعنی خیرات و ایثار ارزانش است
بر وزن هر دانش، چنانکه خود در فصل الف مقصوده
با رای قرشت می نویسد - آرازش زاده بکر فکر دکنی
است -

برهان قاطع : آذر - بفتح رابع و سکون میم،
اسپی را گویند که نمد زین آن دو نیم باشد - بمعنی نمد زین
هم آمده است -

قاطع برهان : نخست - بر تصریح سکون میم، که
حرف آخر لغت است، میخندم، سپس برین کلمه که اسپی را
گویند که نمد زین آن دو نیم باشد ثوبت از خنده میگذرد و
به قاه قاه میرسد - آذر - رنگی از رنگهای سپ نیست، قومی
از اقوام اسپ نیست - چیزیست که بر پشت اسپ نهند -
چون لباس وجه تسمیه شخص نمی تواند بود، هیئت خاصه
نمد زین وجه تسمیه اسپ چون گردد؟ گویی هرگاه نمد زین
دو نیم بر پشت وی نهادند اسپ آذر شد و چون آن نمد
برداشتند اسپ آذر نامند - مگر آدم تا دستار بر سر اوست
آدم است و چون دستار از سر فرود آورد و کلاه بر سر نهاد
اسم آدم از وی برخاست، لاحول ولا قوة الا بالله - خود
این لغت را در بحث الف ممدوده با دال ساده به شرح و بسط
نوشت و باز در فصل ذال منقش آورد - راستی این است

که اندراج ذال نقطه دار چنانکه در آدر جنون بود در
آدرم مالیخولیا است - همان آدرم است بدال ابجد و آدرم
نه اسم را گویند بلکه نمدزین را گویند که اسم دیگر آن
تکلتو است و در عرف اهل هند خوگیر اسم اوست -
در اصل خوگیر نیز فارسی است اما نه بدین صورت بلکه
خوی گیر بواو معدوله و تختانی، خوی ترجمه عرق
و گیر صیغه امر از گرفتن -

برهان قاطع : آرا - برون خارا آرایش و آرایش
کننده و آراينده را گویند - هم جو سخن آرا و بزم آرا -
و امر بدین معنی هم هست یعنی آرایش کن و بیارا -
قاطع برهان : آرا لفظی است که تغییر اعراب را
بر روی بزنچیر نتوان بست - در جستجوی هم وزن
کوه کندن و خارا آوردن یعنی جدا؟ دیگر آرا بمعنی آرایش
کجا است و آراينده را کی گویند - سخن آرا و بزم آرا نظیر
نمی تواند بود - این خود کلام معترض خواهد بود که
صیغه امر بی افزایش اسم در اول افاده معنی فاعلیت
نمی کند - پایان کار میگوید که امر بدین معنی هم هست
و توضیح میکند باضافه یعنی آرایش کن و بیارا - مگر
آرایش کن پس نبود که همان آرا را به افزودن پای
موحده زائده باز آورد یا آرا جز امر معنی دیگر نیز داشت
که می گوید، امر بدین معنی هم هست - سخندانان نه

برای من بلکه برای سخن آفرین خدای با من بگوئید که
 آرا لغت و بیارا معنی مگر این تقریر لایعنی معنی دارد ؟
برهان قاطع : آرنک - با کف فارسی بر وزن، و بمعنی
 آرنج است که مرفق باشد و رنگ و لون را نیز گفته اند
 و معنی همانا و بنداری و گمان بری هم آمده است و رنج
 و محنت را هم گویند و بمعنی مکر و حيله و فریب نیز
 است - و بمعنی گونه و روش و طرز هم آمده است، چنانکه
 گویند : بدین آرنک است یعنی باین طرز و بدین روش و
 بدینگونه - و نام میوه هم هست و حاکم ملک را نیز گویند -
قاطع برهان : نگرستن این عبارت خون را در دل
 و بغز را در سر بجوش می آرد - آری آرنج بمعنی مرفق
 است که آن را در هندی که می نامند و بمعنی لون و مکر
 و طرز همان رنگ است که معنی بسیار دارد - و آرنک را
 آنکه پذیریم که افزودن الف مبدوده مقابل رنگ مسلم گیریم
 و بمعنی رنج و محنت همان آدرنگ است که خود این
 بزرگوار هم در ذال ایجاد نوشت و هم در ذال نخذ رقم
 زد - اگر اینجا نیز از نوشتن گریز نداشته باشیم نگاشت
 که مخفف آدرنگ است - حق تحقیق آنکه رنگ باوجود
 معانی دیگر بمعنی محنت همان مبدل منه رنج است و آدرنگ
 در اصل لغتی است و رای رنگ بمعنی رنج و محنت - آرنک
 بدین معنی با مزید علیه رنگ خواهد بود یا مخفف آدرنگ،

اما بی سند باور نتوان داشت - هم چنین آرنک بمعنی پنداری
و گمان بری چنانکه حکیم گمان برده است سند میخواهد
و این شعر :

هرگز نکند سوی من خسته نگاهی
آرنک نخواهد که شود شاد دل من

مفید مطلب نمی تواند بود، زیرا که آرنک بمعنی
هرگز و زنهار آمده نه بمعنی پندار و گمان بری - در اصل
معنی غلط روا داشتن و کلام استاد را مستند علیه پنداشتن
نه آئین دیده و رانست - و اینکه نام میوه نشان میدهد
سخنیست که اطفال را بخنده می آورد - میوه را نارنج
و نارنگ نامند نه آرنک، هم چنین حاکم را کنارنگ
خوانند نه آرنک، مصرع :

ای تو مجموعه خوبی را کدامت گویم

برهان قاطع : آروند - بفتح رابع و سکون نون
و دال ابجد، شان و شوکت و فر و شکوه را گویند -

قاطع برهان : هر که لب تشنه تحقیق و نظرش
درین فن دقیق است در بحث الف مقصوده مع الرا نگرد
که آروند و اروند بالف مفتوح نگشته و جز فر و شکوه
معانی بسیار از بهر این لغت فراهم داشته - لاجرم حیرت
رو میدهد، که اگر مثل آمیغ و امیغ و آداک و اداک

اروند و آروند یکی است چرا همه جمعانی در تحت لغت
 اروند نیاورد - و اگر اروند غیر آروندست فرو شکوه و زیبایی
 معنی آن چرا نوشت ؟ در بیان لغت آرنک تا زانو بگل در شده
 بود، در بیان آروند تا سینه بخلاب فرو رفت - سخن اینست
 که اروند بفتح الف و الوند به لام نیز نام کوهی است و نام
 دریایی نیز، اما باشد که آروند بالف ممدوده و اروند، بر وزن
 رضامند، نیز گفته باشند، و اروند، به ضمه الف، خلاصه و زبده
 و بسیط را گویند که مقابل مرکبست - و اساس پنجم
 مترجم دساتیر اروند را بمعنی چیزی آورده است که هیچ
 چیز از خارج داخل آن نتواند شد - آموزگار هرمزد ثم
 عبدالصمد گهگاه در مکاتبات خود را آروند بنده نوشتی -
 چون پژوهش رفت فرمود که آروند بنده مضاف و مضاف الیه
 مقلوبست یعنی بنده آروند، بنده ترجمه عید و اروند ترجمه صمد -
 و نیز میفرمود که چون طبایع لطیف استعاره را دوست
 دارد، اروند را که اسم کوه است بمعنی تمکین و وقار
 و شان و شوکت نیز آرند - این نیز دانستنیست که دروند،
 بدال ابجد مضموم بوزن اروند و خرسنه، مرد بیگانه کیش
 مخالف ملت خویش را گویند -

تنبيه : آزدن و آژدن را دو مصدر نگاشته و زا را
 که حرف ثالث است در هر دو لغت متحرک داشته و باز
 آژندن و آژیدن و آژیدن را در چهار فصل

جداگانه بمعانی مذکوره نگاشته و بیرون ازین بربطی، که
 هتجار اوست، در شرح معانی طرفه خلط مبحث بکار برد
 و بلا بر سر لفظ و معنی آورده، چنانکه معنی آژدن
 خالانیدن سوزن و آجیده کردن و رنگ کردن و نمودن
 و در آژدن باوجود این سه معنی استره زدن و آژینه بر سنگ
 آسیا زدن افزوده - یارب منشای تحقیق این پراکنده گو قیاس
 است یا الهمام - آژدن نه برای عربی است و نه برای
 متحرک و نه بمعنی رنگ کردن - آژیدن برای پارسی مکسور،
 مزید علیه اگر باشد گو باش - آژندن بتون قادی و تصحیف
 خوانی است - لغت صحیح آژدن است، برای مثله ساکن
 بر وزن یافتن و یافتن، و این را چهار معنی است: بخیه زدن
 و حجامت یعنی خستن تن باستره و مجدر سلختن آسیاسنگ
 و کشیدن آتو بر جامه - همانا آله بخریه سوزنست و آله
 حجامت استره و آله خستن سنگ و کشیدن آتو آژینه -
 اما آژینه مشتق از آژدن است و آستره از استردن - دیگر
 جامه آتودار و بخیه کار را آژده گویند، یعنی منقول
 آژدن آوی آژدن هست، که آن را در هند گودهنا
 گویند، به کاف عجبی مفهوم و داو معروف و دال
 مختلط التلظ به های هوز، و آن خستن تن است
 بزخم سوزن و آکندن نیل دران رخنه ها، چنانکه در هند
 زنان روستا بیشتر برسینه و گردن و ساعد و بازو این صنعت

بکار برند و انواع نقوش انگیزند - آرنک نباید که این را
زیدن و رنگ کردن نام نهند - دیگر باید دانست که
درین مصدر و مشتقات بجای زای فارسی جیم عربی نیز
نویسند -

تنبیه : آرنک - به رای قرشت و آرنک،
برای هوز و آرنک، برای فارسی و آرنک، بی رای
و زای تازی و فارسی چهار لغت در چهار فصل بمعنی
قوس قزح می نگارد و خوف از خدا و شرم از خلق ندارد
و هم بدین سان آرنک، بدال ساده و آرنک، بدال منقش
و آرنک برای هوز هر سه لفظ در سه فصل جدا جدا
به معنی رنج و محنت آورده و باز نوبت چهارم در لغت
آرنک رنج و محنت ناظرین افزوده - قطع نظر از آرنک
عدم تحقیق عذر این خطا که در شرح دو لغت که آرنک
و آرنک باشد هشت فصل آورده و یک ورق ضائع کرده
است چه خواهد بود ؟

برهان قاطع : آستان برخاستن - کنایه از خراب
شدن باشد و بمعنی بلندی و رفعت و جاه و دولت هم آمده
است -

قاطع برهان : بمشاهده این عبارت بدید آمد که
دکئی در معنی لغات قیاس را کار میفرماید و قیاس این

حق ناشناس هیچ جا مطابق واقع نمی باشد - چون تشبیه است که بلند آستان صفت علو رتبت است و برخاستن خواهی نخواهی بلندی میخواهد این لغت را از اضداد دانست و ندانست که بلندی بنای آستان از نخست امری دیگرست و برخاستن که حدوث فتنه می خواهد امری دیگر - کوتاهی سخن برخاستن آستان کنایه از ویرانی خانه است، چنانکه خاقانی فرماید :

بام به نشست و آستان برخاست

برهان قاطع : آستینه - بر وزن ماستینه، تخم مرغ را گویند -

قاطع برهان : این چنین لغت غریب را چگونه بی سند باور داریم، حال آنکه خود نیز باور نمی دارد، زیرا که در فصل دیگر آستینه هم بدین معنی می آرد، تا چه دیده است که خایه مرغ فهمیده است - من چنان گمان میکنم که است بر وزن دسته به معنی تخم برفی از میوه دیده است - و آن خود مهمل منه خسته است و آن را چنانکه استه گویند هسته نیز خوانند - بی چاره به مناسبت تخم که در میوه و طیور اشتراک دارد در صورت لفظ تصرفی بدیع بکار برد و بمعنی بیضه آورد -

برهان قاطع : آسوده - بر وزن آلوده، بمعنی بی رحمت

و بی مزاحمت و بی مشقت باشد - و بمعنی خفته و خوابیده هم آمده است -

قاطع برهان : قاعده آن است که بهر شخص اعراب از نظایر آن لفظ می آرند که نسبت به لغت آسان تر و مشهور تر باشد - آلوده را نسبت به آسوده در شهرت و آسانی کدام افزونی ست - همه کس داند که آن مفعول آسودن است و این مفعول آلودن - کودکان پیش از آنکه گلستان خوانند بمصادر و مشتقات علم بهم می‌رسانند - مشتقات مصادر مشهوره را لغت شمردن کار آدمی نیست - در فصل دیگر آشفته را در لغات شمرد و هموزن آشفته آلفته آورد، که لفظی ست مستور نه در عبارات مرقوم و نه بر زبانها مشهور -

برهان قاطع : آسیم - بر وزن جاجیم، بلغت ژند و پاژند، استاد بزرگ مرتبه و عظیم الشان را گویند -

قاطع برهان : ما را سخن در صحت لغت آسیم ست - اگر از روی ژند و پاژند نباشد از روی فرهنگ‌های دیگر یعنی بودن آسیم بمعنی استاد غرابت دارد - در اصل آسام است قلب آماس، لاجرم ورم دماغ را سر آسام گویند و سرسام مخفف آنست - آسیم را همان امالذ آسام توان دانست

و آسیده سر و سراسیمه را مرکب از آسم و سر توان
گفت - بلکه در کلام قدما تنها آسیده بجای سراسیمه نیز
آمده و بجای میم کلن واو و بجای های هوز تون آورده
آسیون نیز نوشته اند :

تنبیه : آغار و آغار د و آغاریدن و آغاریدن در
چهار فصل هم بدین تقدیم و تاخیر آورد - چون ازین
بگزری بنگری که آغستن، بفتح غین و سکون سین بی نقطه
نکاشت - و معنی سپوختن که بزور فرو کردن چیزیست
در چیزی برای آغستن مسلم داشت و آغسته را که مفعول
آغستن خواهد بود چنانکه خوی اوست در فصل دیگر
نثبت - و سپس در فصل دیگر آغشته بشین مخطوطه و
بفتح غین یاد کرد و معنی آن سوای معنی آغشته نشان
داد - هی! هی! این بنده خدا چه ژاژ میخاید - آغستن،
بشین نقطه دار و غین مکسور بر وزن دانستن، مصدریست
مشهور در معنی مرادف آلودن، بدین قدر تفاوت که آلودن
عامست خواهی بچیز نمناک و خواهی بچیز خشک و آغستن
خاص است، یعنی آلودن بچیز نمناک - و آغار د مضارع
این مصدرست، آغاریدن اگر باشد مصدر مضارعی خواهد
بود، لیکن مسموع نیست - بهر تقدیر معنی همان آلودن
بچیز نمناک است، و پس - و این آغستن بفتح غین بمعنی

سپوختن چنان دائم که جز در ذهن بوهرة دکنی وجود
نداشته باشد و سند این لفظ از هیچ کتاب دست بهم
ندهد -

برهان قاطع : آفتاب زرد رو - بکسر بای ابجد،
کنایه از خریزه شیرین باشد -

قاطع برهان : کیست که بدیدن این لغت خود را
از خنده نگه تواند داشت؟ آفتاب زردی، بزای ساکن و بای
معروف، کنایه از آخر روزست و آفتاب زرد رو، بکسره باء،
لفظی است شگفت آور و آنگاه کنایه از خریزه بقید شیرینی -
کاش خریزه رسیده یا پخته مینوشت تا زردی رنگ
وجه تشبیه قرار می یافت، حال آنکه در آن صورت نیز آفتاب
زرد کفایت می کرد - و آفتاب زرد رو نه مسموعست و
نه معقول و آن آفتاب زردی و آفتاب زرد چنانکه گفته
آمد اصطلاحی است از مسلمات جمهور -

برهان قاطع : آفرین - بر وزن آتشین، بمعنی تحسین
و ستایش و دعای نیک باشد و بمعنی آفریننده متداولست -

قاطع برهان : آفرین نه لغتی است که کس آن را
ندانند و بهر دانستی آن نظیر باید آورد، و آنگاه نظیر بدان

خوبی که با فای آفرین را متحرک باید خواند، یا تای آتش را ساکن - و اینکه میگویند بمعنی آفریننده متداول است بر لفظ و بمعنی ستم میکند - آفرین لغتیست جامد غیر متصرف بمعنی تحسین و مرحبا، اما آفرین لغتی دیگرست از مشتقات مصدر آفریدن، بمعنی امر و صیغه امری آنکه اسمی در اول او در آرند هرگز افاده معنی فاعلیت نمی کند - قصه کوتاه، آفرین نه بر وزن آتشین است و نه بمعنی دعای نیک و نه بمعنی آفریننده -

تنبیه : آکندن و آکنده و آکنش و آکنه و آکنیدن و آکنیده ۱ این شش لغت را در شش فصل آورد - خطای اول آنکه آکندن و آکنیدن را دو لغت جداگانه و آکنده و آکنیده را دو لغت آخر فهمید - خطای دوم آنکه همه را بکاف عربی آورد، حال آنکه آگندن بکاف فارسی مصدریست صحیح و آگنده مفعول آن و آگند مضارع و آگنده بمعنی حشو قبا و حشونهای، صیغه امر است، هم ازین مصدر به های محققی پیوسته چون آستره و آزینه - اما آگنیدن و آگنیده، بشرط آنکه در کلام آمده باشد، مزید علیه آگندن و آگنده خواهد بود، چون آوریدن و آوریده مزید علیه آوردن و آورده -

۱ - متن دکتر معین ندارد و نیز همه کلمات را بکاف فارسی مندرج کرده -

برهان قاطع : آگنده گوش - بضم کاف فارسی و سکون واو و شین قرشت، بمعنی آلوده دامن است، که کنایه از گناهگار و عاصی باشد - و مردمان کر و ناشنوا و چیزی در گوش آگنده را نیز گویند -

قاطع برهان : آگنده گوش را من بکاف نخستین پارسی مینویسم ورنه اشاره ناقل بیارسی بودن کاف ثانیست که در گوش است - گوئی کاف اول را کاف عربی دانسته است - بالجمله آگنده گوش بکاف عربی کسی را می توان گفت که گوش او را بزور کنده از بناگوش جدا کرده باشند و بمعنی کر که عربی آن اصمست آگنده گوش گویند بکاف فارسی - و آگنده گوش بمعنی عاصی و گناهگار زینهار نیست - سعدی در بوستان به نورد حکایت شاهزاده فاسق میفرماید :

ز قول نصیحت گر آگنده گوش

یعنی پند نمی شنید نه آنکه قرع صوت نداشت - نشنیدن پند استعاره نپذیرفتن پنداست کودکی را که به مکتب نرود و هم روز بیازی گذراند - گویند موعظت پدر و مادر نمی شنود، حال آنکه کودک نه اصم است نه فاسق - حاکمی را که داد ندهد گویند قریاد داد خواه نمی شنود، حال آنکه حاکم ازان هر دو عیب مبراست - آری آگنده گوش آنست که بطلان در حس سامعه وی راه یافته باشد،

خواهی فاسق و خواهی زاهد - بطلان حس سامعه مرض
است نه عصیان :

به بین تفاوت راه از کجا است تا کجا

برهان قاطع : آمادن - بفتح اول و سکون ثون،
بمعنی ساختن و ساخته شدن و پر و مملو گردانیدن و
مهبیا کردن و مستعد نمودن باشد - باز در فصل دگر که
بعد ازینست می نویسد که آماده بمعنی ساخته و پرداخته
و مهبیا کرده شده باشد - سپس در فصل دگر می طرازد
که آمای، بسکون یای حطی، پرکننده و آراینده و ساخته
و مستعد و مهبیا کننده باشد - و امر باین معنی هم هست
یعنی پرکنی و بیارای و مهبیا و مستعد نمایی -

قاطع برهان : عبارت سه فصل را در یک فصل
قل کرده - نخست میگویم که نون آمادن و یای آمای
را ساکن و آ نموده است، مگر در لغات فارسی بر حرف آخر
گمان حرکت هم بوده است - سپس می پرسم که آمای
تا بدین صورت است معنی پرکننده و آراینده ساخته و مستعد
و مهبیا کننده چنان خواهد داد؟ دیگر آن می پژوهم که
ایتکه میفرماید که امر بدین معنی هم هست مگر معنی
دیگر نیز داشت - مصرف صیغه امر بدین عبارت بودن نشاط
خاطر ظریفان افزودنست - قبح این تمسخر را بوجدان

ضمایر اهل خرد حواله می‌کنم و از جوهر لفظ سخن همدرین مقاله می‌کنم - دریابند که آمودن مصدر است ترجمه اندراج عموماً و بمعنی گهر در رشته کشیدن خصوصاً، آمود ماضی و آموده مفعول و آماید مضارع و آماینده فاعل و آمای امر چنانکه نظامی فرماید :

تونی گوهر آمای چار آخشیج

موتی پروئے والا - تا لفظ گوهر پیش از لفظ آمای نیامده است صیغه امر معنی فاعل نداده است، اما آمادن جز در قیاس بوهره دکن موجود نیست که آماده مفعول آن تو اند بود - عجب از خان آرزو که او نیز بجای آمودن آمادن نبشته است - قصه مختصر، آماده یا لغتی دیگر است جامد غیر منصوف در معنی با مهیا متحد، یا بدل آموده است - باخوذ آن را لغتی دیگر گمان می‌کنیم و اگر همان مبدل مند آموده است بمعنی مهیا مجاز خواهد بود -

برهان قاطع : آواز گشتن - بمعنی شهره شدن و مشهور گردیدن باشد - بعد ازین در فصل دیگر آوازه گشتن نیز بدین معنی مینویسد -

قاطع برهان : بلند آوازه گشتن بمعنی شهرت مسلم - تنها آواز یا آوازه گشتن بمعنی شهرت، شهرت ندارد - نه

من شنیده ام و نه کسی شنیده باشد - اگر گفته آید که
فخر گرگانی می فرماید :

اگر نوسید زین در باز کردم
به زشتی در جهان آواز کردم

گوئیم این نادر است و بر نادر حکم نتوان کرد -
حدیثی را که راوی آن یکی باشد مسلم ندارد و ضعیف
شمارند - کلامی که همین در یکجا مذکور باشد و آن نیز
خلاف عقیده جمهور باشد پذیرفتن آن از روی کدام
دستور باشد - نه در گفتار معاصرین فخر گرگانی ازین
ترکیب نشان و نه آنان را که بعد از وی در فن سخن
گویی انا و لا غیری بلند آوازه ساخته اند این کلمه غریب
بر زبان -

تنبیه : در شرح لغت آوند بقول شیخ سعدی
علیه الرحمة :

مغز ماخورد و حلق خود بدرید

میگوید که آوند ریسمانی را گویند که خوشه های
انگور بدان آویزند و جامه بر آن اندازند - و بمعنی حجت
و دلیل نیز نشان میدهد - و بمعنی ظروف که صیغه جمع
است نیز می فرماید - و اسم شطرنج هم میسراید - و مرادف
اول و نخست نیز می پندارد - باز در فصل دیگر آوندی،

بر وزن راندی، بمعنی ظرف شراب می نویسد - و بعد از همه آونگ بمعنی ریسمان که ذکر آن در آغاز گذشت میگوید - حاشا که دانا در گفتار این چنین خلط مبحث بکار برد - آونگ و آوند را با هم آمیخت و معنی های شگرف از پیش خویش انگیخت - و او آنست که آوند ترجمه ظرف ست مطلق و بمعنی ریسمان خوشه انگور آونگست نه آوند - و آونگ را در هندی چهینکا نامند - ریسمان که بر آن جامه اندازند جداست - آن را در هندی الگتی گویند و در فارسی اسم آن فدک است، بفتح تین - و رزه بتقدیم رای بی نقطه بر زای نقطه دار بفتح تین مبدل منه آن رجه، بجیم مفتوح - دیگر بمعنی تخت و اورنگ است - به در آمدن رای قرشت در میان واو و نون و مسند ازین حکم خارجست - و این که آوند بمعنی ظرف شراب میگوید ریشخندی پیش نیست - همانا جای آوند می دیده است آوندی فهمیده، اما به معنی حجت و دلیل و شطرنج و اول و نخست سند می خواهد خواهی از کلام اهل زبان و خواهی از قرهنگ های دیگر -

برهان قاطع : آویزه - بر وزن پاکیزه، گوشواره را گویند -

قاطع برهان : حاشا که آویزه و گوشواره یکی تواند بود -

گوشواره چیزیست زرنکار یا مرصع بجواهر آبدار
 که بر دستار پیچند و آویزه پیرایه ایست که در نرمه گوش
 سوراخ کنند و آن پیرایه را دران اندازند تا آویزان
 باشد - اما آویزه خصوصیت بگوشی ندارد - در کلاه و
 تاج و تخت و چتر نیز استعمال یابد - و گوشوار و
 گوشواره باوجود آن معنی که نوشته آمد هرگونه پیرایه گوش
 را نیز گویند نه تنها آویزه را - آری آن آویزه را
 که در ترصیع تاج و تخت بکار رود گوشوار و گوشواره
 چون توان گفت ؟

تنبیه : اهرمن را درین بحث که عبارت از الف
 مبدوءه وهای هوز است به پنج روش نگاشت و در بحث
 الف مقصوره باهای هوز نیز پنج اسم آورد - کس نگوید
 که از بهر سیرابی بیان است - ما میگوئیم که هر لغت
 را باندک تغیر و تبدل لغتی آخر قرار دادن کدام آئین
 است - مگر در تحت یک لغت همه تغیرات نمی توانست
 نوشت -

maablib.com

تنبیه : آهنگ را در تحت این بحث بعد معانی دیگر،
 که بیشتر از آن به سنده محتاج است، ماضی کشیدن قرار داد
 و برعایت توضیح لفظ یعنی کشید بر آن افزود - و سپس
 در فصل اخیر که بی فاصله بعد از شرح لغت آهنگ است

آهنگیدن آورد و گفت که مصدر آهنگ است که بمعنی کشیدن باشد - قاعده دانان حسبه الله چون قاعده استخراج صیغه ماضی بر افکندن تون مصدر است و خود میفرماید که آهنگیدن مصدر است هر آینه ماضی آهنگید خواهد بود نه آهنگ -

برهان قاطع : آینه دار و آئینه دار - سر تراش و حجام را گویند -

قاطع برهان : آینه دار کجا و حجام کجا ؟ آینه دار آن را گویند که آینه و شانه در تحویل وی باشد - و چون خواجه دست و رو شوید شانه و آینه پیش نهد تا خواجه روی را نگرد و موی را شانه زند - ازین بگذر و بنگر که حجام را سر تراش می نامند - از حق نتوان گذشت و هر که مالی چند پیش از خود گذشته است هرزه در پس آن نتوان شتافت - آن را [که] موی سر سترد حجام نگویند، مگر در عرف عام گرفته اند که اجماع جمهور را مسلم توان داشت - درباره سر تراش چه فرمان است ؟ حجام مسکین موی سر می سترد و نه سر می تراشد - سر تراش صفت جلاد میتواند شد نه صفت حجام - در عبارت بلغا نیز یک دو جا دیده ام که سر تراش ترجمه

مزین آورده اند و این غرایب تمام دارد - کوئی موی را
فرو گذاشته اند و از سر موی سر مراد داشته اند -

بهر حال حجام را بمعنی گرا مسلم داشتیم و آن را سر تراش
گفتن نیز جایز پنداشتیم - حجام و سر تراش و مزین و
گرا یکی باشد - این هر چهار اسم مطابق پیشه و حرفت
است - آینه داری خود منصب و خدمت است - حاشا که
حجام را آینه دار و آئینه دار را حجام توان گفت منصب
را به پیشه چه نسبت ؟

برهان قاطع : ابدام - با دال ابجد بر وزن بدنام،
بمعنی جسم است که در مقابل جوهر باشد -

قاطع برهان : ابدام بمعنی جسم اگر باشد، گو باش -
جوهر مقابل جسم چگونه تواند بود ؟ آری تقابل جسم
با روح است و تقابل عرض با جوهر - قطع نظر ازین
تفرقه ابدام بمعنی جسم چه معنی دارد ؟ ابدام یا ابدان
است که در عربی جمع بدن است یا همان اندام است
بنون که لغت فارسی است -

برهان قاطع : ات - بفتح اول و سکون ثانی، ضمیر
مخاطب است بمعنی تو - چنانکه گویند خانه ات و
کاشانه ات یعنی خانه تو و کاشانه تو -

قاطع برهان : تاب ضبط نماند - بی ادبی میکنم و میگویم که این مرد دکنی که جامع این دفتر است نه چشم دارد تا به بیند و نه دل دارد تا بداند، که ضمیر مخاطب تنها تای قرشت است نه ات، مثلاً غلامت و نامت یا دلت و محملات و این چنین الفاظ بیش از آنست که در شمار آید - درین همه الفاظ از ضمیر مخاطب که موافق قاعده دکنی است الف کجا رفت - اگر آخر کلمه مبینی بر حروف دیگر است حرف آخر را به تای قرشت میدوزند - های اصلی چنانکه در کلاه و سپاه و رزه و گره است نیز این حال دارد، خاص از بهرهای آنها حرکت که در خانه و کاشانه و چشمه و غمزه است همزه می آورند - و آنرا بتای ضمیر مخاطب میزنند تا بدیدم آید که های آنها حرکت را وجود اعتباریست نه وجود حقیقی - لاجرم جز بولطافت همزه بحرف دیگر نمی تواند پیوست -

برهان قاطع : ائیش - بنتج اول و کسرثانی و سکون تحتانی و زای فارسی، دوائیست که آن را بوی مادران خوانند - چون آنرا در خانه بگسترانند جمیع جانوران موفی بگریزند - و شراره آتش را نیز گفته اند -

برهان قاطع : در معنی سخن آنگاه کنم که لفظ را

فهمیده باشم نبودن ثای مثله در فارسی و نیامدن ژای
 مثله در عربی از مهر فیروز روشن تر است - دکنی لفظ
 اکدشی از کجا آورد؟ آدم نیست اسپ نیست که پدرش
 از قوم دیگر باشد و مادرش از قوم دیگر - اثیر بخی
 مثله و رای بی نقطه بر وزن اسیر در عربی اسم کره ناراست -
 زای مثله در پائین آن سیوختن و شراره آتش نام نهادن
 زهی خردمندی و خهی لفظ پیوتندی - چون به فرهنگ‌های
 دگر روی آوردم در شرفنامه دیدم که در بحث زای
 فارسی ژاپیز، به زای نخستین فارسی و زای آخر تازی
 به معنی شراره آتش می‌تویسد و می‌تویسد که بوی مادران
 را نیز گویند - این نیک مرد بیدرد زای فارسی
 را چون بوی از سر لفظ مترد و هر سه نقطه را از تحت
 بای فارسی بفراز برد تا ثای بخند رخ نمود - لغتی، که
 آن را نه عجمی توان فهمید و نه عربی، مانند خشی که
 نه زن است و نه مرد، پرده از رخ کشود -

تذیبه: لفظ ارج را بمعنی قدر و قیمت نوشت و حد
 و اندازه بر آن افزود و باز بمعنی سراخی که در ترکیش
 تو گویند مسلم داشت - و سپس بمعنی کرگدن نگاشت -
 و در خاتمه عبارت این فقره آورد که بمعنی قیمت و بها

وارزش هم هست - من میگویم که قیمت خود همان لفظ است که اول نوشت و بها مرادف آن است و ارزش نیز هم چنین و حد و اندازه از حد و اندازه خارج - یا رب این فرهنگ است یا بساط حقه باز که همان مهره چند را بشمار مختلف در حقه نهان میکند و بردن می آرد - اصل اینست که ارز صیغه امر است از ارزیدن و مثل سوز و ساز افاده معنی مصدري میکند و چون ما بعد آن شین نقطه دارد آرتد معنی حاصل مصدر میدهد، چون سوزش و سازش - و ارج بدل ارزست و ارجمند مرکب از ارج و مند چون دردمند -

برهان قاطع : ارتنگ - بر وزن فرهنگ، نگارخانه مانی نقاش باشد - و نام بتخانه چین هم هست - و نام کتابیست که اشکال مانوی تمام در آن نقش است و بعضی این لغت را بجای حرف ثالث ثای مثله آورده اند -

قاطع برهان : مگر نگارخانه مانی دیگر است و کتابی که اشکال مانوی در آن نقش است دیگر - لازم بدین حسن بیان - باز در فصل دیگر همین لغت را ارتنگ به ثای بحث آورد و باز در فصل دیگر ارجنگ بجیم جنون نوشت و باز در فصل دگر ارتنگ به ژای ژاژ نگاشت

و باز در فصل دگر ارسنگ به سین سودا رقم زد و باز
 در فصل دگر ارغنگ بعین جعد سرود - لا حول ولا قوة
 الا بالله العلیّ العظیم - ارتنگ بمعنی مرقع تصویر است
 مطلق، مگر چون آن را بسوی مانی مضاف گردانند ارتنگ
 مانی و ارتنگ مانوی خوانند یکسره کاف فارسی - دیگر
 ارژنگ و ارچنگ و ارسنگ و ارژنگ این هر چهار لفظ
 را وجود خارجی نیست - هان ارژنگ بزای فارسی اسم است
 سه مسمی دارد که هر سه در ازمنه مختلفه سمی یکدیگر
 بوده اند - نخست دیوی که رستم آنرا کشت، دوم گردی
 که طوس آن را کشت، سه دیگر نقاشی که همچون
 مانی و بهزاد درین فن صاحب دستگاه و نام آور بود -
 چنانکه مولانا نظامی گنجوی علیه الرحمة در شیرین و خسرو
 از زبان شیرین فرماید :

به قصر دولتم مانی و ارژنگ

طراز سحر می بستند بر سنگ

و این شعر بر صفت ذوقافیتین مشتعل است -

برهان قاطع : اسا - بر وزن رسا، خمیازه و

دهان دره باشد، و آن به سبب [خواب یا] خمار یا کاهلی

بهمرسد - و بمعنی شیه و نظیر و مانند هم آمده است -

قاطع برهان : در بحث الف ممدوده نیز این لغت را به بند آورده است و بدین گونه تعریف کرده است که آسودن و آسودگی و آسایش و آساینده را نیز گویند و امر بدین معنی هم هست یعنی بیاسا و آسوده شو :

دل میروود ز دستم صاحب‌دلان خدا را

آسا که صیغه امر است از آسودن بمعنی مصدری کجا متعمل است که آسودن و آسودگی و آسایش را گویند - و تنها صیغه امر افتاده معنی فاعلیت کجا میکند که بمعنی آساینده نیز آورد و بمعنی امر توضیح میکند - یعنی بیاسا این خود همان آساست که بای زائده در اول آن افزوده اند - این ایراد را پیش ازین در چند جا باز نموده ایم - اینک از تنگی حوصله ضبط دیگر ره درینجا باد پیموده ایم - بیننده نداند که از شرح غافل در افاشه قاصر بوده ایم - گوش دارند تا هوش افزاید - دانسته باشند که آسا صیغه امر است از آسودن - در یابند که آسا بالف ممدوده لغتی جامد غیر منصرف نیز هست بمعنی مثل و مانند و بمعنی باسیک و دهان دره که آنرا در عربی فازه و در هندی جمائی

گویند اما همان به الف ممدوده نه بالف مقصوره اسا - اگر
گویند اسا مخفف آسا خواهد بود، گوئیم مسموع نیست -
و این بدان ماند که گویند دوار مخفف دیوار است و دوانه
مخفف دیوانه - هان اسا بمعنی مانند توجیهی دارد، یعنی
ایسا بدین معنی لغت هندی است و چون باین تکشمر حرف زنند
گویند ذکر بی ربطی الفاظ پیشکش این مرد، که در
ژار خانی همتای ندارد، می لاید که بمعنی دهان دره هم
هست که خمیازه باشد - دهان دره و خمیازه چگونه یکی
تواند بود؟ خمیازه چیزیست که آن را در آرد و
انگیزائی گویند و دهان دره و آسا همان فازه است
که بهندی جمائی گویند و در عربی تشاؤب و تمطی خوانند -
هنکام آمد تب این هر دو حالت یعنی فازه و خمیازه باهم
روی میدهد، بلکه فراشا، بر وزن تماشا، که قشعریره عربی
آنست نیز هر آئینه معیت وقت موجب اتحاد اسم نمی
تواند بود -

برهان قاطع : استر - بر وزن کفر، از دواب
مشهور است - گویند این تصرف [را] فرعون کرده است -
و استر و بطانه جامه را نیز گویند -

قاطع برهان : آری فرعون در استر تصرف کرد و
این دکنی در اعراب - حاشا که نام دایه مشهور است،
بفتحین باشد - آن استر است، بهر دو ضمه بر وزن بر در

و ستر مخفف آن و ستور مزید علییه، چنانکه سعدی راست :

قطعه :

آن شنیدستی که وقتی تاجری
در بیابانی برفتاد از ستور
گفت چشم تنگ دنیا دار را
یا قناعت پر کند یا خاک گور

اما مقابل ابره، آستر بائف محدود، چنانکه هم سعدی
فرماید :

قبا داشی هر دو رو آستر

استر مخفف آن اگر باشد گو باش - در فصل دگر زن عقیقه
را نیز استردن بر وزن چشمک زن نوشت - حال آنکه آن نیز
استردن است، بهمزۀ مضموم و تایی تحتانی مضموم -

تنبیه : استخر در بحث الف مقصوره با سین مستوره،
بمعنی آبگیر آوزد و راست گفت - باز در بحث همزه، هر جا
که مطابق قاعده مقررۀ خودش حرف ثالث طای خطیست،
استخر بطای خطی نوشت - همانا نفس مطمئنه ندارد و نبودن
طای خطی در زبان پهلوی دروغ می پندارد - در
برهان قاطع که به عهد لارڈ بنشنگ در کلکته به تصحیح
حکیم عبدالمجید و مولوی بدیع الدین و مولوی عبداللہ
و چار فاضل دیگر مطبوع شده است، آخر صفحہ ۷۵ این

هفت دانشمند از طرفی جامع برهان ستود آمده، حاشیه
 نوشته اند و من آن را لفظ پس از لفظ هو هو می نویسم؛
 "اما اسطرخر به سین و طا در کتب متعارفه فارسی و عربی
 بنظر رسیده ظاهراً از مخترعات صاحب برهان باشد، چنانکه از
 عادت اوست - والله اعلم بالصواب - غالب گوید لفظ تراشی
 و ناآگهی دکنی به اتفاق رای هفت فاضل ثابت است -
 من از راه خشم به درستی بنویسم و اینان از روی
 حلم به درستی نوشته اند - آه از مرزا رحیم بیگ که
 در ساطع برهان، این هفت فاضل جلیل القدر را
 کارپردازان مطیع نام نهاده اند - من هیچ نمی گویم اما
 سعدی را چکنم که میگوید :

سنگ بد گوهر اگر کس زوین شکند
 قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود

تنبیه : اسپمپد خوره و سپمپد خوره هر دو بواو
 معدوله بنویسد و معنی نفس ناطقه نشان میدهد - کیست
 تا ایشمه جا نا درست را بفهماند که چون آئین سواری

maablib.com

۱ - "ساطع برهان" تألیف میرزا رحیم بیگ میرتهی متخلص
 برحیم، مؤلف سال ۱۲۷۶ قمری، و آن در سال ۱۲۸۲ قمری
 در مطبع هاشمی، میرته چاپ شده - آن هم ردی است بر "قاطع
 برهان" غالب -

لمیداند در میدان لغات فارسی فرس ندواند - دریتجا همین قدر بستندست که اسپهبد خره بی واو صحیح است و بو او معدوله غلط بلکه قبیح - تفصیل بعد ازین خواهد آمد، انشاء الله العلی العظیم -

تنبیه : آسیاه، بفتح اول، بمعنی سیاه میفرماید و ژاژ میخاید - گرفتم که سیا مخفف سیاهست، الف وصل چرا افزودند؟ کستن های هوز تخفیف است و افزودن الف وصل تکلیفست - اگر این تکلف و تکلیف نیز گوارا کنیم، پرسیدن عیب نیست الف وصل که در حرکت بیرو مابعد خود است فتحه از کجا یافت؟ می بایست کسره سرین بوی می سپردند و معینا های هوز نمی کستند - و آسیاه بر وزن اکراه میگفتند -

تنبیه : در بحث الف با تالی قرشت ات، بفتح همزه ضمیر مخاطب قرار داده بود - اینک در بحث الف با شین نقطه دار اش بمعنی ضمیر واحد غائب آورد و جواب همانست که نیسته شد - اما ناظرین این اوراق را فرا یاد باشد، که این خطای دوم است، از صاحب برهان قاطع در تخطیه حیثت یک لفظ -

تنبیه : اشگرف، بفتح همزه و کف فارسی، بمعنی نیکو و خوش آینده میگوید و بکسر همزه بمعنی سطر و گنده و قوی سی سراید و بمعنی شان و شوکت نیز میفرماید - یا رب

درین پنج معنی تفرقه کسره و فتحه از کجا پیدا کرد - از اشگرف معنی سطر و کنده و قوی چون فرا گرفت؟ لغت اصلی شگرفت، بشین مستقوطة مکسوره و بعد از پیوستن الف وصل اشگرف بکسره الف صورت می پذیرد - الف مفتوح دروغ و معنی سطر و کنده و قوی تهمت محض - شگرف، بسین مکسور، و اشگرف، بهمزة مکسور، بمعنی نادر و عجیب است و صفت خوبی و ندرت می افتد - چنانکه فتح شگرف و شان شگرف و شوکت شگرف -

تنبیه : افزار را بمعنی کفش آورد - همانا راه بجایی نخواهد برد - تنها افزار همانست که در عرف هند اوزار گویند، بمعنی آله که جمع آن آلات است - هان پا افزار اسم کفش است، یعنی آله پا، چنانکه یاجانه اسم شلوار است یعنی جامه پا - تنها جامه اسم شلوار و مجرد افزار اسم کفش چون تواند بود؟

برهان قاطع : افشار - با شین نقطه دار بر وزن دستاو، بمعنی انشردن باشد، یعنی آب از چیزی بزور دست گرفتن - و ریزنده و ریختن بی دری را نیز گویند - و بمعنی خلانیدن هم آمده است - و امر بدین معنی نیز هست یعنی بخالان و بیفشار و بریز - و بمعنی مدد و معاون و شریک و رفیق نیز گفته اند همچو دزد افشار - و نام طائفه ای هم هست از ترکان -

قاطع برهان : صیغه امر را بمعنی مصدر و فاعل آوردن و ابابان کار بسوی معنی امر ایما کردن سکنه اوست، آنرا تا کجا گویم - آنچه از گفتن آن گزیر نیست اینست که افشردن و فشردن بمعنی ریختن و خلانیدن زینهار نیست - و بیش از سه معنی ندارد : یکی از جامه نمناک یا از میوه تازه آب گرفتن، هندی آن نیچورنا - دوم بزور و در آغوش گرفتن یا بشکنجه کشیدن، هندی آن بهیچنا - سه دیگر چون با قدم یا با پای استعمال کنند معنی استوار کردن دهد، هندی آن گاژنا - این شوریده مغز ازین دو معنی صحیح یعنی در کنار گرفتن و استوار کردن قطع نظر کرد و دو معنی غریب یعنی ریختن و خلانیدن آورد - هر آئینه موافق مذهب وی فشار قبر که ترجمه ضغطه است شمل افتاد - این مغلطه ها با آنکه آسان نیست آسان گرفتیم - افشار راجز صیغه امر لغتی دیگر بمعنی مدد و معاون و شریک و رفیق از کده آسوخت و این را که گمراه کرد که دزد افشار سنده آورد؟ حاشا که افشار بمعنی مددگار باشد، دزد افشار کسی را گویند که دزد را با مال بگیرد و چیزی از وی بزور بستاند و بگزارد - و این لفظ مرکب است از دزد و افشار که صیغه امر است از افشردن، بمعنی افشردن دزد، ترجمه آن در هندی چور کا نیچور لے والا - یعنی چنانکه به پیچ و تاب دادن از جامه نمناک آب گیرند

هم چنین مال از دزد گرفت - جواب توجیهات نادره
 معاونان خواجه برهان دکنی را که در تصحیح و تسلیم
 برهان قاطع بکار میبردند بمشاهده لطایف غیبی که جامع
 آن سیف الحق میان داد خان سیاح اورنگ آبادی،
 رفیق نواب میر غلام بابا خان سورتی است، حواله میکنم -
 و اینکه نام طائفه از ترکان میفرماید نیز هرزه میلاید -
 افشار نام قومی است از مغول ایرانیه قجر مثلها -

تنبیه : آل - بضم اول، بمعنی او نشان میدهد و
 اسکندر را مخفف آلساندر یا معرب آلساندر را
 میگویند - ما میگوئیم که آلساندر اصل لغت و مخفف یا
 معرب آن اسکندر خبط و آل بمعنی او محل قایل -

تنبیه : الفاختن و الفختن و الفخت و الفخته و الفندن
 و الفنده سه مصدر و دو مفعول و یکی ماضی از یک لفظ شش
 لغت تراشید و هر شش لغت غلط - از انجمله الفاختن
 بر وزن افراختن و الفندن و الفنده این سه لفظ را در خارج
 وجود نیست - الفختن مصدر و الفخت ماضی و الفخته
 مفعول این هر سه لغت موجود است، در معنی مرادف
 اندوختن و اندوخت و اندوخته، اما بقای مضموم بوزن افشردن
 و افشرد و افشرده، نه بقای مفتوح بر وزن افگندن و افگند

و افکنده -

تنبیه : ام یعنی همزه مفتوح و میم را ضمیر متکلم گفت و این خطای سوم است و مثل هندی مشهور اینجا صادق -

تنبیه : انباردن و انبارده و انباشتن و انباشت خرد را کالیوه میکند که انباردن را با صیغه مفعول ذکر کرد و ماضی را گذاشت - و انباشتن را با صیغه ماضی نگاشت و درین بحث علم مفعولیت نیغراشت، مگر انباردن ماضی و انباشتن مفعول نداشت - از همه عجب تر آنکه پیش از همه انباردگی بمعنی انباشتی آورد و اینقدر نفهمید که تا انباشته وجود انباشتی که نظیر انباردگی آورده است از کجا صورت گیرد - ما میگوئیم که انباشتن مصدر اصلی است و انبارد مضارع و انبار امر - و انباردن وجود از خود ندارد، مگر اینکه مصدری از مضارع بر آرند و آن موافق ضابطه انباریدن خواهد بود و انباردن مخفف آن - و انباردگی از عهد فردوسی تا ایندم در کلام اهل زبان نیامده - نهفته همانند که بعد از صیغه مفعول پای جتنای می آورند، و های آنبای حرکت را که در صیغه مفعول است به کاف پارسی بدل میکنند و معنی مصدری از آن فرا میگیرند - لیکن این حکم کلیه نیست، باشد که اکثریه باشد چنانکه مانندی و رفتگی و گویند و گفتگی و آمدگی و آوردگی نگویند -

نگویند - استادگی و افتادگی گویند و نهادگی و دادگی
نگویند -

تنبیه : انبوذن - بذال نقطه دار، می نگارد و معنی
آن اصل کائنات و آفرینش می آرد - و از آفریدگار شرم
ندارد - اگر بدال بی نقطه میگنتم، میگفت که صورت
مصدر دارد - اکنون که بذال منقوطة نوشت چگویم که
چیست؟ حقیقت اینست که انبوذن بذال نقطه دار نیست
و بمعنی ماده و اصل کائنات زنهار نیست - اسم جامد نیست،
مصدر است، بدال بی نقطه بر وزن افزودن، بمعنی بهم آوردن
و بیروی هم نهادن :

یاغبانی بنفشه می - انبود

یعنی گشای بنفشه می چید و بیروی می نهاد - صاحب
شرفنامه که فرهنگیست موسوم بدین اسم نخست انبودن
بدال بی نقطه بمعنی چیدن می نویسد و سپس انبوذن بذال
منقوطة بمعنی اصل و آفرینش مع الواو عاطفه می نگارد -
اگر در لغات عربیه بدین معنی آمده باشد هر آینه لغت
عربی الاصل خواهد بود - ما را سخن دران رفته است که
این لغت فارسی نیست -

برهان قاطع : انجلک - بر وزن مردمک، دانه
باشد سیاه شبیه به دانه امرو و مغز سفید دارد و آن را

بخورند - خاصیتش آنست که هر چند فراش خیال
جاروب سبیل بر جل خرسک ریش زند از پوست آن پاک
نتوان کرد -

قاطع برهان : فقره آخر مگر کلام دیوست و آموزگار
این بزرگوار همان دیو پر غریوست - هر گاه خوبی تحقیق
چنان و حسن عبارت چنین باشد مقصود اصلی، که معلوم
کردن مجهولاتست از برهان قاطع چگونه حاصل توان
کرد؟ در برهان قاطع مطبوعه که ذکر آن در تنبیه
متعلق بذکر اسطرخر گذشت علمای صدر پائین ص ۷۷ رقم
می فرمایند که "از لفظ فراش خیال الی آخر ترجمه لغت
بی معنی و مخبط است، قتم -

برهان قاطع : انجم روز - بکسر میم، کنایه از
آفتاب عالمتاب است -

قاطع برهان : ستاره روز و اختر روز شنیده ایم،
انجم روز اسم آفتاب کس شنیده باشد - اگر هم چنین تازی
با پهلوی آمیختن داشت نجم روز می نگاشت نه انجم
روز که انجم صیغه جمعست و آفتاب مفرد -

تنبیه : انداء، انداوه اندایش، اندایشگر، اندایه،
اندود، شش لغت از مشتقات جدا جدا در شش فصل آورد -

و پس از همه اندودن را که مصدر است در فصل هفتم
 نام برد - مشتقات اول سرودن و سیی مظهر مصدر بودن
 ازان بر راه بوده باشد، که آن دیو که رهنمای اوست
 در سویدای دلش افکنده باشد، که هستی آدم زاد پیش
 از وجود آدم است و وجود آدم از بنی آدم مؤخر - اگر
 گویند که این تقدیم و تاخیر از بهر رعایت لفظ سوم و
 چهارمست، گویم که آن لزوم مالا یلزمست و تقدیم مصدر
 بر مشتقات لازم بل الزم -

تذیبه : انگسبه - بفتح اول و ثالث و سکون ثانی
 و سین بی نقطه و فتح بای ابجد، بمعنی برزگر سامان خداوند
 و جا همند در یک فصل می نویسد و در فصل دیگر انگشته
 بر وزن خرپشته، هم بدین معنی رقم می زند - چون میدان
 تصحیف خوانی فراخست کاش از بوم دکن دگری بر خیزد
 و گوید که صحیح ایکسبه است، بالف مکسور و بای مجهول
 و کاف عربی مضموم بر وزن بی خصیه -

تذیبه : در قاطع برهان منطبعه اودر ا سکون ثالث،
 مرقوم است و حرف ثالث همان دال ابجد است که برای

۱ - اودر - بفتح اول و سکون ثانی و کسر ثالث و رای
 بی نقطه ساکن، برادر پدر باشد که بعربی عم گویند (برهان قاطع
 باهتمام دکتر محمد معین) -

قرشت می پیولدد - و چون آن را ساکن گفت گویی اجتماع
ساکنین روا داشت - اگر سهو کپی نگار نیست وای بر جان
جامع لغات -

تذیبه : اورند - بر وزن سوگند، باوجود معنی دیگر
می نویسند که رودخانه عظیم و بزرگ را نیز گویند،
مطلقاً همچو رود نیل و دجله بغداد و امثال آنها، و بمعنی
دریا هم بنظر آمده است که بحر عربی بحر خوانند - تفصیل
و تحقیق این لغت در شرح لغت آروند نوشتیم - این جا
همین قدر می برسیم که مگر رودخانه دیگرست و بحر
و دریا دیگر؟ رود نیل و دجله بغداد را بحر و دریا نتوان
گفت یا بحر دیگر و دریای دیگر را رودخانه نام نتوان
تباد - آیا بگیتی کار دیگر نبود که این بزرگ را هوای
فرهنگ نگاری در سر پیچید - حقیقت جو هر لفظ بدین
گونه خاطر نشان خویش توان کرد که اورند قلب
اروند ست که بفتح نخستین و سومین می آید و رای قرشت
به لام مبدل میگردد - و چنانکه پیش از این نوشتیم استعاره
فر و شوکت و وقار و عظمت نیز دارد -

برهان قاطع : اوستاد - بر وزن نوش باد، داننده
و آموزاننده علمی و عملی بود از امور جزوی و کلی -

قاطع برهان : لفظ اوستاد نظر بکمال شهرت بذاکر
هم احتیاج نداشت، چه جای آن که هموزن آن باید آورد -
و آنکه هموزن بدان خوبی که گروهها گروه مردم از عوام
مثل آهنگر و زرگر و جولاهه و بوریا باف و تغمه سرایان
و رقاصان و اطفال ایجد خوان، تا کجا گویم، جز معدودی
چند از بیابانیان و کوهستانیان همه دانند، که اوستاد
اسم کیست و بسیاری ازیشان ندانند که توش باد چیست -

برهان قاطع : اویژه - بازای فارسی بر وزن همیشه،
خلاصه و خاصه و پاک و پاکیزه را گویند و شراب انگوری
را نیز گفته اند و باین معنی بازای هوز هم هست -

قاطع برهان : اویژه، بازای هوز، هرگز نیست
و نه اسم شراب است و نه صفت شراب - دیگر اویژه
گفتن و پاک و پاکیزه مراد داشتن بدان ماند که بول
گویند و کلاب خواهند - تفصیل بطریق اجمال آنکه ویژه
لفظ فارسی قدیم است بمعنی پاک و پاکیزه و بجای خصوصاً
و علی الخصوص نیز مستعمل شود - هم چنین پارسیان را
الفیست، جز الف وصل، که افاده معنی نفی کند، چنانکه
جنبان بمعنی متحرک و اجنبان بمعنی ساکن و اجفت بمعنی
طاق آرند - و خواستی را ترجمه ارادی و خواستی را

ترجمه غیر ارادی داند - و این الف در حرکت پیرو حرف
 مابعد خود نباشد و پیوسته مفتوح بود - لاجرم
 چنانکه ویژه پاک را گویند، اویژه ناپاک را گویند که
 بیچاره بگمان الف وصل پیش پا خورد و اویژه را چون
 اشتر و شتر همان ویژه گمان کرد - و بدین رقص الجمل
 پس گردان خود را از راه برد - لغت اگر تنها بهر دانستن
 است و بس هر آئینه می پرسم که مگر غلط دانستن
 مذموم نیست؟ و اگر برای آست که در نظم و نثر بکار
 رود بجای پاک ناپاک چنان توان نوشت، و از نجس معنی
 طاهر و از اویژه مفهوم ویژه چون توان گرفت؟ یاران
 باور کنند و اگر تعصب ورزند بلا تشبیهی گویند پذیرفتن
 قول صاحب برهان قاطع پرستیدن گوساله و انکار من
 بسع هارون از آن کردار مائده و آزدن قوم از من همان
 معامله بنی اسرائیل است با هارون -

برهان قاطع : ایثار بخش - با ثای مشله و خای
 نقطه دار بر وزن بیمار نقش، هوشدگ بسر سیامک را
 گویند -

برهان قاطع : هم وزن مهمل و لغو، کاش بجای
 بیمار نقش دینار بخش یا دیدار بخش می گفت - قطع نظر

ازین خبط ایشاربخش اسم هوشنگ چگونه تواند بود؟
 درآن روزگار و در آن مردم نای شده کجا بود - قطع
 نظر ازین هم ایشاربخش چه معنی دارد؟ گرفتم که دران
 عهد نیز ایشار بمعنی بخشش مستعمل بود، بخشش را معنی
 چیست؟ بخشی در ترکی بمعنی نیک می آید و پیشدادیان
 که هوشنگ نیز از آنانست نه عربی میدانستند نه ترکی -
 سیامک که پادشاه بود و بقول ساسان پنجم که مترجم
 دساتیر است پیمبر نامور نامه‌آور نیز بوده است - در
 تسمیه پسر خود طرفه رنگ آمیزی بکار برد - یک لفظ از
 ترکی گرفت و یای تحتانی ازان بر انداخت و ماقبل وی
 لفظ عربی آورد - و بخشش نیک معنی این لفظ مرکب
 اندیشید، لا حول و لا قوة الا بالله -

تنبیه : در بحث همزه با تحتانی ایر، بالف مفتوح
 به تحتانی زده، آلت تناسلی را میگوید - و در بحث همزه
 با بای موحده ایر، بفتحین، که ترجمه علی و مزید علیه
 بر مشهورست، نیز نام آلت تناسلی می‌گیرد - گویی هر جا
 همین عضو را می‌بیند -

قاطع برهان : باختر با تای قرشت بر وزن کاشغر،
 مغرب را گویند - و بمعنی مشرق هم آمده است -

برهان قاطع : باخترا را از اعداد شمردن و بمعنی
مشرق نیز گمان بردن علت غائی وضع لفظ را که حصول
علم و یقین است از میان برد - مثلاً در کتابی دیدیم که
فلان ده باخترا سوی فلان شهرست - حال آنکه ما آن شهر
و آن ده را ندیده‌ایم چگونه دانیم که کدام سوست؟ یا
آنکه ما بشکار می‌رویم و یکی ما را آگهی داد که باخترا
سوی فلان موضع، زیر درختی، ازدهای خفته است و
آدم و چاروا را از دور بدم در می‌کشد - ما که از روی
برهان قاطع باخترا را به معنی مشرق نیز مسلم داشته‌ایم
خود را از رفتن کدام جانب نگه داریم؟ فی، فی، خاور بمعنی
مشرقست و باخترا بمعنی مغرب و قول دکنی مردود -
جامع لطایف غیبی درین باره سخنهاى محققانه آورده است -
هر که خواهد آن را بنگرد، اما انصاف ورزد نه
تعصب -

برهان قاطع : باد پیران - به تشدید رای قرشت،
بمعنی باد پیر است و آن شخصی باشد که پیوسته از خود
گوید -

قاطع برهان : کیست تا مرا بفهماند که باد پر لغت
کدامین کشور است و این نیز بگوید که پیوسته از خود

گفتن چه معنی دارد؟ و مردم از خود هم می گویند و از دیگران هم میگویند - بعد از تأمل بسیار چنان در دل فرود آمد که از خود گفتن لاف و کزاف و خود نمائی و خود ستائی باشد - و این خود معنی بادپران نیست - بادپران در معنی مرادف باد خوان و باد فروشی است - یعنی مردم ستای و خوشامد گوی - فرق درین سه لفظ جز این قدر نیست که باد خوان و باد فروش آن را خوانند که ستایش و خوشامد پیشه خویش کند و جز این هنری نداشته باشد، و آن را در هندی بهات گویند - و بادپران آن را نامند که ستایش آئین وی باشد نه پیشه، چنانکه ندریمان امیران را ستایند - و تشدید رای مهمله درین لفظ نه ضروریست نه ممنوع بلکه به تخفیف افصح است، ظهوری فرماید :

فرد :

در کوی تو پرواز کنان بلبل و قمری
گل بادپران، سرو هوادار ندارد

تنبيه : دوستان را اگر جگر تشنگی تحقیق است، هر لفظ که از برهان قاطع درین تنبيه نشان میدهم، در بیانهای صاحب برهان قاطع بنگرند - سپس بسراپای گفتار من گذرند - در بحث بای موحده با بای فارسی طرفه دراز نفسی

و بلهوسی بکار برد، و شش لغت از شش جهت گرد آورد:

بیای، پیریشد، پیساویدن، پیسودان، پیسودن، بیگن -

ازانجمله لفظ چهارم که پیسودانست، و جامع لغات آن را بر وزن دل سوزان نوشته، کلام جنات است - بر زبان هیچ آدم زاد نه گزشته باشد - بیای صیغه امرست از پائیدن باضافه بای زائده - همه کسی داند که بای زائده از اجزای اصلی صیغه امر نیست - پیریشد صیغه مضارع است از پریشیدن و پریشیدن خود مصدر اصلی حقیقی نیست - از بهر ضرورت یا برای تفتن پریشان را، که اسم جامدست، متصرف ساخته اند -

اول این مصدر باید ساخت تا پیریشد مضارع حاصل آید -

آنکه بای زائده باید افزود تا این خانه خراب لغت وجود پذیرد - پیساویدن همان زبان کوه قاف و گفتار سکنه آن اطراف است - آری پیسودن پیسودن است باضافه بای زائده -

و آوردن بای زائده در مصادر مسموع نیست بلکه ممنوعست -

بیگن مبدل بفگن است که آن صیغه امر است از افگندن، بای موحده زاید است، چنانکه خود موسوم ببای زائد است -

سخن درازی می پذیرد تا حقیقت لفظ در اندیشه جای گیرد -

افگندن، بفتح همزه و فتحه کاف عربی، مصدریست پارسی و آن را اپگندن نیز نویسند و مبدل آن اوگندن است، بلکه اوژندن - نیز چنان که شیرافکن را شیراوژن نویسند - در صورت اول مضارع افگند خواهد آمد و باز

او کند و اپکند و اوژند هر چهار بحر کت اول ثالث - اکنون
 از مجد حسین دکنی می پرسم که این دو لغت غلط یعنی
 پیسودان و پیساویدن از کجا دریوزه کرد و صیغه امر و صیغه
 مضارع لغت مستقل چگونه قرار یافت؟ و باز باضافه بای زائده
 لغتی دیگر چنان هستی بپذیرفت؟ مگر و دیگر است و برو
 دیگر، رود دیگر است و برود دیگر - هان صیغه های ماضی و
 مضارع و امر را باضافه بای موحده می نویسند و بدین
 افزایش دوئی صورت نمی بندد - نوشتن مصدر باضافه بای موحده
 از ائمه فن کلام که روا داشته است؟ دیگر خنده می آید،
 که اگر هم چنین بهر سیرایی فصل بای عربی با بای فارسی
 مضارعی را به افزایش بای موحده بایستی آورد در بند
 ایلاوس یعنی انقباض طبع چرا فرو ماند و پیریشد - چرا از
 دهن فرو ربخت؟ مگر بیزد و بیزد و پیوشد و پیوید
 و پیاید و پیاشد و پیسناد و پیراند مقید مدعای وی نبود؟
 گویند این الفاظ را بسبب شهرت حقیر شمرد - گوئیم از
 آسوده و آشفته آسان تر و مشهور تر نخواهد بود که این
 هر دو مفعول را در بحث الف ممدوده گنجانده است -

تذیبه : نخست در یک فصل، بعد قدری نشخوار،

بتا را، بای موحده مکسوره، بمعنی بگذار نوشت یعنی امر
 از گذاشتن - سپس در فصل دگر بتائیدن، بر وزن گرائیدن
 بمعنی گذاشتن آورد - و گذار و گذاشتن را بگذار و بگذاشتن

نوشت - گوئی بگذار و بگذارستن معنی نداشت - و چون
پدید آمد که این عامی اعمی مصادر را بی شمول بای زائده
نمی نویسد، چگونه دانیم که بای موحده در بتائیدن
اصلی است یا زاید؟ و بتا که صیغه امر است هم ازین مصدر
مشبه ماند که بتاست یا همان - تا درینجا مراد ما نه
آنست که بتائیدن در فارسی بدین معنی نیامده است، اعتراض
بر طرز گزارش است، ورنه در بتائیدن بای موحده
اصلی است -

برهان قاطع : بتکده - بمعنی بتخانه باشد، چه کده
بمعنی خانه هم آمده است -

قاطع برهان : ای خدا بتکده را که نمیداند و اینکه
می لاید که کده بمعنی خانه هم آمده است مگر کده
معانی دیگر نیز دارد -

تنبیه : بختو، بیای موحده مضموم و تای فوقانی مضموم
و بختور باضافه رای قرشت در آخر و بختوه به در آمدن
های هوز بجای رای قرشت و باز بختو یا تون به تغیر
اعراب، بوزن برتو این چهار لفظ را بدین چهار صورت
بمعنی رعد نوشت، و در یک جا پنجم داشت - توفیح رعد
را باضافه برادر برق یاد کرد - و در فصل پنجم بختوه
بیای موحده و تون مضموم و های هوز در آخر بمعنی برق
که بقول خودش خواهر رعد تواند بود آورد - و بفتح

اول و ثالث و رابع هم روا داشت - یعنی بخنوه بر وزن مضحکه - چه مایه خون خورده باشم تا بمشاهده این بی ربطی زبان را از دشتام نگاهداشته باشم - ظریفان جسبه الله چون باظهار صاحب برهان بختو بر وزن برتو نام رعد برادر برق است و برق را که بقول خودش خواهر رعد است بخنوه بر وزن برتو می نامد هر آینه میدانسته باشد که قای فوقانی علامت تائید است و تفرقه و تمیز قاعده عربی و آئین پارسی خود آئین وی نیست - برادر را بخنو نام نهاد و خواهرش را بخنوه - عیارتی که صاحب شرفنامه در معنی این لغت مینویسد بعینه نقل میکنم و هی هذاب: بخنوه - بضم باء، برق و بفتح با و نون، نیز آمده، فتم -

تنبیه - بخش، بخشان، بخشاند، بخشانیدن، بخشی، بخشید، بخشیدن، بخشیده همه بسین ساده، هم بدین تقدیم و تاخیر، هشت لغت در هشت فصل بزبان رفت و سراسر یک صفحه بزبان رفت - تاب آن گجاست که به بحث چگونگی معنی گرایم؟ ناچار از در باز پرس حقیقت الفاظ در می آیم - تمیز جناس میخورد که بخشیدن و بخشیده و بخش فعل لازمی باشد و بخشی از باب مضارع صیغه واحد حاضر باشد و بخشانیدن و بخشاند و بخشان فعل متعدی بود - این مرد بوالعجب بخشی را

لباس معنی مفعولیت پوشانید - همانا چون در هندی زبان
 یای تحتانی علامت تانیث است - و تانیث مفعولیت می‌خواهد -
 بخشی را، که آخر آن مبنی بر یای تحتانی است مفعول
 اندیشید و باقی لازمی و متعدی را درهم آمیخت و طرفه
 معجونی ساخت - و پژمرده و گداخته و چین چین گردیده
 معنی نوشت - تفرقه لازمی مصدر و مضارع و امر خود
 آئین وی نیست - کاش آن جنی، که بوی این لغت می‌آموخت،
 بمن آشنا شود، تا ازو پرسم: که این لغات آفریده سپیدد یو
 است یا بهم آورده ارژنگ دیو؟ و این چین چین
 گردیده چیست و چه معنی دارد؟ نگرندگان این عبارت
 خدا را پس از نگرستن این عبارت گفتار برهان قاطع که
 درباره این الفاظ است نیز نگرید، تا افزایش ذوق روی
 دهد - و وقت نگرستن "چین چین گردیده"، نیز در نظر باشد -
 حقیقت لفظ جز این نیست که پخشیدن، بیای فارسی مفتوح
 و سین مهمله مکسور بر وزن پخشیدن، بمعنی پژمردن
 است، از گرمی باد سموم و تف آتش تیز و پخساندن،
 و پخسانیدن، باضافه تحتانی، متعدی آن - هله! ای جویندگان
 حقیقت و ای جدا کنندگان حق از باطل! بوستی را
 که از تاب آفتاب و تف آتش دژم گردد بر آرژنگ گویند
 که جهری هندی آنست - چین و شکن درین مقام نه

گنجد - آن برای جبین و ابروی و موی و جامه و کاغذ
موضوع است -

برهان قاطع : بخش - بر وزن کفش، حصه و بهره
باشد - و ماهی را نیز گویند که بعری حوت باشد -
بمعنی برج هم هست، خواه برج کبوتر خواه برج قلعه
خواه برج فلک -

قاطع برهان : غالب گوید مگر بخش بر وزن
بخش نبود که کفش آورد - همانا همین را درخور
دانست معینا تنوشت و همی بایست نوشت که صیغه
امراست از بخشیدن - بالجمله بمعنی حصه و بهره مسلم
و بمعنی ماهی سند میخواند و بمعنی برج زینهار نیست -
این نایبنا جای دیده است که فلک را به دوازده بخش
کرده اند و بخش را برج نامند - گمان کرد که بخش
برج را گویند - یا چنین دیده است که بخش به معنی بهره
و برخست و برج فهمیده است - بحیرتم که درین
تصحیف خوانی نرخ را چرا فراموش کرد -

تنبیه : بر پروشان - بوزن پرده پوشان، به معنی امت،
میفرماید - هموزن را بمیزان نظر باید سنجید - بر پروشان
از پرده پوشان در وزن بمقدار یک های هوز کم است -
یکی از معتقدان این کتاب گفت : که قصور کپی نویس است

که بای فارسی را با رای بی نقطه متصل نوشت - اگر بدین صورت بر پهلوشان نوشتی در وزن برابر آمدی - گفتم : یاد دار برسان بمعنی است آمده، اما بی مضاف الیه نیارند، یعنی برسان فلان نبی و آن خود پیدا است که بر بمعنی علی و سان بمعنی طرز و اسلوب است - ضرورت وزن نظم لغت را صورت دیگر نمی تواند بخشید - چنانکه پاداش و بالشت همان پاداش و بالش است و تبدل شین نقطه دار و شین بی نقطه با هم دگر اصلی است محکم - در ضوابط زبان ایران لاجرم بر پروشان همان برسانست به اضافه حرفی چند در وسط و تبدل سین سعنص بشین قرشت -

تذیبه : برخ، بر وزن چرخ، نوشت و در معنی از بهر آن در هم سرشت - چهار مرادف همدیگر و دوی دیگر مرادف یکدیگر - و مخالف آن هر چهار و چهار دگر نه باین شش معنی موافق و نه با همدیگر متحد و مرادف - اما آن چهار مرادف یکدیگر پاره، حصه، بهره، لخت و آن دو مرادف همدگر تالاب و استخر و آن چهار دیگر برق، ماهی، سرشک آتش، شبنم - یارب این برهان است یاهذیان! حاشا که این لفظ ثلاثی تاب تحمل ده معنی تواند آورد - کس گمان نبرد که ده پانزده معنی بهر یک لفظ جایز ندارم - باز را و هم چنین رنگ را معانی بسیارست - کلام در

برخست که بمعنی باره و لختست و برخی به معنی لختی
و باره ای و باقی همه خرافات -

تنبیه : برزکار، برزگر، برزه، برزه کار، برزه گر،
برزگر - این یک لغت را در شش فصل بمعنی مزارع
آورد، حال آنکه برزه و برزگر صحیح است و برزکار
بحکم تیاس گمان جواز دارد - و برزگر محض غلط
و برزه گر بمعنی آفریننده و سازنده مزارع می تواند بود
نه بمعنی مزارع - با آنکه از برز شش شاخ رست، دلش
تیاسود - و در فصل پای موحد به زای هوز برزرا،
بر وزن خرپا، بمعنی کشاورز آورد - به تقدیم زای منقوطه
بر زای بی نقطه تصحیف خوانی نمود - زنهارا هزار زنهارا!
برزه، به تقدیم زای هوز، هیچ بمعنی ندارد - برز، که
قافیه آرز و مرزست، در فارسی بمعنی زراعت آمده است -
برزه و برزگر اسم فاعل زراعت است، چنانکه ناصر خسرو
علوی فرماید :

چو ورزه، به ابکار بیرون رود
یکی نان بگیرد، بزیر بغل

دیگری سراید :

برزگری داشت یکی تازه باغ

در شعر اول ورزه مبدل مئه برزه است و ابکار
 مخفف ابکار و آبکار مقلوب کار آب - حاصل آن که چون
 کشاورز بهر آب دادن کشت از ده بدشت می‌رود نان
 به خود می‌برد - و این از اتفاقات است که بذر، بذال
 نخذ بوزن و صورت نذر، در عربی تخم را گویند و هم ازین
 جاست که دبیران روزگار هر کجا بزرگر دیده اند بزرگر
 نوشته اند - باری اگر مغالطه هم افتاد، افعال روی نداد -
 و این لغت آفرین لغتی دیگر زاد، مثل شعر گاو پلنگ که
 جاقوریست مشهور که در ترکیب بدین هر سه ماند
 و ازین هر سه بیرونست -

تنبیه : بزداثیدن و بزددودن، به اضافه بای عربی،
 مگر فارسی دکن است - ورنه زدودن مصدر اصلیست
 و زدائیدن مصدر مضارعی اما قیاسی نه سماعی -

برهان قاطع : بزله - بفتح اول و لام و سکون
 ثانی، سخنان شیرین و لطیف را گویند -

قاطع برهان : این هیچمدان چنان میداند که بزله
 بدین معنی لغت تازیست و املائی آن بذال نخذ است نه
 بزای هوز - اما چون من محقق لغات عربی نیستم درین
 باب سکوت می‌ورزم تا دانایان چه فرمایند -

برهان قاطع : بسمَل - یکسر اول و میم و سکون
ثانی و لام، هر چیز که آن را ذبح کرده باشند یعنی
سر بریده باشند - و بشمشیر کشته شده را نیز گویند -
و وجه تسمیه اش آنست که در وقت ذبح کردن بسم الله
می گویند و مردم صاحب حلم و بردبار را هم گفته اند -

قاطع برهان : آرزو دارم که جامع برهان قاطع
را شبی در خواب بنگرم تا ببرسم که چیز که آن را ذبح
کرده باشند چه معنی دارد؟ ذبح برای جانداران است، نه
از بهر اشیاء - دیگر آن برسم که ذبح عبارت از گلو بریدن
است، اینکه توضیح ذبح بر بریدن کرده ای چه
معنی دارد؟ باز گویم که بشمشیر کشته شده را بسمَل
گفته ای و وجه تسمیه بسمَل آن قرار داده ای که وقت ذبح
کردن بسم الله گویند، خدا را بنامی که هنگام شمشیر زدن
بسم الله که می گوید و در وقت ذبح جز اهل اسلام
تکبیر که می گوید؟ چون تو خود میگویی که بسمَل
آنها می گویند که حین ذبح بسم الله گویند، لاجرم باید که
هر که بشمشیر کشته شود بسمَل نباشد - و ذبیحه اقوام دگر
جز مسلمین بسمَل نباشد و آنکه جز تیغ به اسلحه دیگر
کشته و خسته شود بسمَل نباشد؟ پس ازین همه پرسش
گویم که ای بی خرد، لفظ بسمَل مخترع فقههای اهل اسلام
نیست که بهر این معنی خاص وضع کرده باشند - لغتیست

باستانی و لفظی است قدیم، چنانکه خرد گواه است که وضع لفظ بسمل پیش از ظهور جلوه بسم الله است - لا جرم پارسیان از عهد کیومرث تا عصر یزدجرد، چون رسم ذبح و گفتن بسم الله نبود، چناندار خسته و گویبریده را چه میگفته باشند؟ اگر گوید بسمل لفظ مستحدث است، گوئیم: مسلم، لیکن قرار دهندگان و لفظ آفرینندگان را هرگز این وجه تسمیه در ضمیر نگزیده باشد - چون این حکایت انجام پذیر شود برسم، که از عصر رودگی و فردوسی تا آن زمانه که تو در آن بوده ای، بسمل بمعنی مردم صاحب حلم و بردبار در کلام کدام سخنور دیده ای؟ طوبی لک ای دکنی گردن زدنی! طرفه طالع قوی با خویش آورده ای که زیرکان هند گفتار ترا مسلم می دارند و سند می شمارند - مولوی نجف علی قاضی زاده جهجری در دافع هذیان همدین بحث جامع محرق قاطع را نظر به گفتارهای بی معنی وی از دائره آدمیت برون رانده است، چنانکه صاحب نظران بمشاهده آن عبارت نشاط خواهند ورزید - دافع هذیان رساله ایست موجز، تالیف حضرت مولوی معنوی مدوح -

تنبیه: بسیج، بسیجد، بسیجند، بسیجیدن، بسیجیده، پنج لغت از یک ماده آوردن خوی اوست، اما ازین مغلطه

آکهی دادن نیکو است که این بحث سراسر بحیم فارسی است
نه بحیم عربی -

تنبیه : بشکوفه بافزایش بای موحد می طراز
و میگوید که بد معنی شکوفه و بهار درخت - سبحان الله
کار از افعال گذشت - در اسما نیز بای موحد شامل گشت -
شکوفه را بشکوفه سرودن معرف دیوانگی خویش بود است -
فردوسی جائیکه سرزاده اسفندیار یا رستم گرد هم
سخن است از زبان خسرو زاده میگوید :

فرستم	ترا	سوی	زابستان
بهنگام		اشکوفه	گستان

همان شکوفه است، نه لغتی دیگر - بحسب ضرورت شعر
شکوفه را بافزایش الف وصل اشکوفه نوشت، چون استم
و اشکم که ستم و شکم است - حاشا که فردوسی شکوفه
را بشکوفه گوید - و کاتبان قافله در قافله غلط رفتند تا
در نظم فردوسی هم چنان ماند -

تنبیه : بشنره - بضم اول و فتح زای فارسی، یعنی
چنگالی می نویسد و باز میفرماید که بفتح اول و زای
هوز بر وزن مضمضه هم آمده است -

او خویشتن گشت کرا رهبری کدد

قطع نظر از ناسشخص بودن اعراب، چنگالی مالیده را گویند -
 ملیده مخفف آنست، و همین شهرت دارد - پشنزه لغتیست
 غریب و معینا اعراب مجهول، هرآئینه در حقیقت لفظ کلام
 نمی توانم کرد -

تنبیه : بوشاسپ و بوشپاس به معنی خواب آورد
 و رای صواب آورد - کاش این نیز اندیشیده باشد که دو
 لغت نیست، یک لغت است، که بصنعت قلب دو صورت
 پذیرفته است، مانند پلارک و پرالک و کنار و کران
 و نیام و میان - ما را سخن درانست که در فصل کاف
 عربی مع الواو گوشاسپ بیای موحده آورد و کابوس
 و احتلام دو معنی دیگر افزود - و در فصل کاف فارسی
 مع الواو مکرر نکاشت - و آخر لغت را معنی بر بای فارسی
 داشت - تا اینجا که می نگارد از کجا می آرد - سخن
 اینست که بوشاسپ و بوشپاس قلب همدگر و در معنی
 ترجمه رویاست - گوشاسپ و گوشاسپ هذیان و بمعنی
 کابوس غلط و بمعنی احتلام و سوسه شیطان -

تنبیه : در پایان صفحه یک صد و چهل و دوم در
 بیان موحده با واو بوزیدان را بوزن خوری خان می نویسد -
 هر آئینه معنی خوری خان از کد پرسیده شود مگر نام
 یکی از اجداد امجاد مولانا برهان الدین بوده باشد -

تنبیه : دیده و ران جسبه^۱ لله فصل بای موحده مع الیای
تحتانی را نگرید - بی آب و بی بها و بیباک و بی بهره
و بی بی و بیجوهر و بی خویش و بی خویشان و
بیداد و بیست و بیم و بیمار و بینا و بینائی و بیننده
و بی نمک و بیوه و بیهمده و بیهموده این نوزده
لفظ مشهوره را که زبان زد خاص و عوام است نوزده
لغت قرار داد - و بیاغاریدن و بیاغاشت را با آنکه
در بیان الف ممدوده آورده بود، درین جا باخلاقه بای زائده
باز آورد - و بیختن و بیخته و بیوسید و بیوسیدن و
بیوگندن از پیش خویش افزود - و بیغار و بیغاره را با
آنکه در فصل بای فارسی خواهد نوشت این جا بموحده
آورد، تا یک لغت افزون شود - و بیغا که مع هر دو
موحده پیش ازین رقم زده است این جا بموحده و تحتانی
باز رقم زد - من نمی گویم که چه باید گفت، اما از حق
نباید گذشت -

برهان قاطع : پاچایه - بفتح تحتانی، پلیدی و

تجاست هر دو را گویند که بول و شایط باشد -

قاطع برهان : هیچ کس نمی بیند که از دهان این

مرد چه فرو میریزد - پاچایه بیجیم فارسی :

زهی تصور باطل زهی خیال مال

و آنکه بمعنی بول و غایط - حاشاء، ثم حاشاء، هان! دانشوران
و لغت گرد آوران، پاجایه، بجیم تازی، اسم مستراحست
و اینکه در عرف مستراح را پاخانه گویند همان تصحیف
پاجایه است که شهرت یافت -

برهان قاطع : پازاچ - با زای هوز و جیم فارسی
بر وزن تاراج، دایه شیر دهنده و ماساچه را گویند و
عربی قابله و مرضعه خوانند -

قاطع برهان : هی، هی، پازاچ دایه شیر دهنده را
کجا گویند؟ پازاچ زنی را گویند که خدمت زنان باردار
کند و بچه از شکم برون آرد - و در عربی آنرا قابله گویند
و در هندی دایه جنائی - و زن شیر دهنده را در عربی
مرضعه و در فارسی دایه و در هندی دایه و دهائی بدال
مختلط التلفظ به های هوز، و در روزمره آردو انا گویند -
بر وزن بنا که مرادف معمارست -

برهان قاطع : پاسبان طارم نهم، کنایه از کوكب
زحل است -

قاطع برهان : جای زحل بر فلک هفتم است نه
بر فلک نهم - فلک نهم و طارم نهم عرش است و بر

عرش از ثابت و سیار نشان نیست - زحل طارم خود را چگونه گذاشت و از طارم هشتم که کرسی آن را گویند چسان گذشت که بیاسیانی طارم نهم سرفراز گشت؟ دکنی در دیباچه میگوید که من ناقلم نه واضع - ما هم بشنویم که جز این بزرگ بول و براز پاچایه و زن شیر دهنده را پازاج و زحل را پاسبان طارم نهم که گفته است - و این که سه لغت را نام برده ایم اختصار است نه انحصار -

تنبیه : پادیر، بدال ساده و پاذیر، بدال منقوطه و پازیر، بزای هوز، یک لغت را در سه فصل یک معنی آورد، تا کدام لغت صحیح است - اصل این که پادیر بدال بی نقطه چوبی را گویند که در زیر سقف شکسته نهند و آن را در هندی ازواژ گویند - زای زاری و ذال ذلت این جا کار ندارد -

برهان قاطع : پالوایه - بر وزن چارخایه، پوستوک باشد -

قاطع برهان : مگر چارپایه هموزن نتوانست شد که چار خایه آورد - مسکین چه کند، هر چه در نظر داشت نوشت - آری در یک فرهنگ پالوان و پالوانه، هر دو بنون،

اسم طائری سیاه رنگ می نویسد که غیر پرستوک است -

تنبیه : در یک فصل پادیاب، بدال ابجد و بای ابجد، آورد و در فصل دگر بجای بای موحده با واو آورد - چون تبدیل بای موحده با واو در لغات پارسی آئینست جز اینکه یک لغت را دو جا نوشت خطای نیست - سپس در فصل سوم یاد را که بدال بود پاو بواو گفت و فرمود که در هندی بای را گویند که عربان رجل خوانند - یا رب این چقدر کلام ویرانده و غول کدامین بیابانست؟ بای را در هندی پانو گویند که با گانو قافیه تواند شد، نه پاو که قافیه کو باشد - آری پاو بدین وزن ترجمه رب است - حال اصل لغت اینست که پادیاب و پادپاو و هر دو لغت بدال ابجد، اول بای موحده در آخر، دوم بواو در آخر در زبان فارسی قدیم شست و شو را گویند و پس -

تنبیه : تکرندگان را فرا یاد خوانند بود که در فصل بای تازی با بای پهلوی پیریشد آوره است و آن نه لغتیست مشکل و صحیح، بلکه پیریشدن مصدری در خیال آلود و مضارع آن را بای زایده بهم دوخت - اکنون در فصل بای فارسی با بای فارسی پیریشد آورد و پیداست که

بای نخستین نه اصلی ست نه زائد - هر آئینه بحرتم که
این لغت را از که نقل کرده است مگر از ارنائیس دیو،
که ذکر آن در داستان حمزه می آید، آموخته باشد -

تنبیه : پخج، پخچود، پخچوده، پخچیدن،
پخچیده، پخس، بشین نخس، پخسان، بشین منحوس،
پخش، بشین شیطان، پخشاش، بشین شریر، پخشود، بشین
شک، پخشوده، بشین شهمه، پخشید، بشین شرک،
پخشیدن بشین دشنام، پخشیده، بشین شلوار، چهارده
لغت یک معنی در چهارده فصل نوشت - و بیش ازین
چهارده فصل در یک فصل پخت، به تایی، لغت نوشته است -
گوئی پافزده جا بروی صفحه نشسته است - کس نه سکالد
که همین پافزده فصلست و بس - در میان بای پهلوی بیشتر
ازین الفاء بی معنی هم بدین معنی آورده است تا معتقدان
برهان قاطع چه تاویل فرمایند؟ گفتار من در زشتی هنجار
بیانست که مشتقات را برعایت لفظ سوم و چهارم
سلسله در سلسله و قافله دو قافله تا کجا میدواند - پخچیدن
بمعنی با زمین هموار شدن چیزی است که آن را بزور
بر زمین زده باشند و پخشیدن مبدل منه - آن حقیقت جوهر
لفظ اینست و دیگر هذیان -

تنبیه : در بیان بای فارسی چون نویت بفصل ذال

نمخذ رسید، دست و پا گم کرد و پذیرفتن را آله حصول
مدعا اندیشیده بزور گرفت و دوازده لغت از وی بدر کشید -
گرفتم که در پذیرفتن و پذیرفتن ذال عربی بجای زای
هوز مطنون جمهور است، از مشتقات یک مصدر هر صیغه
را لغتی مستقل دانستن کدام عقل و شعور است ؟

تنبیه : پیریشد آورد و پیریشد بهر دو بای فارسی
آورد و باز در بحث بای پارسی مع الراء پراش، پراشید،
پراشیدن، پراشیده در چار فصل بی فاصله و باز بعد بعد
فصلی چند پریش، پریشد، پریش، پریشید، پریشیدن،
پریشیده در شش فصل شرح کرد و از پیریشد که نخستین
لغت است تا پریشیده که انجام پریشانی باوست همه در
معنی متحد -

تنبیه : پری افسای و پریخوان را مرادف همدگر
گفت و راست گفت - همانا پری افسای و پری خوان کسی
را گویند که علم تسخیر جنات داشته باشد، لیکن در
پری گرفته و پریدار سر رشته گم کرد و هر دو را یکی
پنداشت، حال آنکه در معنی این دو لفظ تفاوت بسیار است -
پری زده و پری گرفته کسی را گویند که ارواح خبیثه او
را بقهر و تسلط فروگیرند - لاجرم این چنین کس پیوسته

رنجور و مجنون و بیخود باشد، بلکه بسا مردم درین رنج
 بمیرند - و در عرف این علت را آسیب نامند - و پریدار
 آنست که یکی از ارواح خبیثه با وی یار شده باشد و او
 معرکه گیری کند و بساطی گسترد و کل بر افشاند و
 بصدای دف و دهل برقص آید و سر جنباند - و دران
 حالت از مکنونات ضمیر مردم خبر دهد و ظهور
 این حالت از بهر وی اختیاری باشد - هر گاه خواهد
 چنین کند ورثه دایم هوشمند باشد و بکارهای دنیا
 پردازد -

تنبیه : پنده بیای فارسی مکسور - بمعنی قطره آب
 نوشت و غلط کرد - این لغت بیای مکسور نیست، بلکه
 بیای موحده مضموم است - بنده بر وزن گنده و بند بر وزن
 تنده، چنانکه بوند در هندی بالذک تغیر از توافقی لسانین
 است -

تنبیه : پوله، بر وزن لوله با ثانی مجهول، خربزه
 مضمحل را نوشت - چون در هندی نیز بدین معنی شهرت
 دارد، عجب از جامع که بتوافقی لسانین اشارت نکرد -
 فی! فی! بیچاره توافقی لسانین را چه داند که چیست -
 آن را خود تفرقه در هندی و فارسی نیست - آن که

جکھڑا و جمدهر ۲ و کلہری ۳ و ماہی شور ۴ را در ذیل لغات فارسی و عربی گنجانده، اگر پوله نیز نوشته باشد گو بنویس، اما تخصیص خریزہ مضمحل تماشا کردنیست -

تذییه : پیرا، یا ثانی مجهول بر وزن گیرا، به معنی پیرایندہ میشود - من می پرسم کہ پیرا هموزن گیرا چرا باشد زیرا کہ صیغہ امر است از پیراستن؟ و این مصدر مع مشتقات ید فتح بای فارسیست - هر آئینہ پیرا بر وزن خیرا باشد و اگر بہ تبعیت بعض مکسور نیز گفته آید، تشبہ پیرا بمعنی پیرایندہ چگونه تواند بود؟ تا اسمی در

۱ - جکر - بر وزن شکر، گرد و خاک را گویند و بزبان علمی عند نیز همین معنی دارد (برهان قاطع) - اصلا جھکڑ است، تشدید کاف کلن -

۲ - جلدو - با دال ابجد بر وزن خنجر، سلاحی است کہ آن را در ہندستان کنار گویند، بر وزن قطار - و اصل آن جنب در است یعنی پہلو شکاف - و پھندی دندان عزرائیل (برهان قاطع) - معنی این لفظ کہ پھندی دندان عزرائیل نوشته غلط است، زیرا کہ پھندی جمدهر مختصر جم دھارا است و جم بمعنی جفت است و دھار بمعنی دم شمشیر - درین صورت بمعنی دو دمہ باشد -

۳ - کلہری - فتح اول و ثانی بر وزن ابہری، نوعی از موش باشد بغایت دولہ - و آن را موش پرندہ ہم میگویند - و در ہندوستان بسیار است (برهان قاطع) - اصلا کلہری، با کاف فارسی مکسور و لام مفتوح -

۴ - در اصل سنسکرت ہمیشور است، بشین موقوف و واو مفتوح -

اول نیارند معنی فاعل ندهد - و اگر الف پیرا را همچون
الف گیرا الف فاعل اندیشند نیز غلط است چه الف پیرا
الف اصلی است نه الف فاعل - معینا این نیز در خاطر
میخالد که پیرا بیای مجهول هموزن گیرا چرا باشد؟ گیرا
خود بای معروف دارد و تختائی که در پیرا نویسد
بشرط ثبوت کسره بای فارسی نیز معروف خواهد بود -

تذیبه : پیش را که تقیض پس است ترجمه مقدمه
نیز قرار داد و راه کم کرد - در دساتیر رهبر ترجمه دلیل
است و پیشتر ترجمه مقدمه - تنها پیش بمعنی مقدمه
مستعمل نیست -

برهان قاطع : پیوگ - افتح اول و ثانی و سکون
ثالث و کاف فارسی، بمعنی عروس باشد - و بضم ثانی هم
درست است -

قاطع برهان : این خود خوی اوست که در هر
لغت حرکات ثلثه را روا میدارد - حیرت درین هست که
کاف فارسی در آخر از کجا آورد - پس از آن که میتوان خندید
میتوان فهمید که فتنه حرف ثانی غلط و کاف فارسی
در آخر غلط و بای فارسی در اول غلط - پیو بیای موحده
مفتوح و بای تختائی مضموم و واو معروف عروس را

گویند - و ییوگانی عروسی را خوانند - و همین ییوست که در هندوستان به‌های هوز اشتهار دارد یعنی بهو - چنانکه بانو که لفظ فارسی الاصل است در هند بعطف الف و تشدید نون مشهورست - و جز این صورت صورتی چند دیگر نیز دارد - این که مردم ییو را ییوگ گمان کرده و کاف پارسی را جزو کلمه دانسته اند ناشی از قریبی است، که در لفظ ییوگانی خورده اند - چنانکه از زنده، زندگانی و از مژده، مژدگانی - حال آنکه این قیاس غلط است - های مختلفی خود در آخر این اسم نیست که بکاف فارسی بدل شود - کاف پارسی نیز نیست - لاجرم اهل زبان وقتی که وضع مصدر خواستند، چون ییو های مختلفی در آخر نداشت، دانستند، که بغیر افزودن لفظی که با الف پیوند، الحاق یای مصدری محال است، کاف فارسی افزودند، تا ییوگانی صورت گرفت - هر آینه نباید که ییو را ییوگ گویند، بیای پارسی، و کاف فارسی را جزو اسم پندارند - ای اهل علم و تمیز سگالشی بسزا و آنهم از برای خدا! ییوگ بر وزن قریول و کلهری، بکاف عربی بر وزن اشرقی، بر دل آگاه گران میگذرد یا نه؟

تنبیه : تدو، بفتح اول و ثانی بواو کشیده بی اشعار حرکت لفظ ثانی، در یک فصل و تدریج، بذال نقطه دار

و جیم عربی در آخر، یک فصل و تذرو، بذال منقوطه و
 و او در آخر، در یک فصل - و تذو، بذال منقوطه و
 و او در آخر، در یک فصل این چهار اسم در چهار فصل
 از بهر تذرو آورد و تذرو، که قافیه مرو و سروس،
 بر زبان قلمش نرفت - گوئی چنانکه خدا پرستان را خدا
 از غلط نگاه میدارد این اهرمن پرست را اهرمن از گفتن
 کلمه حق صیانت میکند - حقیقت اینست که تذو، بذال
 بی نقطه و تذو، بذال نقطه دار، اسم گرمیست، که در
 گرمابه متکون میشود - و این هر دو لغت عربیست - و
 تذرو معرب تذرو است - و تذرو در فارسی طائری را گویند
 که تیترا هندی آنست - تذرج، بذال منقوطه نه اصل لغت
 فارسی میتواند بود، و نه از تعریب وجود میتواند گرفت -

برهان قاطع : ترائیدن - بایای حطی بر وزن و
 معنی تراویدن، و تراوش کردن باشد -

قاطع برهان : ترائیدن که قافیه سائیدن تواند بود
 غلط محض و محض غلط - اصل لغت تراویدنست بواو و
 ترائیدن بایای موحده بدل آن - من چنان می اندیشم که
 این بزرگوار ترائی را که لفظ هندیست بمعنی زمین
 فُسناک مفرس کرده است، تا ضمیر وی به ترائیدن که
 مصدر جعلی مفرس است، آبستن گردیده است -

تنبیه : تردامن را به نه معنی ستود : فاسق،
 فاجر، بدگمان، عاصی، مجرم، گناهگار، آلوده معصیت، معیوب،
 ملوث - بار خدایا مگر یکی ازین نه معنی بس نبود؟
 فی! فی! هشت لفظ مرادف همدگرست - این نهمین لفظ
 غریب یعنی بدگمان از چه راه افزود؟ تردامنی کجا و
 بدگمانی کجا -

تنبیه : ترفند را اول بفای سعفص و دیگر باره
 بقاف قرشت و سومین بار بکاف کامن و چهارمین بار هواو
 نوشت - گوی خود نیز نفس مطمئنه ندارد - اصل اینست
 که ترفند بفای سعفص بر وزن فرزند، به معنی سخنهای
 بی اصالت و باقی همه بی اصل و لغو -

تنبیه : ترهات، بر وزن امهات، می آورد و عبری
 بودن لغت اعلام میکند - پناه بخدا! ترهات لغت فارسی
 است - مرکب از تره و آت، که لفظی ست به معنی
 مثل و مانند - اما تره هودینه و گندنا و امثال اینها را
 گویند، که بطریق تفنن خورند - لاجرم کلمات نشاط انگیز
 را ترهات گویند، یعنی جز التباس خاطر مدعای دیگر در
 ضمن آن مضمحل نیست -

برهان قاطع : ترم - بفتح اول بر وزن عزم، میغ
 را گویند و آن بخاری باشد ملاصق زمین - و بکسر اول
 هم آمده است -

قاطع برهان : بر پژوهنده راز که راست از کاست جدا کردن دوست دارد واجب است که در فصل نون با زای هوز و در فصل نون با زای فارسی به بیند که همین یک لغت را در هر دو فصل هم بدین معنی خواهد نوشت - و اینجا اول بتای قرشت و زای عربی و سپس بتای قرشت و زای فارسی آورد - و در هر چهار فصل حرف ثانی را ساکن و نمود - لغت صحیح ترم است، به فتحین بر وزن عدم، و ترم، با تای قرشت بر وزن عزم، زبان ارنائیس دیوست و بس -

تنبیه : در فصل تای قرشت مع الکاف العربی تکاب و تگا و تکاپوی و تکار و این چهار لغت نوشت - و باز در فصل تای فوقانی و کاف فارسی تکاب و تگا را یاد کرد و تکاپوی و تگاور را نام نبرد - در اصل این چهار لغت بکاف فارسیست، بکاف عربی نوشتن چه معنی دارد - و دیگر ره دو لغت را از آن هر چهار بکاف فارسی طراز بستن یعنی چه؟

برهان قاطع : تن - بفتح اول و سکون ثانی، به معنی بدن است - و بمعنی جسم نیز آمده است که در مقابل جوهر باشد - و بمعنی خاموش هم است، چه تن زدن، خاموش شدن را گویند -

قاطع برهان : در کلمه ثنائی توضیح سکون حرف ثانی و تقابل جسم با جوهر نه امریست که خرد آن را پسندد و این بی خرد هم درین مقام آورده باشد - سخن در اینست که تن را به معنی خاموش میگویند و تن زدن را مفید ثبوت مدعای خویش میداند - و نمی داند که تن زدن اصطلاحیست به معنی خموشیدن، چنانکه گل کردن به معنی ظاهر شدن - تنها تن بمعنی خموش و تنها گل بمعنی پدیدار کجاست؟

برهان قاطع : تورا، بضم اول و ثانی مجهول بر وزن حورا، لغت ژند و پاژند گاو را گویند که عربی جر خوانند -

قاطع برهان : حورا بفتح اول است - پس با لفظی که خود آن با اول مضموم و ثانی مجهول تعریف کرده است، چگونه هموزن تواند بود؟ دانم از فتح حورا خبر ندارد و بر حور قیاس کرده است، که چون حور بضم است، حورا نیز بضمه اول خواهد بود - یارب تورا با اول مضموم و ثانی مجهول کافی نبود، که حورا هموزن آورد و خود را رسوای عربی دانان و فارسی زبانان ساخت - دیگر در لفظ توره، که در آخر آن بجای الف های هوز است، رقص میمون سر کرد و سرود که بهندی کم را گویند که در

مقابل بسیار است - همانا کم را در هندی تهورا گویند،
 بتای مختلط التلفظ بهای هوز و رای ثقیله هندی و الف در
 آخر - معتقدانش خواهند گفت: که چون مغل تبریزیست
 لفظ را به لهجه خویش آورد - گویم درین صورت نیز
 ادخال های هوز بجای الف نمی بایست و همی بایست که این
 افاده را در تحت لغت تورا رقم میزد، تا غالب آشفته سرا
 اعتراض نمی توانست کرد - و اینکه گفته ام نیز از راه
 تنزل و تسلیم است ورته طرز عبارت و صد ره فرو ماندن
 وی در حل لغات فارسی از ایرانی بودتش ابا میکند - باشد
 کم کس از اجداد وی از قبریز آمده باشد - و این امر
 دلیل ثبوت فارسی دانی نمی تواند بود - کسیکه در هند پیکر
 پذیرد زبان موطن اجداد را چه داند؟ نامه نگار از زمره
 ترکان سلجوقیست و سلسله نسب من از سلطان سنجر
 و سلطان ملک شاه سلجوقی به طغرل و سلجوق میرسد،
 که ارباب سیر و تواریخ اینان را از تخمه افراسیاب
 و پشنگ و تور این فریدون هور ظهور نوشته اند -
 و زبان این گروه توری بوده است که اکنون به ترکی
 شهرت دارد - مغول چنگیزیه نیز از آنجا که زاده همان
 مرز و بوم و با ترکان هموطن و هم سخن و هم شکل
 بودند، و لقب این جماعه دران کشور از بهر جدا شناس
 قومیت ترکمان بود، یعنی مانا به ترک، همین زبان داشتند -

بالجمله سلجوقیان بعد زوال دولت و برهم خوردن هنگامه
سلطنت در اقلیم وسیع الفضای ماورالنهر پراکنده شدند -
ازانجمله سلطان زاده ترسم خان، که ما از تخمه اوئیم،
سمرقند را بهر اقامت گزید - تا در عهد سلطنت شاه عالم
نیای من از سمرقند به هندوستان آمد - آنانکه خان خجسته
گهر را دیده اند می گفتند که همه گفتار خان ترکی بود
و هندی نمی دانست مگر اندکی - اینک منم که حرف تهجی
ترکی نیز نمی دانم، تا به سخن گفتن چه رسد - منکه، پدر
پدر من از مرزبان زادگان کشور ماورالنهر و از
ناز پروردگان سمرقند شهر باشد، ترکی ندانم - و مولوی دکنی
که مولد پدر یا نیای او به تبریز باشد و او در هند
متولد گردد زبان فارسی چگونه تواند دانست؟ معتقدان
برهان قاطع بر غالب دادخواه منت نهند و دیباچه
برهان قاطع را بنگرند - جائیکه این همه دان معرف خود
است مینویسد: ابن الخلف التبریزی محمد حسین
المتخلص به برهان - اول می پرسم که مفهوم ابن الخلف
التبریزی چیست؟ یعنی تبریزی کے خلف کا بیٹا - مگر
خلف نام پدرش بوده باشد؟ و این نمی تواند بود و اگر
بود می بایست که این جمله مرکبه بعد اسم می نوشت -
تقدم ولدیت بر اسم رسم نیست - پس آن می پرسم که
از بهر خود تخلص چرا تراشید؟ نه دیوانی از وی در نظر

نه در هیچ تذکره از کلام وی نشان و اثر - بالجملة
 سرمایه هندوستان زادگان در دانستن علم فارسی پس از مناسبت
 طبع بدین زبان و سلامت فکر در هر باب تتبع مترگان پارس
 است - در نثر و نظم و غواصی نگاه، در جواهر الفاظ
 و ترکیب عبارات نه پیروی هموطنان خویش و تکیه
 بر تحقیق آنان، چه این جماعه را محض دعوی زبانیست
 و تسلیم دعوی زباندانی اذعان است - یزدان دل دانا
 و چشم بینا بهر آن داده است که کار دانش و پیش آیین
 هر دو گوهر برقرار گیریم و هر چه بنگریم جز
 بدستوری دانش آن را نه بپذیریم - استادی و شاگردی، پیری
 و مریدی نیست که تنها اعتقاد پس باشد و بدین
 کلمه مشهور، که پیر من خست اعتقاد من پس است، از
 یاز پس ابینی روی دهد :

هرزه مشتاق و بی جاده شناسان بردار
 ای که در راه سخن چون تو هزار آمد و رفت

برهان قاطع : تومن ، با اول و بثنای مجهول
 رسیده و میم مفتوح بنون زده، قصبه ای را گویند که
 صد پاره ده در تحت آن باشد و جمع آن تومنات است
 و بعضی گویند ترکیست -

قاطع برهان : بعضی گویند ترکیست، مگر در گمان جامع عربیست که جمع آن تومنات آورد - نی! نی!! بیچاره این لغت را از سومنات آورد - واو را مجهول مینویسد واو خود کجاست که مجهول صفت آن افتد - دیگر صد پاره ده منش فرزانهگان را بهم میزنند - پاره ده یعنی چه؟ واو آن است که لفظ ترکیست و در تحریر لغات ترکی اعراب بالحروف نوشتن رسم افتاده است - واو علامت ضمه تائی فوقانی و الف علامت فتحه میم - هر آینه تومنان نویسند و تمن خوانند، بتائی مضموم و میم مفتوح - و تمن در ترکی بیست را گویند و یوز صد را و منک به میم مکسور و تون ساکن هزار را -

برهان قاطع : تهم - بفتح اول و ثانی و سکون میم، شخصی را گویند که در بزرگی جثه و ترکیب و قد و قامت و شجاعت و مردی و دلیری و دلاوری عدیل و نظیر نداشته باشد و تهمتن مرکب ازین است و بسکون ثانی هم بدین معنی آمده است -

قاطع برهان : وای به روزگار من که با کدام کس مقابل شده ام - تهم تنها به معنی شخص تنومند مینویسد و تهمتن را مرکب ازین می گوید - و باز بعد ازین فصل بیفایده تهمتن میطرارزد - و پس ازآنکه اسم رستم

نشان میدهد معنی ترکیبی بیهمتاتن می نویسد - و معنی
 سپهدار و لشکرکش بران میفزاید - و بندگی و فرمانبری
 نیز معنی آن نشان میدهد - و نادرستی این بیان را که
 محتاج بیان نیست نمی فهمد - و بر پراکنده گوئی اصرار
 دارد - تهم را بسکونهای عوز، بوزن و هم، نیز قیاس میکند -
 عیاذاً بالله! نه تهم تنها بمعنی مرد تنومند است و نه
 بسکون ثانی درست است - اگر بحسب ضرورت شعر بسکون
 آرند حجت جواز در ثر یا در تکلم و تلفظ نمی تواند بود -
 اساتذہ قاعده ای نهاده اند و تبدل اسکان و تحریک روا
 داشته، چنانکه فردوسی نام پهلوان را که گستمهم است
 بحرکت های عوز گاهی بسکون نیز مینویسد - و نیز معنی
 ترکیبی تهمتن افاده معنی سرلشکری و سپهبدی نمی کند -
 و معنی بندگی و فرمانبری خود با اینهمه معنی لایعنی منافات
 کلی دارد - و راستی این است که تهم بفتح تین، بر وزن
 بهم، در پارسی قدیم اسم فلک بهم است، که آن را بلسان
 شرع عرش نامند - و تهمتن مرکب ازین است، چون
 بیتن و سیم تن - درین صورت مرد قوی هیکل را تهمتن
 خوانند نه تهم - و سپهدار و لشکرکش تهمتن چرا گفته
 شود؟ بسا سپهداران و لشکرکشان باشند که لاغر اندام باشند -
 بالجمله چون رستم از روی خلقت جسیم بود او را تهمتن
 میگفتند، یعنی تنی دارد چون فلک الافلاک -

برهان قاطع : تیزی - بکسر اول و ثالث و سکون
ثانی مجهول تحتانی، به معنی عربیست - و مراد از آن عربی
نژادان فارسی دانان باشند -

قاطع برهان : نخست خوبی عبارت مشاهده توان کرد -
عربی نژادان فارسی دانان طرز تحریر کدامین کشور است -
شاهان داد گر گویند یا شاهان داد گران؟ جمع در موصوف
کفیست و اعاده در صفت نا انصافیست - دانسته شد که
نه بذات خود تبریزیست و نه شناسای حقیقت لفظ تیزی -
حاشا که تیزی به معنی عربی باشد - آری مرادف عربی
تازیست و تیزی اماله آن و این لفظ جز بضرورت رعایت
قافیه بر زبان کلک سخنوران نگذرد - و در صورت اماله
همان معنی عربی نژاد دهد و افتاده صفت فارسی دانی نه
کند -

تنبیه : تیغ دو دستی می نویسد و از [ن] تیغ
دراز میخواهد - و تا این را در ذهن دیگران رسوخ بخشد
یعنی به مقدار دو دست، این کلمه را در پایان نگارش
می نگارد - خدا را ای خردمندان از عهد آدم تا این دم
تیغی که در درازی باندازه دو دست باشد کجا ساخته اند؟
بیچاره نه خود دانا است و نه آموزگاری دارد و نه طبعی سلیم

و قیاسی صحیح با خویشتن آورده است - تیغ دو دستی آن را گویند که چون هنگامه پیکار گرمی پذیرد و دولشکر درهم افتند، جوانمردان نیرومند دلاور عنان تگاور بدندان گیرند و بهر دو دست تیغ زنند، چنانکه در شجاعان عرب مردی بود طاهر نام، که در کارزار بهر دو دست شمشیر میزد، از آنجا که تیغ زنی کار دست راست است، اهل عرب طاهر را ذوالیمینین میگفتند، یعنی از یسار نیز کار یمین میکرد - دیگر تیغ دو دستی آن را نیز توان گفت که یک تیغ بهر دو دست بر جانور تنومند زنند -

برهان قاطع : ثغ - بضم اول و سکون غین نقطه دار، بفارسی بت را گویند که عربان صم خوانند -

قاطع برهان : ثای مشقه مانند کال معجمه نیست که شرف الدین علی یزدی در قطعه خویش از فارسی بودن آن انکار نکرده است - همه بر آن متفق اند که ثای مشقه در فارسی نیست، ثغ لغت فارسی چگونه خواهد بود؟ هان فغ، بفتح فای سغفص، در فارسی بت را گویند -

تنبیه : در فصول سابقه ارتنگ را به شن صورت مسخ کرد - چون نوبت به فصل ثای ثخذ رسید و لغت کمی کرد فغ را ثغ گفت و ارتنگ را، که آن نیز غلط

بود، سربرهنه کرد و تنگ نوشت، حال آنکه نبودن ثای
 نخند در پهلوی و نیامدن کاف پارسی در عربی از مسلمات
 جمهورست - هر آئینه این لغت را نه پارسی توان پنداشت
 نه تازی - غلط نمی گویم و دانایان گفتار مرا غلط
 نخواهند دانست - بیشتر لغات منقوله این بزرگوار به
 اولاد بطنی زن روسی ماند، که هیچکس بلکه خود آن
 زن زاینده نیز نداند که این از نطفه کیست و آن از تخم
 کدام کس - هم از آن لغات است تنگ، به ثای عربی و
 کاف عجمی، که نه از عجم است و نه از عرب است -
 لاجرم ما نا بمرء مجهول الالب است -

تأیید : چغند را در فصل جیم عربی آورد و باز در فصل
 جیم فارسی ذکر کرد - و در چغبت که به معنی حشو نهالی
 یعنی توشکست، کام فراخ تر زد و چغبت و چغبوت
 و چغنوت، بجای موحده توت، سه صورت در فصل جیم
 عربی مع الغین نگاشت - و چغبت و چغبوت و چغبت
 بدین سه هیئت در فصل جیم فارسی رقم زد و در - شش جهت
 از پراکنده گونی دم زد -

برهان قاطع : جکر - بر وزن شکر، کرد و خاک
 را گویند و بزبان علمی هند نیز همین معنی دارد -

قاطع برهان : زبان علمی هند ما نمی دانیم که در آن باره سخن رانیم - این خود می شنویم که باد تند گرد انگیز را در عرف اهل هند جهکڑ گویند، بجیم مختلط التلفظ بهای هوز بکاف عربی مشدد و رای ثقیله هندی - عرفی در قصیده‌ای مدح کشمیر میفرماید :

آن باد که در هند گر آید جکر آید

و این همان جهکڑ است که بتغییر لهجه در کلام خود آورده است، حاشا که لغت پارسی الاصل باشد -

برهان قاطع : جلاکاره - بر وزن هرکاره، رای و تدبیر و راه و روش‌های مختلف را گویند -

قاطع برهان : در فصل جیم مع الدال جدکاره و سپس در فصل جیم مع الکاف الفارسی جگاره نوشت - و این جا که فصل جیم با لام است، جلاکاره بر وزن هرکاره می نویسد - عقل فتوی میدهد که یک لغت ازین هر سه صحیح باشد و دو غلط - هر آئینه غلط از صحیح در مقدار افزونست - حق تحقیق آن که جدکاره، به جیم عربی مضموم بر وزن پشتاره، به معنی رایهای مختلف آمده است - و باقی همه وهم و وسواس است و گمان و قیاس -

تنبیه : جمار^{۱۰} - بفتح اول و ثانی مشدد بالف کشیده و تنوین رای قرشت می نویسد و مغز درخت خرما معنی آن نشان میدهد - و شحم النخلة عربی آن می آرد - همانا این لفظ را پارسی می پندارد - دانایان دانند که در الفاظ فارسی هیچ لفظ متحرک الآخر نیست - این تنوین حرف آخر امریست از مغلطه و مضحکه آنسو تر، یا لغت عربیست یا اختراع این ساده لوح -

برهان قاطع : جمدر - با دال ابجد بر وزن خنجر، سلاحیست که آن را در هندوستان کتار گویند، بر وزن قطار - و اصل آن جنب در است، یعنی پهلو شکاف - بهندی یعنی دندان عزرائیل -

قاطع برهان : سخن فہمان را دعوت میکنم و برخوان دعوت صلا می دهم تا گرد آیند و جام نشاط بر یکدیگر بپمایند - هر که از من نیز غمزده تر است، چون بزمهیدن معنی این عبارت دل بندد، به بینم که چگونه بی اختیار نمی خندد - و جمدر را اسم کتار قرار می دهد و کتار را بتای قرشت می نگارد - گوی از بودن تای ثقیله خبر ندارد - و نیز این قدر نمی اندیشد، که کتار بتای ثقیله هندی حربہ دیگر است و جمدهر حربہ دیگر - آن را هیشی دیگر است و این را صورتی دیگر - مغلطه آخر آن که جمدر را بدال ابجدی و رای قرشت تعریف میکند، حال آنکه آن

لغت هندیست بدال مختلط التلظ بهای هوز پیوسته، یعنی
جمدهر - این همه گفتگو در فروع بود - می فرماید که
در اصل جنب در است یعنی پهلوی شکاف - جنب عربی
و در که صیغه امر است از دریدن فارسیست - لفظ با
آنکه در اصل هندیست و هندیان نه عربی دانند نه فارسی،
نام حربۀ اختراعی مرکب از تازی و پهلوی چگونه
نهاده باشند؟ بعد از رفع دندغل ایلانوس میگوید که بهندی
یعنی دندان عزرائیل - یا رب آن اصل که جنب در
یعنی پهلوی شکاف نشان میداد، کجا وقت؟ و این عبارت که
عزرائیل خاتمه آنست فرع آن اصل است یا خود اصلی
و فصلی دیگر است - درین حکایت خرد جز اینقدر
نمی پذیرد، که در زبان سنسکرت عزرائیل را جیم گویند - پس
اگر دهر، بدال مختلط التلظ، که در هندی صیغه امر است
و به معنی دندان نیز آمده باشد، جمدهر را دندان عزرائیل
توان گفت - ورنه این نیز منجمه هذیانات خواهد بود -
فضای کلکته در صفحه دو صد و ششم از برهان منطبعة
خاص در بحث جمدهر بر حاشیه سجل تحقیق جامع برهان
نیشته اند -

تنبيه : جور - بضم اول و فتح قاتی بر وزن هنر،
به معنی بالا می نویسد که مقابل هست است - و نشان
نمی دهد که فارسی است یا عربی - زهی بوالعجبی! و بفتح

اول و سکون ثانی که قافیه دور و غور تواند بود، بمعنی ستم میگوید و نام نخستین خط جام جمشید که بر لب جام بود نیز می نویسد - و در باره تسمیه خط جام وجهی می نگارد که اگر به مثل جمشید این را می شنید زبانش از قفا بیرون می کشید - میسراید که چون باده قالب جام رسد جام لبریز گردد و خورنده آن مست و بیخود شود، گویی بر آن می آشام ستم کرده باشند - من میگویم که نام خطوط جام یا جمشید نهاده باشد یا حکمای آن عهد - هر آئینه آن مردم را این وجه تسمیه چرا در اندیشه گذشته باشد - آری جمشید جام ساخت و خط را جور نام نهاد و وجه تسمیه را این دکنی آشکار کرد - و ندانست که جور لفظ عربیست و جمشید و جمشیدیان این زبان ندانستند - مع هذا جام جهان نما نه جامی بود که ساقی آن را در انجمن بگردش آورد و هر کس دران جام باده گلفام خورد، خاصه این چنین فرومایه که نقل انجمن و دستخوش اهل بزم باشد - فی، فی، جور نام خط جام جهان نما بوده باشد اما نه به معنی ستم و نه از بهر این غرض -

تنبیه : جوله مخفف جولاه نیست و راست نوشت - جولاه و جوله بافنده را گویند که عربی آن حایک است

و مجازاً کلاش را گویند، که عربی آن عنکبوت است -
 جوله اسم عنکبوت، چنانکه ناقل گمان کرده است، زنهار
 نیست - دیگر در هندی نام مرض فالج نشان میدهد و آن
 جهوله است بجیم مختلط التلفظ، نه جوله - چون این فصل
 را به پایان میرساند، در فصل دیگر میخروشد که جمله،
 بجیم مضموم و لام مفتوح و های به های دیگر دوخته،
 مخفف جولاهه است - و اینقدر نمی فهمد که جولاهه همان
 جولاه است، که های ثانی دران فزوده اند، مثل میخوار
 و میخواره - اینجا پالغزی است که بسیار فرزنانگان را فتاده
 است - درین چنین الفاظ های آخر را تائیث می اندیشند
 و مرد را یکس و زن را یکسه می نویسند، حال آنکه در
 الفاظ فارسی این قاعده هیچگونه امضا نمی تواند پذیرفت -
 بلکه فارسیان در الفاظ عربی نیز تصرف کرده ها در آخر
 لفظ آرند و تائیث منظور ندارند، چنانکه موج و موجه
 و معشوق و معشوقه، همان موج است و همان معشوق،
 نه اینکه مرد را معشوق گویند و زن را معشوقه - و گواه
 من درین دعوی ازین رباعی شعر ثانیست و این رباعی از
 میرزا محمد قلی سلیم طهرانیست :

مفلس چو شدیم رو بدو آوردیم
 معشوقه روز بینوائیست خدا

کوتاهی سخن جمله، بجیم مضموم و فتحین از تخفیف
 جولاهه وجود نمی تواند گرفت - جولاه لغت است
 و جولاهه مزید علیه و جوله مخفف - دانشمندان کلکته
 در صفحه ۲۳۵ و صفحه ۲۳۶ برهان منطبعه در معرض
 ناسرگی شرح لفظ جوله دو جا تحقیق و تکذیب دکنی دنی
 کرده اند -

تنبیه : جوهر را به معنی معدنیات نوشت و نه نوشت
 که بدین معنی معرب گوهر است - و نوشت که در عربی
 مقابل عرض است - هر آئینه میتوان دانست که نمی دانست -
 دیگر خونریزی خاص را که در هند رواج دارد و آن
 کشتن زن و فرزند است در هنگام غلبه حریف، جوهر بجیم
 مضموم و رای قرشت نوشت - و این جز مسخرگی نیست،
 زیرا که لغت هندی الاصل به رای ثقیله هندیست یعنی
 جوهر - اگر اهل ولایت به تغیر لهجه به رای قرشت
 گویند، در لغات فارسی شامل نمی تواند شد - چنانکه
 جمدهر به های مضموم، که جمدر موافق لهجه مغول
 است آن نمی خواهد که این لغت را فارسی توان انگاشت -
 و شاخچه بندیهای بسیار توان کرد، چنانکه در بحث
 لفظ جمدهر گفته آمد -

تنبیه : میگوید که چه بجیم مکسور زنان فاحشه را میگویند - ما می پرسیم که چون چه را که کلمه تثنائی است بمعنی جمع آورد، مفرد آن چه خواهد بود؟ باز در فصل دیگر جلیبر میگوید و همی گوید که به معنی فرادیس، که جمع فردوس، است آید - اینجا نیز از پرسیدن اسم مفرد گزیر نداریم - دیگر جهان را در لغات شمرده و هموزن آن مکان آورده - مگر اهل جهان جهان را نمی دانند و مکان را می شناسند! ازین مقام نیز بگذر و بنگر که جهن، بکسر اول و فتح ثانی، مخفف جهان که خود آن را بهر دو فتح معرف است می نویسد - خدایا! در تحفیف تغیر اعراب رسم کجائیست؟

تنبیه : در شرح لفظ چال بعد آوردن معانی دیگر میگوید : بزبان متعارف اهل هند رفتار را گویند و امر برقتن نیز هست - ما بر آئیم که چال بمعنی رفتار مسلم، اما صیغه امر چل است نه چال -

برهان قاطع : خچی - بکسر اول و سکون ثانی و تحتائی، یعنی ستیزه کنی و دم زنی -

قاطع برهان : خچی، به اول مفتوح، صیغه واحد حاضر است از بحث مضارع خچیدن - هر آئینه باید که خچی

بر وزن اخی باشد، سکون ثانی یعنی چه؟ یزدان را سیاس که فرزندگان صدر در باره سکون حرف ثانی خچی با غالب همزبان اند، چنانکه از حاشیه صفحه ۲۵۳ واضح است -

تذیبه : چغزیدن و چغزیده در دو فصل بمعنی التفات و خوف آورد - خوف نه مرادف یکدیگر و نه ضد همدگر - باز چون در دو فصل چغزیدن و چغزیده، که بجای رای قرشت زای هوز دارد، آورد - بمعنی التفات التفات نکرد و همان خوف و بیم نوشت و زاری کردن افزود - گمراهی و آن نیز بصد رنگ، زهی علم و خهی فرهنگ -

برهان قاطع : چکری - بضم اول بوزن مقری، نوعی از ربواس باشد و بهندوستان دختر را گویند -

قاطع برهان : شاید در دکن که مسکن جامع لغاتست دختری را چکری میگویند باشند، ورنه در هندوستان چهوکری گویند، بهجیم فارسی مختلط التلفظ و واو مجهول - در لهجه مغلیت، که آن نیز برناقل تهمت است، چوکری میگویند، بواو نه چکری بی واو - مگر گفته آید که های مختلط التلفظ را مغلیت و هر دو واو را دکنیت خورد - در صفحه ۲۶۲ برهان نامطبوعه و مطبوعه علمای والا قدر صدرچکری را زاده طبع فرتوت فرهنگ نگار دکن شمرده اند -

تنبیه : صاحب برهان قاطع در شرح لفظ خانه گیر میفرماید که "آن قارد زیاد ستاره خانه گیر طویل هزاران منصوبه باشد، - کیست تا معنی این ققره را خاطر نشان من کند؟ همانا این کلام دیو سمندون هزار دست خواهد بود - اگر گویند نام هفت بازی فرد نوشته است، گویم دران بیان نیز غلط گفته است - نام بازی اول زیاد و نام بازی دوم قارد و نام بازی ششمین هزارست، نه هزاران - قطع نظر از تقدیم و تاخیر هزاران را با آنکه الف و نون در آخر افزوده است و آن بیجاست، غافل ازان بوده است که هزاران منصوبه یک کلمه مرکب فهمیده میشود و در واقع منصوبه نام یک گونه بازیست از بازی های هفتگانه -

برهان قاطع : خانه سیل ریز - کنایه از شراب انگوری باشد -

قاطع برهان : اول نام شراب از روی نقل و عقل خانه قرار توان داد تا سیل ریز صفت آن افتد و این کنایه صورت پذیرد - لطف دریشت که سیل ریز صفت خانه نیز نمی تواند شد - هیچ خانه را نشنیده ایم که سیل از وی ریزد - سیل از کوه میریزد نه از خانه - مگر برهان الدین آقا در ملک دکن خانه بر کوه ساخته باشد و از آنخانه سیل میریخته باشد -

تنبیه : خره، بخای مضموم و خوره مع الواو معدوله،
 را درهم آمیخت و در توضیح اعراب آبروی دانش
 و پیش ریخت - هر دو لغت را یکی پنداشت - و بهر گونه
 معنی اقباز و مرادف یکدیگر نگاشت - مگر در روز میثاق
 پیمان بسته است که جز غلط تفهیم بدرستی، که راستی
 اینست که خره بخای مشتوح و های انتهایی حرکت،
 کنجاره کنجد و بذور دیگر را گویند - و آن چیزیست که پس
 از کشیدن روغن باز ماند - و درین لغت رای قرشت را
 هم به تخفیف توان خواند و هم به تشدید - و خره بخای
 مضموم و رای مفتوح و های محتنی نور قاهر را گویند -
 و ازین جاست که خر اسم آفتاب است و شید، بشین مکسور
 و یای معروف، در آخر آن افزوده اند، مثل جم و جمشید -
 باید دانست که شید در معنی با فروغ متحد است - دیگر
 هم بدین صورت یعنی خره، بخای مضموم، بمعنی صوبه
 و ضلع نیز آمده است، چنانکه در قلمرو ایران که بر پنج
 صوبه مشتمل است، خره استخر و خره اردشیر و خره داراب
 و خره قباد و خره شاپور نویسند - و خوره هواو معدوله جذام
 و دام الشلب را گویند - و نیز اسم کرمیست که آن را
 در عربی ارشد نامند - و اینها را باهم نیامیزد و در اعراب
 سر رشته کم نکند، مگر آنکه ناپیدا باشد - روان معدی

شاد و بر روان پاکش آباد که دانش را می ستاید، چنانکه
می فرماید :

چه خوش گفت لقمان که نازبستی
به از سالها بر خطا زیستی

تذییه : خسائیدن و خسائیدن و خساید از ماضی
و مصدر و مضارع سه لغت آفرید و مضارع را صیغه
مستقبل نام نهاد - یا این همه گزیدن و بدندان ریش
کردن معنی قرار داد و سند نیاورد - من چنان دانم که
این همه نخستین است یا خائیدن که حکیم دکنی آن را
مسخ کرده است -

تذییه : خشکار خور بدین صورت می نویسد - گویی این
کلمه را یک لفظ می شمارد و از اصل کار آگهی ندارد،
که آخر خشک، بی واو معدوله و حرکت رای قرشت،
جای بی نفع و بی فیض را گویند - و آخر جرب محل
کثیر النفع را خوانند - خشک آخر و جرب آخر مضاف
مضاف الیه مقلوب است - هر آئینه نباید که متصل و باهم
نوشته آید -

تنبیه : خشن خانه لفظی غریب از روی تصحیف
 بهم آورده است و غافل ازین که صحیح خدیش خانه است، ییای
 تحتانی مجهول بر وزن پیش خانه، چنانکه خود در فصل خامع الیا
 خواهد آورد - خشن خانه مضحکه پیش نیست - خشن خانه را
 مضحکه ازان رو گفته ام که حکیم بحران الدین معرف
 آن شده است بگیاهی، که ازان جامه بافند و بخانه ای
 که دران آب زنند تا هوا سرد شود - و این خود صفت
 خیش خانه است که از جامه تنک سازند و آن خانه را به
 پاشیدن آب تر دارند - و خشن خانه پاشیدن آب تعلق
 ندارد - خانه ای را گویند که بیابانیان از نم و پلاس
 و گیم سازند - خیشخانه آرامگاه منعمانست و خشن خانه
 ماند بجای مقلسان -

برهان قاطع : خفچاق : با جیم فارسی بر وزن
 خفحاق، مردم اصیل و ترکان صحرا نشین باشند - و نام
 بیابانی هم هست از ترکستان که بدشت قبیچاق
 مشهورست -

قاطع برهان : در شرح این لغت طرفه تسخر بکار
 برد - اول نوشت که خفچاق مردم اصیل و ترکان
 صحرائشین را گویند و سپس نگاشت که نام بیابانست
 مشهور بدشت قبیچاق - حاشا! تم حاشا!! که چنین باشد -

نه خفچاق نام مردم است نه قبچاق اسم دشت - خفچاق نام دشتی است، که در اقصای ترکستان است و آن دشت مسکن و موطن ترکان است - اگر باشندگان آن بادیه را خفچاق گویند گفته باشند، چنانکه رومیان را روم و روسیان را روس و عربان را عرب، اما خود اسم فرقه و طائفه نیست - خفچاق را قبچاق گفتن بدان ماند که کلاه را ازار نام نهند و قبا را عمامه خوانند - قبچاق در اصل درخت میان تپی را گویند - چون سلطان اغور خان جد النقوا پادشاه شد مغول را فرقه فرقه ساخت و هر فرقه را نامی دیگر نهاد - ایغور، خلج، کلته، قبچاق و جز این چهار نام نامهای دیگر نیز هست - و هر لفظ جز این اصطلاح مقرر معنی دیگر هم دارد - پس قبچاق نام گروهی است از مغول و خفچاق اسم صحرای است در ترکستان و این هر دو را نیامیزد مگر دیوانه - و ترک و مغل را یکی نداند مگر از خرد بیگانه - هم چنین در شرح لغت خلج معنی این لغت صحرانشینان و ترکان میگوید، حال آنکه خلج نه ترکانند نه صحرانشینان - همان نام ایلی است از مغول - و ایل، بالف مکسور و بای مجهول، در زبان مغل گروه را گویند و بمعنی مطیع نیز آرند -

تذیبه : خواگ - با واو معدوله و کاف فارسی، هم

اسم مرغ خانگی نشان میدهد و هم بیضه مرغ را بدین نام میخوانند - من می گویم که خواگ با واو معدوله و کاف فارسی غلط و اسم مرغ غلط در غلط - خایه و خایک، باضافه کاف تصغیر، بیضه را گویند - کاف تصغیر همان کاف است که در کلمن آمده است - خاکینه که نان خورشیست مرغوب و مشهور مرکب ازین است، چون زرینه و سیمینه - بسبب کثرت استعمال یای تحتانی از میان رفته و خاکینه مانده - یا آنکه به سبب کراهیت لفظ خایه یای تحتانی از میان بر انداخته اند - می باید فهمید که بروایتی ضعیف بیضه مرغ را هاگ گویند - و چون تبدل غای هوز بخای ثخذ دستورست، خاک نیز میتوان گشت و خاکینه را ازین اسم مرکب توان دانست - خواگ بواو معدوله و کاف فارسی جز صورت بی معنی نیست -

برهان قاطع : خو پله - با ثانی معدوله و بای فارسی

بر وزن طبله، بمعنی ابله و نادان باشد -

قاطع برهان : تصحیف خوانی وانگه بدین ابلهی و

نادانی - اند فن لغت برین معنی اتفاق دارند که ماقبل

واو معدوله مکسور نمی باشد مگر در دو جا : یکی در لفظ خویش، دوم در لفظ خویره - چنانکه خود نیز در فصل خای ثخذ و واو، خویره بیای تحتانی بعد از واو خواهد آورد - خویره بیای فارسی یعنی چه؟ سخن کوتاه این همان لغت است که بی واو معدوله و الف در آخر زبان زد زنان هندست، یعنی خیلا - و این از توافق لسانی نیست - بعد استیلائی مغلیه در هند چون مردم این قلمرو شنیدند یاد گرفتند و تفرقه واو معدوله منظور نداشته بحسب سماعت خویش احمق و ناهموار را خیلا گفتند - عبدالواسع هانسوی از محمد حسین دکنی قدسی چند پیش رفت و خویره را خواهله خواند - بجای تحتانی های هوز آورد - و بیتی از ابیات ناصر خسرو علوی سند گرفت - و باز خویره به بای فارسی نوشت و شعر انوری سند آورد - غالب گوید تحتانی و های هوز و بای پهلوی بدل همدگر نمی تواند بود - و میانه انوری و ناصر خسرو در حقیقت لفظ فارسی اختلاف رو نمی تواند داد - کاتبان نابینا هر چه خواستند نگاشتند و راویان ناشناس، بی آن که لحاظ دستور مبدل و مبدل منه کنند، اینهم جایز و آنهم روا سرودند - و بذوق معلومات و تحقیقات خویش برقص افتادند -

تنبیه : هان دیده وران انصاف! انصاف!! مرا خوی
از جبین فرو چکیده، تا این همه خس و خار از راه لغت
فرو رفته ام و جز آفرین مزدی دیگر نمی خواهم - بلکه ازان
نیز گذشته همین داد می خواهم و دیگر هیچ - در فصل
جیم عربی مع النون جنیور، و در فصل جیم عربی
مع الیاء جینه ور، بر وزن کینه ور، در فصل جیم
فارسی مع الیاء چینود، بر وزن میروود، و در فصل
خای ثخذ مع النون خنیور، بر وزن طنبور، و همدرین
فصل خنیور، بر وزن حلی گر، و در فصل خا مع الیا
خنیور، بر وزن بیخیر، شش اسم از بهر پل صراط آورد -
پندارم در تصحیف خوانی نیز همتی قوی و نظر همه جارس
نداشت، که بسیاری از الفاظ را که یکی آنها چنیورست
فرو گذاشت - بالجمله دعوی میکند که بزبان ژند و پاژند
پل صراط را این گویند - همانا اینقدر نیز نمی داند که از ضغطه
قبر و پرشش نگیرین و تفتح صور و حشر اجساد و عبور
صراط در هیچ کیش و ملت بحث نیست - ارحم الراحمین
بمقتضای رحمت خالص رحمة للعالمین، صلی الله علیه و آله و سلم،
را ازین واقعه ها خبر داد، تا امت خود را از خطرهای
راه آگهی بخشید - هر گاه در آئین گبران و زردشتیان از
صراط نشان نباشد، نام چسان خواهد بود؟ از میوه و گل
آنچه در پارس نیست و مخصوص هندوستان است، بزبان

دری و پهلوی و پارسی نام نداشته باشد - پلی صراط را که از معتقدات زردشت نیست در ژند و پاژند چرا نام بروتد؟ لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم - اگر گفته آید که چون پارسیان کیش عرب گزیدند و نام صراط شنیدند بزبان خویش از بهر آن اسمی تراشیدند، پس ازان که این قاعده را روا داشته باشیم، می پرسیم، که از شش اسم صحیح کدام است ؟

برهان قاطع : دار گوش - با کف فارسی بواو رسیده و بشین نقطه دار زده، امر به نگاه داشتن باشد یعنی نگاهدار و محافظت کن -

قاطع برهان : دار صیغه امر است از داشتن و گوش مشهور - و گوش داشتن اگر باضافت سمت و سوی و جهت نباشد افاده معنی نگاهداشتن میکند - و گوش دار صیغه امر است از گوش داشتن - خواهی گوش دار گویند و خواهی دار گوش نویسند این دو لفظ در ذیل لغات آوردن همچنان بلکه همانست که آب بیار را لغتی قرار دهند - یاد دارم که در ایام دبستان نشینی یکی از کودکان شهر بمکتب من می آمد و آمدنامه با خویش می آورد - هیچ مصدر دران کتاب بی اضافه اسمی نبود

چنان که موشی آوردن و گریه کشتن و سنگ زدن -
کس نه بپندارد که من این سه مصدر بطریق مثال آورده‌ام،
بلکه از آن کتاب خانه خراب فرایاد مانده است - و در
وی همه عم چنین بود -

تنبیه : دالان و دالانه، به دال ابجد بمعنی دهلیز
خانه می نویسد و در فصل بای موحده با الف بالان و
بالانه نیز بدین معنی نوشته است - چون بای موحده با
واو تبدیل می یابد هر آئینه بعد از بالان و بالانه والان
و والانه در واو مع الالف می نگاشت، دالان و دالانه از
کجا آورد؟ اگر آن صحیح است این غلط و اگر این صحیح
است آن غلط - دالان و بالان هر دو بدل هم نمی
تواند بود - آری دالان به دال در هندی ترجمه ایوان
است و بالاه بموحده در فارسی مرادف آستان و والان
بواو مبدل منه آن -

برهان قاطع : دامن خشک کنایه از دامن خالی
باشد و عدم صلاح و تقوی را نیز گویند -

قاطع برهان : آنچه روی کلام اهل زبان به ثبوت
رسیده آنست، که تر دامن بمعنی فاسق و گنهگار و خشک دامن

به معنی متورع و پرهیزگار است - خلو دامن و عدم تقوی را چه کنجائی؟ نگرندگان فرا رسند که پیش از آن در شرح لفظ تر دامن این لغت را بمعنی فاسق و فاجر آورده و این جا از دامن خشک نیز عدم صلاح و تقوی میخواهد - یا رب این دامن چه بلاست که اگر تر نویسند نیز معنی فسق دهد و اگر خشک خوانند هم افاده معنی سلب تقوی کند -

تنبیه : دانش، دانش پژوه، دانش گر، دانشور، دانشومند، دانشی، شش لغت آورد و لفظ دانشمند را در بنای گذارش معنی بکار برد و در ذیل لغات نشوشت - و از آن شش لغت دانشگر لفظی غریب آورد که اطلاق این صفت جز بر خدا روا نباشد، چه این لفظ من حیث المعنی مرادف دانش آفرین است -

تنبیه : دانک، پفتح ثالث، اسم جنس حبوب قرار میدهد - و بضم ثالث، اسم طعامی قرار میدهد که از گندم و ماش و عدس و کله پاچه گوسفند پزند - و بعد ازین همه نشخوار میفرماید : در ملک دکن مهر چاروا دار را گویند - من می اندیشم که دانک همان تصغیر دانه خواهد بود، لیکن سند میخواهد - و دانک اسم طعام وقتی

باور دارم که دیده باشم یا شنیده باشم که کله پاچه را
 با ماش و عدس و گندم و جو می‌پزند - اگر ارنائیس دیو
 در دعوت سمندون هزار دست پخته باشد، بما چه؟ ما را
 سخن در مطعومات بنی آدم است - و این که مهتر چاروادار
 میگوید نیز غلط است، زیرا که آن بدال مختلط التلفظ بهای هوز
 و نون مفتوح است - یعنی دهانک بفتح نون، نه دانگ
 بضمه نون - آری دانگ در جهانگیری اسم خورشی است
 که در شادی دندان برآوردن کودکان شیرخوار پزند،
 اما عدس و ماش درین نسخه افزوده حکیم محمد حسین
 دکنی است -

برهان قاطع : دانم - بفتح ثالث و سکون میم، به
 معنی توانم باشد -

قاطع برهان : دانم، چنان دانم که از صیغه متکلم
 است از مضارع دانستن - یکی را از مشتقات نام بردن
 و لفظ آخر را ساکن و نمودن و در شرح معنی همان
 صیغه متکلم از مضارع مصدر دیگر آوردن، من نمی‌گویم
 که چیست - دانایان دانند - معینا اگر دانم و توانم
 در معنی مرادف همدگر باشد، این جگر تشنه تحقیق را
 نیز بشمالتند -

برهان قاطع : دب - بفتح اول و سکون ثانی،

به معنی نگاهداشتن باشد - و بهندی جهانبیدن اسپ را گویند -
و با بای فارسی دائره را نامند و بعربی دف خوانند -
و دف معرب آنست - و بضم اول، در عربی خرس را گویند -
اگر قدری از خون خرس بکسی که تو دیوانه باشد بدهند،
عاقل شود -

قاطع برهان : اول می پرسم که در کلمه دو حرفی

اشاره بسکون ثانی کدام فائده دارد؟ سوال دیگر آنکه دب
بمعنی نگاهداشتن منطق کدام گروه است؟ سه دیگر آن می پژوهم
که دب بمعنی جهانبیدن اسپ هندی کجائیست؟ چهارم
کشایش این عقده دشوار آرزو دارم که بعربی دف خوانند
و دف معرب آنست - این فقره چه معنی دارد؟ اگر دف
تعریب است چرا گفت که بعربی دف خوانند و اگر دف
اصالتاً لغتی از لغات عرب است چرا نوشت که دف معرب
آنست؟ بالجمله مشاهده خاتمه این عبارت، جائیکه خاصیت
خون خرس مینویسد، دلم بر بی کسی های این ناقل ناعاقل
میسوزد - آیا کس از غمخواران و بیمار داران نبود که
هرگاه این بیچاره آهنگ نوشتن برهان قاطع کرد و آن
مقدمه جنون بود، خون خرس بگلو میریخت و به بینی

میدمید و بکف پا می مالید، تا از رنج میرست، و لب از
هذیان می بست -

تنبیه : دژم را سیزده معنی بخشید - افسرده و غمگین
و اندوهناک و رنجور و بیمار و آشفته و سرمست و مخمور
و فرو افکنده و اندیشه مند و سیاه و تیره و تاریک - پرسیدن
عیب نیست - من می پرسم که غمگین و اندوهناک یکی
نیست؟ رنجور و بیمار یکی نیست؟ تیره و تاریک یکی نیست؟
یا اینهمه اگر گفت: گفته باشد، بما چه؟ فرو افکنده چه معنی
دارد؟ گرفتم که دراصل سر فرو افکنده بود - کاپی نگار سر
را فرو گذاشت و فرو افکنده نگاشت - سرمست و مخمور را
در معنی متحد یکدیگر چگونه پنداشت؟ سرمست کسی را
گویند که شراب نوشیده باشد و دماغش رسیده باشد، و
مخمور آنکه نشه ای از نهادش بدر رفته باشد و او را فازه
و خمیازه فرو گرفته باشد - هان در منطق عوام کالانعام
هر که سیه بست باشد او را مست و مخمور گویند و کلام
صاحب برهان بیشتر ازین دست است - آری دژم مرادف زشت
و بد و ناخوش است -

تنبیه : در شرح لغت دستنبو بعد نگارش معنی واجبی
می نویسند که نباتی باشد گرد و کوچک و الوان شیبیه
به خرپزه - هر آینه پریشی دارد که خرپزه نبات است

یا ثمر و خود کدام نبات است که گرد و کوچک و الوان
تواند بود -

تنبیه : زن حایض را دشتان ، بفتح دال ، می نگارد
و خبر نه دارد که دشتان بدال مضمومت مرکب از
دشت بضم دال بمعنی زشت و نجس و الف و نون حالیه -
آن که از وجود الف و نون حالیه انکار دارد، این الف
و نون را که در دشتانست چه خواهد گفت؟ اگر گوید
الف و نون فاعل است دروغ گفته باشد - دشتان یعنی
بدکننده، شادان یعنی شاد کننده احمالست و پس تارما فطرتان
و تارما دانشان، از آنجا که معنی فعل و حال قریب
همدگرست، الف نون حالیه را مفید معنی فاعلیت دانسته اند -
و این خطائست عظیم در منطقی پارس - الف نون بهر جمع
آید و معنی فاعل هرگز ندهد - آری بعد صیغه امر تنها
الف افاده معنی فاعلیت کند -

تنبیه : دشوارگر - بقول خودش بوزن هشوارگر
بمعنی کوه و کوهستان - دشیشک هم بقول جامع، بوزن
لطیفک، بمعنی شب است و این هر دو لغت سند طالب است -
تا در فرهنگ های دگر نه بینم نگزینم - آنچه صحیفه نگار
میداند اینست که نه دشوار گر بلکه دشخوار گر به کف

پارسی مکسور، نه اسم کوه بلکه اسم شهریست که بر فراز کوهی آباد کرده اند - همانا گر مخفف گردو گرد باوجود افاده معنی تدویر بمعنی شهر نیز می آید - دشخوار گر ازان گفتند که آن کوه بلند رهگذرهای دشوار گذار دارد -

تنبیه : در صفت دل می نویسد که بعبی قلب خوانند - و وسط هر چیز را نیز گویند - و بمعنی باز گونه هم هست - ما میگوئیم که دل ترجمه قلب و استعاره وسط مسلم، لیکن دل بمعنی باز گونه هرگز نیامده - و تطابق آن با معنی قلب قیاس مع الفارق است -

تنبیه : دندان آپرین، دندان آپریش، دندان آفریش، دندان پرین، دندان فریش، دندان گاو، این شش اسم از بهر خلال هم بدین تقدم و تاخیر در شش فصل آورد، تا بهر تقدیم و تاخیر قاعده چیست؟ و اگر قاعده هم قرار داده باشد فائده کدام است؟

تنبیه : دوسانیدن، دوستانیدن، دوسنده، دوسیدن، دوسیده متعدی و لازمی را در هم آمیخت - نخست صیغه ماضی از بحث متعدی آورد - آنگاه مصدر متعدی رقم زد - پس صیغه جمع حاضر از بحث مضارع

لازمی و ازان بعد صیغه فاعل و پس ازان مصدر و در انتها صیغه مفعول نوشت - حقا که هر چه این فاعول نوشت بی ربط و نامعقول نوشت - مصدر را نام بردن و معنی آن به نگارشی در آوردن بست - ازین همه میتوان گذشت - دوسیدن بمعنی چسبیدن اگر غلط نکنم، مصدر آفریده صاحب برهان است - تا در کلام سخنوران یا فرهنگ دیگران از نظر نگذرد باور نتوان کرد -

تنبیه: دیز را بمعنی رنگ عموماً و بمعنی رنگ سیاه خصوصاً می نویسند - و شبیدیز را مرادف شیرنگ می نگارد - این مغلطه ایست بی اصل - سخن اینست که دیس بدل مکسور و یای مجهول لغتیست فارسی بمعنی مثل و مانند و دیز برای هوز بدل آنست، چون ایاز و ایاس - لا جرم معنی شبیدیز مانا به شب است - چون توسن خسرو پرویز سیاه رنگ بود که آن را در عرف هند مشکی نامند، آن را شبیدیز می گفتند -

برهان قاطع: دیماس - بر وزن دیواس، ترجمه توضیح باشد که عبارت از واضح شدن و ظاهر گردیدن باشد -

مؤید برهان: آشکار باد که جولانکه نظر درین آمو گیری برهان قاطع منطبعه ست - و مصححان کارگاه

انتطباع جابجا حاشیه ها نگاشته اند، اما اکثر در اغلاط لغات عربی - و چون صاحب برهان چنانکه در فارسی کور است در عربی نیز اعمی، لاجرم اغلاط بیشتر بیجاست - کسی چکند صاحب برهان همه جا کج می رود و ذهنی دارد معوج و قیاسی دارد نادرست و فکری دارد نارسا - اما حاشیه که در توضیح لغت دیماس رقم زده اند بیجاست - گویی در این جا برین بیچاره ستم رفت و ناوک اندیشه حاشیه طرازان خطا کرد - دیماس لغتی ست دری و پهلوی، بمعنی توضیح و تصریح - در کتب لغت عربی چرا یافته شود؟ اینکه در دیگر فرهنگ های فارسی نشان ندارد صحت لفظ را زیان ندارد - تیمسار ساسان پنجم، که ترجمه دساتیر رقم کرده اند، دیماس را بمعنی توضیح چند جا آورده اند - حسن اتفاق را لازم که مرا نیز در شرح یک لغت با شارح دکنی همزمان ساخت -

برهان قاطع : راستاد - بسکون سین بر وزن
بامداد، وظیفه و راتب را گویند -

برهان قاطع : راستاد غلطست - صحیح راستاد است،
که مرکب از رستی و دادست - رستی به رای مضموم
به معنی حاضر و داد صیغه ماضی از دادن و در این جا

به معنی مصدر در خور، بسبب کثرت استعمال رست داد شد -
چون در دو حرف قریب المخرج برافکندن احد المتجانسین
رسم است، رستاد ماند -

عزیزی بمن گفت که ترا از تخطئه جامع برهان قاطع
غرض چیست؟ گفتم: اعلان حق - قلب از جید و جعل از
اصل جدا میکنم، چنانچه مرشد کامل تفرقه وساوس شیطانی
از حضرت رحمانی خاطر نشان طالبان راه حق میکند - اگر
طبع سلیم داری بپذیر و اگر تردید کلام میکنی تا سزا
مگوی و دشنام مده - حرفهای سودمند خردپذیر در ضمیر
فراهم آر و عبارتی ترکیب ده که اگر فصیح نبود باری
سوال دیگر جواب دیگر نباشد - من درد سخن دارم و از
دروغ سیرنجم - ازان راه جامع برهان قاطع را زشت میگویم -
آلهم ظریفانه و حریفانه به بذله و لطیفه، نه مخشانه
و سفیهانه نه بفحش و دشنام -

برهان قاطع: راوش - بفتح ثالث بر وزن آتش،
کوکب مشتری را گویند -

قاطع برهان: بآنکه در اصل لغت غلط رو داشت، شادم
که لفظ آتش را بفتح ثالث نگاشت - گوی گفتار مرا در

باب فتحه تاي آتش راست پنداشت - اکنون هوش بسوی
 این سخن باید گماشت که زاوش به رای بی نقطه غلطست
 و فتحه واو نیز غلط - زاوش، برای نقطه دار بر وزن
 طاؤس، و کاؤس اسم کبر است که آن را برجیس نیز گویند -
 اگر بحسب ضرورت شعر همزه را بیندازند، نیز زاوش
 خواهد ماند، بر وزن خاش، چنانکه حکیم سنائی غزنوی
 در حلیقه زاوش را با هش که مخفف هوش است قافیه
 کرده است :

فلک سادسست زاوش را
 کودهنده است دانش و هش را

حاشیه صفحه ۳۵۵ برهان منطبعه کلکته دیدنیست، تا
 داند که اهل دانش و داد بودن رای بی نقطه را در اسم
 مشتری که زاوش است روا نداشته اند -

برهان قاطع : راه خفته - کنایه از راهیست که
 بسیار دور و دراز و هموار باشد -

قاطع برهان : پناه بخدا! دور و دراز و هموار چه
 معنی دارد؟ هموار با دور و دراز چرا مرادف باشد و راه
 خفته راه دور و دراز را چرا گویند؟ آری راه خفته و

راه خوابیده راهی را گویند که آمدن و شد مردم ازان راه نبود
و هیچکس دران راه تردد نکند - انصاف بالای طاعتست -
خود جوهر لفظ دلالت برین معنی دارد و با معنی دیگر
کل الوجوه مخالف است -

برهان قاطع : رم - بفتح اول و مکون ثانی، بمعنی
رسیدن و نفرت باشد - و بمعنی ربه و گله گو سپند و اسپ
و غیره نیز آمده است - و بر اجتماع و جمعیت مردم هم
اطلاق کرده اند - و گوشت اندرون و بیرون دهان را
نیز گویند - و نام دشتی و صحرای هم هست - و در
عربی، به تشدید ثانی، بمعنی گریختن و گریز و چیزی
خوردن - و بصلاح آوردن چیزی باشد - و بضم اول
موی زهار آدهی باشد -

قاطع برهان : یا رب مگر علم و انصاف دو صفت
خدا همدگر است که چون آب و آتش یکجا فراهم نمی
تواند شد - و اگر هم چنین است، باید که کسی از معتقدان
برهان قاطع، که همه قاضیان اند، داد نجوید - آیا نمی بیند
که معنی رم نخست در فارسی می نویسد و آن رسیدن
و نفرت و گله چارپایان و اجتماع مردم و گوشت اندرون
و بیرون دهان و نام دشت و صحرا - ازین همه رم را

مخفف رمه میتوان گفت، آنهم از روی قیاس - معانی دیگر سراسر لغو و بوج و خبط - و آنچه در لسان عرب معنی این لفظ گرد آورده است، یعنی گریختن و گریز و چیز خوردن و بهصلاح آوردن چیز و به تغییر اعراب موی زهار، پرسش عیب نیست، خاصه وقتی که پرسنده جوپای تحقیق باشد، مگر گریختن و گریز دو چیز است؟ آیا این لغت بدین معنی در عربی و فارسی اشتراک دارد و بمعنی چیز خوردن عربی کجائست؟ آری بهصلاح آوردن چیز را در عربی رم میگویند - معنی موی زهار را خود بروی خواجه برهان آوردن موی ادب است - هر چند از علمای نامور پژوهش رفت و کتب مشهوره لغات عرب ورق ورق نگریسته شد، کسی نگفت و در هیچ فرهنگ بشظر نیامد، که رم لغت عربیست، به اول مفتوح بمعنی فرار و به اول مضموم بمعنی موی زهار - آری همگان گفتند و بنده نیز میدانم که رم صیغه امر است از رمیدن و مثل سوز و گداز بمعنی مصدری مستعمل - و رمیدن مصدر مشهوره فارسی است، چنانکه اطفال دبستانی نیز میدانند - اینقدر البته میتواند بود که خواجه قطوب از عربی کردن لغت فارسی ثواب مسلمان کردن یک گیر انداخته باشد، آنهم در خیال نه در واقع -

برهان قاطع : ربا - بضم اول و ثانی بalf کشیده،
 بمعنی ربودن باشد که مصدر است و امر بر بودن هم هست،
 یعنی بر با -

قاطع برهان : باران برای خدا داد دهید و اگر
 ندهید گناه نیست، باری قاه قاهی خنده تبسمی - در لفظ ربا
 تقریر ثانی بalf کشیده مگر سزاوار استهزاء نیست؟ و در
 شرح معنی ربا تحریر این فتره که بمعنی ربودن باشد که
 مصدر است و این فتره که امر بر بودن هم هست یعنی بر با،
 در خور آن نیست که دانایان را بخنده آرد -

برهان قاطع : رت - بفتح اول، برهنه و عریان
 را گویند - و بضم اول، تهی دست و بینوا و برهنه و خالی
 را گویند -

قاطع برهان : در صورت تغییر اعراب کدام تغییر معنی
 بهم رسیده؟ اگر هم چنین بی نوشتن این لغت کار سره نمی شد
 هر دو اعراب را یکجا می نوشت، بفتح، برهنه و عریان
 و به ضم، تهی دست و بینوا و برهنه و خالی - زهی لفظ
 سنجی و معنی سگالی -

برهان قاطع : رخشا - بفتح اول و سکون ثانی
 و ثالث بalf کشیده، به معنی رخشان و رخشنده و تابان

باشد - و بضم اول نیز گفته اند - و رخشان بضم اول بر وزن بهتان به معنی رخشااست که تابان و روشن است -

قاطع برهان : رخشا و رخشان هر دو برای مهمله مفتوحست - بنای دعوی ما برانست که رخشیدن مصدریست از مصادر و رخشد مضارع آن و این تمام بحث بفتح رای قرشتست - بعد افگندن دال که علامت مضارع است، رخش باقی می ماند که صیغه امر است - چون الف در آخر آن آرند افاده معنی فاعلیت میکند، مانند گویا و بینا و دانا - هم چنین چون در آخر صیغه امر الف و نون بیفرایند معنی حالیه دهد، مثل گریان و خندان - ضمۀ حرف نخستین در این جا چه کار دارد؟ دیگر باید دانست که این مصدر با مجموع مشتقات، باضافۀ دال ساده، نیز می آید، یعنی درخشیدن هر آئینه درخشا و درخشان نیز گویند - رای غیر منقوطه در هر دو صورت مفتوح مقبول و مضموم مذموم -

تنبیه : رکیدن، بکاف عربی و رگیدن، بکاف فارسی در دو فصل یک معنی مینویسد - و باز در بحث زای نقطه دار هم بدان معنی نشان میدهد - سپس در بحث زای فارسی می آرد - گویی بعد از سه خطا رای صواب گزید - اینک از من باید شنید - اساس این لغت بر رای مهمله مهمل، خواهی کاف عربی گویی و خواهی کاف فارسی - رای بی نقطه

هیچگونه مقبول نیست - بودن زای هوز نیز سر آغاز لغت
مقبول نیست - ژ کیدن، برای فارسی مفتوح و کاف نازی، مکسور
و یای معروف مصدریست فارسی، بمعنی سخنهای زیر لبی
که از روی خشم و غضب باشد - ترجمه آن در هندی
پڑبڑانا -

تنبیه : ساتگنی و ساتگی و ساتگین و ساتگینی
چهار لغت در چهار فصل بی فاصله بمعنی پیاله شراب
نیش - اینجا نیز همان سه خطا و یک صواب نیست -
ساتگنی و ساتگی و ساتگینی هر سه غلط، آری صحیح ساتگین
و مخفف آن ساتگن، چون آستن مختلف آستین -

تنبیه : اول سپوخت صیغه ماضی، سپس سپوختن
مصدر، آنگاه سپوز صیغه امر، از آن بعد سپوزد صیغه مضارع
هر مشتق لغتی جداگانه و گنجیدن مصدر و امر درمیانه چه
مایه ریشخند دارد -

برهان قاطع : سبی دیو - بمعنی دیو سفیدست که
رستم در مازندران کشت، چه سبی بمعنی سفید باشد -

قاطع برهان : ای بوهره! از خرد بی بهره، سبی
بمعنی سفید در کدام فرهنگ دیده ای؟ - کاش مخفف سید

مینوشتی - سپی بمعنی سپید چه؟ اکنون روی سخن
 بسوی دانشوران است - سپید دیو و سپید دار پس از
 امضای قاعده ترخیم سپیدیو و سپیدار مینماید - نه سپی
 بمعنی سفیدست و نه سپی مخفف سپید - دستبرد ترخیم
 یک دال را از میان برده است - هر آئینه سپی دیو را
 متصل نوشتن نا آگهیست - فردوسی در شاهنامه گوید :

سپیدیو از تو هلاک آمده است
 مرا و را ز تو سر بخاک آمده است

برهان قاطع : ستاد - یکسر اول بر وزن فتاده
 مخفف ایستاد باشد که برپای بود است - و مخفف ستاند
 هم هست که از گرفتن باشد - و باین معنی بفتح اول هم
 آمده است -

قاطع برهان : در فصل دگر مصدر را که استاد است
 نیز نوشت و هم از مضارع و هم از مصدر معنی
 گرفتن نیز فرا گرفت - مگر این هوالعجب غول صحرایی
 سخنست که مردم را در هر گام از راه می برد - ستادن
 کجا و معنی گرفتن کجا - سخن ایست که ایستادن
 و استادن و ستادن بمعنی ایام آمده است و چون مصدر

بسه صورت است، هر آئینه مضارع نیز سه حررت دارد -
 ایستد و استد و ستد، بسین مکسور و تای مفتوح و حال
 مشتقات دیگر نیز هم چنین - اماستدن مصدریست دیگر،
 بسین مضموم و تای مضموم، در معنی با گرفتن مرادف -
 و مضارع آن ستاند و امر آن ستان و هم ازین مرکب
 است : جهانستان و جائستان - ستاد را مخفف ستاند نخواهد
 گفت، مگر کور سواد - و ستادن و ستدن را یکی نخواهد
 دانست مگر کور مادر زد - بیچاره ستد را که بضمین
 صیغه ماضیست از ستدن جای دیده باشد - چون ستد بسین
 مکسور و تای فوقانی مفتوح مضارع ستادن است و ناقل
 از دستور اشتقاق هرگز آگاه نیست و معینا در تصحیفات
 پیش پامیخورد - در تجنیس تام چرا پایش بسنگ نیاید؟
 هر داننده ای که اندکی سگالش بکار برد فرا خواهد رسید
 که صاحب برهان قاطع از آئین حرف فارسی آثمایه آگهی
 نیز ندارد که کودکن آمد نامه خوان دبستانهای دهلی
 و لکهنؤ -

maablib.com

قنیه : ستوسر، بر وزن کبوتر، به معنی عطسه
 میفرماید و بعد ازین فصل بیفاصله ستوسه، بر وزن دبوسه،
 هم بدین معنی میلاید - و آینده در فصل شین شنوسه
 اسم عطسه خواهد گفت - بحیرتم که سبوسه را بهر کدام

روز نگاه داشت - حق تحقیق آنست که شنومده، بشین مکسور
و نون مفتوح و شین مفتوح و های مخفی عطسه را نامند -
برهان قاطع : سدا - بفتح اول و ثانی بالف کشیده،
آوازی را گویند که در کوه و گنبد و حمام و امثال آن
پیچد - و معرب آن صدا است -

قاطع برهان : یارب پیش که نالم؟ و داد از که
جویم؟ سدا بسین چراست؟ و این بزرگ را اندیشه تعریب
از کجا خاست؟ فارسی آواز عربی صدا است - صفحه ۴۱۵
از برهان منطبعه در تخطیه دکنی، خاصه در منع جواز
صدا به سین، محشی است -

تنبیه : سرایان می سرایند و معنی خوانندگی و گویندگی
می فرماید - تنها سرایش می نویسد و معنی زبان قال خاطر
نشان می کند - حاشا که سرایان خوانندگی و گویندگی
را گویند - سرای صیغه امر است - از سرودن، بالف و نون
حالیه پیوند یافته، مانند گریان و خندان و افتان و خیزان -
هم چنین سرایش نیز ترجمه زبان قال نیست بلکه ترجمه
قال است - آری زبان سرایش زبان قال و زبان ناسرایش
زبان حال را نامند -

برهان قاطع : سرپرست - بفتح اول و پای فارسی
بر وزن زر پرست، بمعنی خدمتگار باشد -

قاطع برهان : چون بفتح اول گفته بود آوردن
هم وزن چه ضرورت داشت؟ معنی خادم و خدمتگار بی سند
باور نداریم - در زبان اردوی مشهور سرپرست مربی و غم‌خوار
را گویند - اگر گفته شود که لغت از اضداد است،
چنانکه در عربی مولی، جواب آنست، که ما خود سرپرست
را ازان رو که در کلام اهل زبان بمعنی محسن و مربی
نیده‌ایم، روزمره اردو شمرده ایم و بمعنی خادم و
پرستار در هیچ نظم و نثر از نظر ما نگذشته - هر آئینه
سند می‌خواهیم -

تنبیه : سرخاریدن - در یک فصل به نه معنی
آورده است، بیشتر تقيض یکدیگر - و در اصل مفهوم
این کلمه آنست که انسان در آن حالت که فرومانده
باشد و هیچ کار نتواند کرد، کاری پیش گیرد، چنانکه
عرفی فرماید :

مرا زمانه طناز دست بسته و تیغ
زند بفرقم و گوید: که هان سری می‌خار

برهان قاطع : سرخ شبان یاهودار - اسم
حضرت موسی علیه اسلام است بزبان پهلوی -

قاطع برهان : هر چند ظهور حضرت کلیم الله در
عهد فرمانروایی گیهان خدیو ستوچهر است، که آن
شاه کار آگاه هنگام گذشتن از جهان با خود میفرماید :

کنون نو شود در جهان داوری
که موسی بیاید به پیغمبری

اما وجه تسمیه دلنشین نمی شود، جز لفظ شبان، که با حضرت
مناسبتی دارد و دیگر هیچ لفظ راه بجایی نمی برد - سرخ
یعنی چه و یاهودار را معنی کدام؟ هو لفظ عربیست،
در پهلوی چون گنجید و یا هو افاده کدام معنی کرد؟
درین روزگار یا هو اسم نوعی است از انواع کبوتر، اما
لغتیست حادث نه پارسی آن عهد - آخر جناب موسوی
کدام جاتور یا کدام چیز باخویش داشتند که یاهودار لقب
یافتند - عصا یا هو نیست، بدیضا یا هو نیست، توریست یا هو
نیست، طور یا هو نیست - بر نگرندگان این مقام فرضست که اگر
توجیهی در خاطر گذرد نامه نگار سیاه نامه را آگهی بخشند -
و اگر من نمانده باشم بر حاشیه این ورق نویسمند تا هر
که بیند گفتار دکنی را مسلم گزیند - و هر که این

رساله را نقل بردارد آن عبارت را هم چنان بر حاشیه نگارد - بعد از انجامیدن این نگارش ناکه بیاد آمد که ماهو چوب دستی را گویند که شبانان دارند - خواجه ماهو را یاهو خواند و مشتات تحتانی را بجای میم نشاند -

برهان قاطع : سفید - بر وزن و معنی سپیدست که تقیض سیاه باشد و به عربی ایض گویند -

قاطع برهان : تا کودک لب از شیر مادر می شوید، سفید و سیاه میگوید - سفید را لغت قرار دادن و سپید را هم وزن آوردن و همین لفظ در شرح معنی بکار بردن و باز نیارامیدن و تقیض آن سیاه نوشتن و تا عربی آن که ایض است نه نگاشتن قلم از کف نگذاشتن دیوانه نیز اینها نکند، مگر مسخره - تا اهل بزم به خندند و میلی و گردنی زنند و دشنام دهند -

تنبیه : سگال، سگالش، سگالیدن، بکاف عربی، نوشت و باز بکاف فارسی همین سه لفظ آورد - هوشیار باید بود که سگالیدن به معنی اندیشیدن با مجموع مشتقات، که ازان جمله سگال صیغه امر است و سگالش حاصل بالمصدر، همه بکاف فارسی است نه بکاف کامن -

تنبیه : سلک لالی را بضم لام وسطی، بمعنی عقد مروارید نوشت - و چون در فصل لام نگریستیم لولو را به معنی صورت مهیب نوشت و نوشت که مروارید را گویند - ازین جا دانسته شد که همین سلک لالی شنیده است و لغتی خاص به معنی عقد مروارید اندیشیده است - و نمی داند که لولو مفرد است و لال و لالی به لام مفتوح جمع، ورنه آنکه سفید را لغت انگارد، لولو را چرا فرو گذارد - خدا پرستان! بهر خدا این عربی مفهم، فارسی بدان، نمی پرسم، که کیست، می پرسم که چیست؟ لولو به معنی صورت مهیب نه در فارسی آمده نه در عربی - همین مصطلح مشترکه فارسی و هندیست، ماخذ قرار داد آنکه لولو یعنی گوهری که از صدف بر آید هر گونه - پیرایه را شاید، کودک چه داند که ماجرا چیست - چون لولو را بعنوان تخویف نام بردند، ترسید و دانست که بلائست - دکنی که در جوانی دانش نه اندوخت، آنچه از مادر شنیده بود فرایاد داشت، به فرهنگ آورد - آنانکه قول پدر دکنی هرزه انکارند، کلام مادرش چرا سند پندارند -

تنبیه : بر سیاوخش تهمت می نهاد که عاشق سودابه بود - مگر این بی هنر از امت آن زن دروغ گو

است که قول او را راست می پندارد، و سیاوش را
دلدادۀ او می انگارد - در پایان ص ۴۴۹ هر هفت فاضل
صدر بر مغتری کاذب، که سیاوخش را عاشق سودابه و
می نماید، تقرین می کنند -

برهان قاطع : شاخل - بکسر ثالث بر وزن داخل،
نام نوعی از غله است که نان ازان پزند - و بضم ثالث
هم آمده است -

قاطع برهان : شاخل بکسر ثالث غلطست، چنانکه
خود بعد ازین شاخول می نویسد - و نمی داند که واو
نتیجۀ اشباع ضمه است، که حاصل اشباع کسره - قطع نظر
ازین تفرقه، می فرماید که نوعی از غله است و نان ازان
پزند - هیئات شاخل، بر وزن کرکی، اسم غله ایست که آن
را در هند ارهر گویند و هیچ کس نان ازان نمی پزد مگر
در دکن می پخته باشند -

تنبیه : شاپورد، بر وزن چارقد، شاپورد، بوزن
لاچورد، شاد ورد، بر وزن یاد کرد، شارود بر وزن
مارزد، شاهورد، بر وزن آه سرد، شایورد، بوزن جای
درد، شش لغت در شش فصل بمعنی هاله ماه آورد، تا
صحیح کدام است؟

تنبیه : شاوور، بواوه اسم پادشاه نوشت - و باز می نویسد که شخصی را نیز گویند که میان عاشق و معشوق میانجیگری کند - نغز لغتی آورد که افاده های بسیار دارد - اسم هیچ پادشاه شاوور نبوده است - آن شاپور است، مخفف شاه پور، یعنی پور شاه - و آن را که میان زن و مرد میانجیگری کند نیز شاوور نگویند - آری مصوری بود در زمان خسرو پرویز که شاوور اسم اصلی آن بود - و چون شاوور مذکور در شکارگاه شیرین تصویر خسرو کشید و پیام آن بر چهره خاتون نزد خسرو مهر تمثال آورد، مردم در گمان افتادند که مگر شاوور اسم صفت است و هر که چنین کند او را شاوور خوانند - کاتبان را مغلط دیگر افتاد که شاوور را چون لغتی غریب بود بشاپور خط کردند و مصور خسرو را، که شاوور بواو نام اوست، شاپور نوشتند - حاصل گفتار آنکه اسم پادشاه شاپور است، بیای فارسی و واو، نه شاوور بواو - اسم مصور خسرو شاوور است، بهر دو واو نه بیای فارسی و واو -

maablib.com

برهان قاطع : شهروان کنایه از شب زنده داران و سالکان باشد - و کنایه از عسی و دزد و عیار هم هست -

قاطع برهان : واویلا ! وامصیبتا ! ! شبروان صیغه جمع آورد و مفرد را نام نه برد - و شب زنده داران و سالکان معنی شبروان نگاشت - و باز فرمان داد که کنایه از عسس و دزد و عیار هم هست - از من باید شنید : شبرو لفظ مرکب است، کنایه از دزد - و شبروان جمع آنست، یعنی دزدان - سالک شب زنده دار را که در طاعت شب بسر آرد، شبرو که میگوید و عسس را شبرو که می نامد؟

ز فرق تا بقدم هر کجا که می نگرم
گرشمه دامن دل میکشد که جا اینجاست

در هر یک گام دو پالغز، اندیشه تا کجا احاطه آن تواند کرد؟ شبروان صیغه جمع است - و میخروشد که عسس و دزد و عیار را نیز می گویند - صیغه جمع بر مفرد چگونه فرود تواند آمد - کاش چنانکه شب زنده داران و سالکان نوشته بود، این جا نیز عسسان و دزدان و عیاران می نوشت، تا همان یک مغلطه باقی میماند -

تنبیه : شرک، بفتح اول بر وزن فلک، می نویسد - حال آنکه فلک بفتحین است - سپس آن را به معنی شرا می گوید و عربی آن حصبه و می نماید - و میلاید که

در عربی ریسمان گره در گره را گویند که فارسی آن بلغشنه است - و باز راه بزرگ وسیع را نیز بدین نام می خوانند و معاً میان و وسط حقیقی راه را هم نشان میدهد - چون در آن عهد عمل انگریزی در قلمرو هند نبود، هر آئینه بحیرتم که این بنده خدا سرگ، بسین سهمله و رای هندی از کجا شنید، که شرک بشین منقوطه و رای قرشت از روی تقریس پدید آورد - سپس بفتح اول و سکون ثانی، پارچه و جامه، بقید آن که دران دارو بندند، خاطر نشان میکند - و بکسر اول و سکون ثانی، بمعنی جدری می آرد - و در عربی بمعنی انباز داشتن بشر در افعال با خدا ظاهر میکند - و این خود ظاهر است که از الفاظ منصرفه عربیست - اما حصبه و جدری به تغیر حرکات و راه بزرگ و میان و وسط حقیقی راه و پارچه و جامه وانگاه قید بستن دوا در آن و در عربی اسم بلغشنه، آیا این بیابانهای گره در گره از برهانست یا از بحران -

برهان قاطع: شش ضرب نتیجه خوب - کنایه از کوهر و زر باشد - و کنایه از مشک و کنایه از شکر و عسل و اقسام میوه ها هم هست - و بحذف ضرب هم بنظر آمده است، که شش نتیجه خوب باشد -

قاطع برهان : یا رب این جمله مرکب یعنی شش ضرب نتیجه خوب لغت است یا مصطلح - و بهر حال هرچه هست مفهوم این را چگونه توان دانست که چیست؟

خواجه بحران گوهر و زر و مشک و شکر و عسل و اقسام میوه می فروشد - آموختن و یاد داشتن لغات و مصطلحات بهر آنست که در عبارت بکار رود و ناظرین بمشاهده آن عبارت بزمکنون خاطر کاتب آگهی یابند - آن یکی بدیگری نوشت که شش ضرب نتیجه خوب سوی من روان باید داشت - خواننده ندانست که دوست چه میخواهد و از هر که پرسید "لا اعلم"، در جواب شنید - به سفائن لغات روی آورد - در هیچ سفینه نشان نیافت، مگر در برهان قاطع - اکنون می اندیشد که به سائل گوهر فرستم یا زر یا مشک یا شکر یا عسل یا سبزی از اقسام میوه - امید که معتقدان برهان قاطع حقیقت حال را از روی فرهنگ های دگر و اشعار شعرای نامور دلشبین من کنند و اگر نتوانند در تحمیق بحران الدین آقا با من هم زبان شوند -

تنبیه : شرننگ را مطلق زهر میگویند و نام دگرش خرپزه تلخ می نهد - من میگوییم که شرننگ نه از سمیات و مهلکات است و نه از قسم خرپزه - ثمری است، تلخ طعم، که در صورت به خرپزه ماند و پیه آن در مسهلات بلغم

و سودا بکار رود - و در عربی آن راحتطلب گویند و در فارسی شرتک و در هندی اندراین -

برهان قاطع : شبگرد - بفتح کاف فارسی و سکون را و دال بی نقطه، ماه را گویند - و به عربی قمر خوانند و عسس و شبرو را نیز گفته اند -

برهان قاطع : شبگرد ماه را چگونه می توان گفت مگر اختر شب گرد و ستاره شب گرد - و من می گویم که اینهم نباید گفت، زیرا که گردیدن ماه به شب منحصر نیست، در روز نیز همی گردد - هان شب افروز اگر گویند جا دارد - دیگر عسس و شبرو چه ترکیب است ؟ آیا عسس و شبرو یکی است یا شبگرد از اضداد است ؟ حاشا که عسس و شبرو یکی باشد یا شبگرد از اضداد - داد از دست این همه جا نا درست، داد - راستی اینکه شبگرد شحنة و عسس را گویند نه قمر و دزد و عیار را - و شبرو دزد را خوانند نه عسس و عاید شب زنده دار را -

تنبیه : شکوه، بضم اول، بمعنی هیكل با قوت و مهابت و بکسره اول بمعنی ترس و بیم می نویسد - ندانم این تفرقه از که آساخت و هیكل با قوت از کجا آورد - شکوه، بضم شین، زنهار نیست - همان بکسره شین و ضمه کاف و واو مجهول اسم جامدست، بمعنی دیده و

شان و رعب - و شکوهیدن مصدر جعلی است، بمعنی متاثر شدن از مهابت و عظمت - ترجمه آن در هندی : رعب میں آنا - باری چون ازین خیابان گذری، هفت چمن دیگر نگری، پر از گلہای بیرنگ و بو : شکوهد، شکوہندگی، شکوہندہ، شکوہیدن، شکوہیدہ، شکہید، شکہیدن - نقلی شگرف بضمیر دارم و تا نگویم نیاسایم - مثلیست کہ : هر گندہ خوری را گندہ بزی - هرزه سرائی جامع برهان را، کہ نزد خورد سندان بی فائده محض است، مسکت مدعی دیدہ ام و سود آن سکوت خاص بمن رسیدہ است - همانا در قصیدہ بیتی دارم کہ نخستین مصرعش اینست :

دانش اندوز نباید کہ شکوہد ز سوال

چون آن قصیدہ شہرت یافت، یکی از علما در ہزمی کہ من نبودم برین لفظ خردہ گرفت و گفت کہ شکوہد بمعنی ندارد - ہم از اہل بزم پاسخ یافت کہ نظامی در سکندرنامہ میفرماید :

شکوہید دارا ز نزل چنان

خندہ زد و فرمود کہ شکوہید سند شکوہد نمی تواند بود - وای برین علم و فضل کہ ماضی را مسلم داشت و مضارع را ناروا پنداشت - مردی سخت کوش، گرم خون فردای آن

روز برهان قاطع را بخانه آن فرزانه برد و شکوه
را بوی نمود - بخود فرو ماند - پنداری برهان قاطع کلام
آسمان است که هیچ کس را از تسلیم آن گزیر نیست -
دید و خندید و گفت : که من میدانم حاجت بدیدن
برهان قاطع نیست - دیروز ظریفانه سخنی گفته بودم - زنهار
پیش میرزا حکایت نخواهی کرد - آه از عربی خوانان
فارسی ناشناس -

تذیبه : در فصل شین مع الکاف پارسی شگرد، بر وزن
نگرد می نویسد و "شکار کند، معنی آن می فرماید - چون
صیغه مضارع لغتی جداگانه قرار یافتن بکار من آمده است،
درین باره سخن چرا رانم - اما یاران خود را خبر میدهم که
شکار نیز مثل شکوه اسم جامد بوده است - و آن را بعد
حذف الف متصرف ساخته اند - یعنی شکریدن و شکرد و دیگر
مشتقات - هر آئینه حیرت رو میدهد که در باب شکوهیدن
شورا شوری چه بود و در شکریدن بی نمکی چراست -
یعنی همین مضارع نوشت و دیگر بس - وانگاه شگرد بکاف
فارسی محاوره کجاست؟ از ناظران منت می پذیرم که چون
نگارش مرا درین مقام بیند، بسوی شین مع الکاف العربی
نیز گرایند، که نخست شکرد به معنی چاره و علاج کند
نوشته است و سپس [شکردن] بمعنی شکار کردن آورده - و این بیان

بدو نهج غلط است - یکی این که شکر، به معنی چاره و علاج هرگز نیست، دوم این که مصدر شکریدن است نه شکردن - نه لفظ صحیح و نه معنی صحیح و نه شکردن بکاف فارسی صحیح -

برهان قاطع : شید اسپهبد بمعنی روان بخش است که به عربی روح القدس خوانند -

قاطع برهان : علم عربی نه صاحب برهان قاطع داشت و نه نگارنده قاطع برهان دارد - صاحبان علوم عربیه اغلب که روان بخش را ترجمه روح القدس نه پذیرند - من جز این قدر نمی دانم که شید اسپهبد و اسپهبدی شید عبارت از نفس ناطقه است که پارسیان آنرا روان گویند نیز گویند -

برهان قاطع : صفینه - بر وزن خزینه، درخت ابله را گویند و آن سرو کوهیست و به عربی عرعر می خوانند -

قاطع برهان : سبحان الله! صفینه مگر فارسیست که عربی آن را عرعر می نویسند - صباد معقص ذال ثخذ نیست که فارسی نبودن آنرا همین من مدعی باشم -

تنبیه : صدا را معرب صدا می گوید - یا رب صدا
 بسین در فارسی بمعنی آواز کجاست که صدا بصاد از
 تعریب آن وجود گیرد؟ آری صدا به سین در هندی،
 بمعنی همیشه، لغتیست زبان زد جمهور - اگر آن را معرب
 ساخته اند تفرقه در معنی چرا انداخته اند؟

تنبیه : خال اسم میوه سرخ رنگ می گوید و توضیح میکند
 که در عربی ثمرة السدر و در فارسی کنار و در هندی پیر
 گویند - و ظاهر نمی کند که خال در کدام زبان می
 نامند - باشد که زبان دیوان قاف باشد - انحصار رنگ کنار
 در سرخی و شیشه بودن آن بعناب تهمتست برین ثمر -
 زعی خال مصل -

برهان قاطع : ضرب سیخول را گویند و در عربی
 بمعنی زدن باشد -

قاطع برهان : مکر ضرب اسم سیخول فارسیست - حاشا
 که چنین تواند بود -

تنبیه : طارطه را میگویند که به عربی حب الملوک
 گویند و طارف را بمعنی مال نویافته می نویسند و معاً
 می نویسند که در عربی بعید النسبة من الاجداد را گویند -
 و معنی طارق در عربی باب، که بفارسی در گویند، می گوید -

گوی طارطقه را به معنی حب الملوک و طارف را بمعنی
 تو دولت فارسی دانسته است - با ایشمه در شرح معنی
 طارق میفرماید که بفارسی در باشد - از که پرسم که
 طارطقه و طارف لغت پهلوی و فارسی چگونه می تواند شد؟
 و طارق چون خود نوشت، که بمعنی در باشد که عربان
 باب گویند، لغت کدامین قوم است -

برهان قاطع : طری - بفتح اول و ثانی به تحتانی
 کشیده، به معنی تازه و تر باشد - و گویند معرب تری
 است، که تازگی و رطوبت باشد -

قاطع برهان : طری لغت عربی است بمعنی تازه
 و تر - یا رب این طری که لغت اصلی عربی است
 معرب تری چگونه قرار یافت - تر لفظ فارسی است،
 ترجمه طری - و تری بتای قرشت همان لفظ تراست، باضافه
 یای مصدری، ترجمه رطوبت - در طری که بطای حطی
 لغت عربی است، یای اصلی است نه مصدری، از جرأت جری
 و از طراوت طری - طراوت و تازگی و تری صفت است
 و تازه و تر و طری موصوف - در تعریب و تفریس تبدیل
 لفظ دستور است نه تغیر معنی - اصل این است، که بیچاره

تمیز تفرقه معنی مصدر و مضارع و ماضی و امر و صفت و موصوف از ازل نیاورده است -

تنبیه : طشت زر، طشت گر، طشت نگون، طشت و بخایه، این چهار لغت در فصل تای قرشت با شین نوشته است - در فصل طای دسته دار و شین چون لغات دیگر فراهم نتوانست کرد، همان چهار لفظ را مکرر آورد -

تنبیه : عنبر ارزان اسم گیسوی عنبر بوی حضرت سید المرسلین قرار میدهد - و در نمی یابد که ارزان چیز کم قدر و اندک بها را گویند - سپس عنبر لرزان می نویسد - نظامی راست :

بوی کزان عنبر لرزان دهی
گر بدو عالم دهی ارزان دهی

بیچاره دکنی استعاره را تسمیه دانست - و از روی مصرع ثانی حقیقت لفظ ارزان در نیافت - و معنی شعر مولانا نظامی نفهمید - هیبت زلفی که بوی آن به قیمت دو عالم ارزان باشد، خود او را که مهیب آن رائحه روح افزاست، ارزان چگونه توان گفت، مگر از کوتاهی و نا آگاهی و کم راعی؟ -

تذیبه : غائقر، بفای معنصر، نام شهریست و نام محله از محلات شهر ممصر قلند - نیز حضرت بوهره صاحب دکنی غائقر به قاف میفرمایند تا مریدان شیخ چه فرمایند؟

تذیبه : غرک و غچک نام ساز مسلم، اما بعین بی نقطه و زای فارسی یعنی غرک - دانستن از ازان رو که آن در فارسی و این در عربی نیست، جز مسخرگی و بوالعجبی نیست -

تذیبه : غشته مشتبه به فتحه و کسره غین مشطوطه به معنی آمیخته و آششته می نویسد - آششته بغین مکسور مفعول آشستن است - الف بمحذوفه کجا رفت، و کسره از کجا پدید آمد؟ اگر غشته را مخفف آششته می گفت، می گفتم که مند میخوانم - اکنون که غشته را به معنی آششته نوشت چگوئیم؟

تذیبه : غفوده، بر وزن آکشوده، بمعنی هفته آورده است - هفته خود فارسیست و اسبوع عربی و هندی اشتهواره - غفوده مگر زبان دیو و پری باشد - البته در یک فرهنگ غفوده بی توضیح اعراب بمعنی هفته که عددیست

مرکب از ده و هفت دیده ام - پندارم که این مرد دانشمند
هفته راهفته پنداشت - زهی قیاس!

تنبیه : غنو، غنود، غنودن، غنوده، غنویدن،
غنویده، از یک مصدر شش لغت تراشید - خود مداد و
کاغذ زیان کرد - از کیسه من چه رفت؟ من درین
اندیشه ام که هر شش لغت را همان مرادف خفتن
و خوابیدن گفت و بجا گفت - در فصل هفتم
غنوند، که صیغه جمع غایب است از بحث مضارع
غنودن بقلم آورد، و عهد و پیمان و شرط معنی آن نوشت -
این را چه توان گفت؟ اگر غنوند، بوزن خرسند، بمعنی
پیمان آمده است بایستی که نخست غنوند بحرکت نون
نوشتی و از حقیقت جوهر لفظ آگهی دادی - سپس گفתי
که غنوند بسکون نون لفظیست، جداگانه به معنی پیمان -

تنبیه : غوش، غوشا، غوشاد، غوشاک، غوشای،
یک معنی به پنج صورت آورد، تا اصل لغت چه صورت
دارد! صورت راستی این است که غوشاک، بغین مفتوح،
اسم پلچک است که آپلا بالف مضموم هندی آنست -

تنبیه : فتاریدن، بکسر اول بر وزن حصاریدن،
میطرارد - مگر نگاریدن هم وزن نمی توانست شد که
حصاریدن از قلّه کوه قاف آورد؟ سپس چون بشکارش معنی

پرداخت روی ورق سیاه ساخت - کندن، ریختن، دریدن، شکافتن، پراکنده و پریشان ساختن، از هم جدا کردن، ششش معنی آورد - کس نگوید که چون به نقل این ششش معنی پرداخته باشی تو نیز روی ورق سیاه ساخته باشی - انصاف بالای طاعت است - نقل کفر کفر نیست - هتوزم سخن بسیار باید گفت تا به درد سخن رسیده باشم - فتاریدن، قتال، قتالید، قتالیدن، فترده، فتردن، فترید، فتریدن، فتلیدن، آن ششش معنی کدام صورت و این نه صورت کدام معنی دارد؟ سخن جز اینقدر نیست که فتاریدن و مبدل آن قتالیدن بمعنی دریدن و گسستن آمده است و آنرا فتریدن و فتلیدن هم گفته اند - و چون مصدر به تبدیل و تحفیف چهار صورت دارد، لاجرم سراسر مشتقات نیز به چهار صورت خواهد بود -

تنبیه : در تحت شرح معنی فراخ رو، برای مفتوح، فراخ رو، برای مضموم، به معنی شگفته رومی نویسد - و گمان من آنست که فراخ صفت دهان است، نه صفت رخ - چون مسکین دهان و رخ را یکی میداند، از روی قیاس فراخ رو آورده است - لاجرم تپانچه بر روی و مشتی بر دهن صله دارد - پوشیده نماند که آنچه بعد انضمام دیباچه دوم در مذمت جامع برهان قاطع سخن تیز تر

والده ام و بال این بر گردن مددگار ناورزیده کار اوست
 که در نامه ترقند هنگامه خود مرا دشنام داد و به
 بد گفتن محبوب خود دلیری بخشید - اگر گویند انتقام از
 دهنده دشنام بایستی کشید، گویم آن بیچاره در معرض
 نظم و ثر فرومایه تر از آنست که نامش برنده، اگرچه
 برزشتی باشد - و صاحب برهان قاطع هر چند بگزاف بود
 نمانمای دارد -

تنبیه : فراز را از اضداد می شمارد و هم بستن در
 و هم کشودن در ازین لفظ مدعا دارد - کسی نگوید که
 تنها صاحب برهان قاطع چنین نمی گوید، بلکه دیگران
 نیز گفته اند و این امر اجماعیست - ما میگوییم که این اجماع
 مثل اجماع اهل شام است، برخلافت یزید - سپس باید دانست
 که فراز ضد نشیب است - چون هنگام بستن تخته های دراز
 هر دو سوی مرئی میشود و آن صورت بلندیست هر آئینه
 بستن در را در فراز کردن گویند، چنانکه سعدی گوید :

بروی خود در طماع باز نتوان کرد
 چو باز شد، بدرشتی فراز نتوان کرد

باز کردن بمعنی کشادن و فراز کردن بمعنی بستن، یعنی
 طماع مبرم را سوی خود راه مده - و چون چنین اتفاق

افتاد، دیگر در بروی وی میند - منشای مغالطه درین لفظ
تمسک به شعر حافظ است :

حضور مجلس السست و دوستان جمعند
و ان یکاد بخوانید و در قراز کنید

نخست مجلس انس و جمع احباب و حرکات دوستان
بی تکلف را خاصه در بزم شراب در ضمیر نقش باید بست -
سپس توان فهمید که مجلس انس خلوقیست خالی از اغیار -
اگر ناگاه بیگانه بدین چنین انجمن در آید، همه را عیش
منغض و خاطر مکرر گردد - مگر در هجوم عام جز
گزند چشم زخم بیم رنج دیگر نیست، که آن را بخواندن
و ان یکاد از خود دفع کنند، و در بکشایند تا همسایگان
و سوقیان همه گرد آیند و رسوائی مجلسیان تماشا کنند،
بلکه سرهنگان و عسس و محتسب نیز در آیند و مستان را
یاسیری برند - اگر گویند درین صورت خواندن ان یکاد
بهرچه خواهد بود - گوییم بهر دفع چشم زخم یکدیگرست
که آن از چشم زخم بیگانگان خطرناک ترست - بهر جهاندیدم
می فرماید که آفت اغیار به بستن در دفع کنید
و بلای عین الکمال احباب را بخواندن ان یکاد بگردانید -
سیف الحق میان داد خان سیاح در لطائف غیبی هم از

روی شعر خواجه حافظ دلیلی آورده است، که از فراز کردن در جز بستن در مفهوم دیگر در ضمیر سخندانان هوشمند نمی تواند گذشت - عبارتش که اردو است بعد حذف زواید به فارسی می نویسم - نام گرفته می نویسد : که تا در بسته نباشد به کشادنش چگونه حکم توان کرد - و چون در بسته بود دوستان از کجا آمدند، که بعد از انعقاد مجلس انس به کشادن در فرمان داده میشود -

برهان قاطع : فرامشت - بفتح اول و ثانی بالف کشیده و میم مضموم بشین و تایی قرشت زده، به معنی فراموش است که از یاد رفتن باشد و آنچه کسی در دست گیرد هم فرامشت خوانند -

قاطع برهان : چون شناسائی حقیقت جوهر لفظ ندارد، فرهنگ چرا می نگارد؟ بوری می بافت، رسن می تافت، هیژم می فروخت، گنغن می افروخت، فرامشت را همه دانند که مزید علیه فرامش است - به معنی فرامش چه معنی دارد؟ و آن معنی دیگر که بسوراخ لفظ در سیوخت تا از کدام غلام باره آموخت - فرا مرادف بر به معنی علی لفظی ست جدا و مشت لفظی ست جدا - چنانکه بر دست و در دست - این لفظ مرکب را لغتی مستقل

اندیشید - دانم که نه معنی فرا میداند نه معنی مشت -
 فرامشت را جای دیده باشد - چون در آن مقام معنی
 سهو و نسیان نمی گنجید، از کسی پرسیده باشد که آن
 کس گفته باشد که هرچه بر دست نهند آن را فرامشت
 گویند - لاجرم این معنی را در دل گرفت و در فرهنگ
 آورد - این همان گونه پالغزست که این را در باب
 سلک لآلی رو داده بود - و این چنین صورتهای
 ناخوش درین کتاب بیش از آنست که گفته آید -

برهان قاطع : فرجد - بوزن ابجد، پدر جد را
 گویند که پدر سوم است، خواه مادری باشد خواه
 پدری -

قاطع برهان : سبحان الله! فر فارسی و جد عربی،
 فر بمعنی بزرگ اندیشیدن و جد به معنی پدر پدر فهمیدن
 چه قدر برخویش خندیدنت - من آن می پسندم که
 چون فای سعنص و بای فارسی باهمدگر مبدل میگردد، این
 را پرجد باید گفت، چنانکه در هندی پردادا گویند -
 شارحان قران السعدین مصرع امیر خسرو را باستشهاد
 آورده اند و فرجد را به معنی پدر سوم گمان کرده اند -
 و آن مصرع اینست :

فرجد از فرجد خود یافته

گویی ممدوح امیر خسرو سلطنت جد خود از پدر
جد خود یافته بود - حال آنکه این گمان غلط است - آن
پادشاه سلطنت جد خود از پدر خود گرفته بود - اینک
معنی مصرع از من توان شنفت فرجود لغتیست پهلوی
به معنی کرامت و فرجد، بضم جیم، مخفف آن - و درین
مصرع همان فرجد است بضمه جیم نه فرجد، به جیم مفتوح -
معنی مصرع این که ممدوح من فرجد یعنی سلطنت جد از
کرامت و یاوری اقبال یافت - چون فرجد را نمی دانستند
پردادا ترجمه آن شناختند - و بسوی این امر وقوعی،
که فلانی بر اورنگ جهانپانی بجای جد خود که آن را
دادا گویند نشسته است، نه بجای جد پدر خود که هندی
آن بردادا باشد - نظر نه کردند و قیاس را کار فرمودند -
تازم بدین دکنی که فرجود بر وزن مقصودا به معنی
معجزه و اعجاز می نویسند - و فرجد را مخفف آن نمی داند -
و به تبعیت شارح قرآن السعدین فرجد بمعنی پدر جد می
نویسد - حال آنکه در عربی و فارسی از بهر پدر جد اسمی
خاص معین نیست - در عربی آنسو تر از جد صیغه جمع
نویسند، یعنی اجداد و در فارسی جمع نیا نویسند، یعنی
نیاکان -

تذبییه : فرختار - را که مخفف فروختارست نخست نوشت و فروختار را که لغت اصلیت، مرکب از حیقه ماضی و آر، مانند خریدار و پرستار، بعد از سه ورق رقم کرد - این قاعده کجا است؟

تذبییه : فرقه، بوزن ورنه، بمعنی لعنت و نفرین آورد - باز فریه، بوزن گریه، در فصل دیگر نوشت، تنها به معنی نفرین - و لعنت را فرو خورد - باز درین فصل میطرارزد که در عربی بمعنی دروغ و تهمت آید - در عربی دروغ و تهمت را اگر فریه گویند، گفته باشند - بنده را در آن سخن نیست - من این می پرسم که در فارسی به معنی نفرین فرقه، بوزن ورنه، صحیح است یا فریه، بوزن گریه؟

تذبییه : فسوس، بکسر اول و ثانی بواو مجهول رسیده، بمعنی بازی و ظرافت و سخر و لایع و دریغ و حسرت و تاسف و از راه برون شدن نوشت - و باز فسوسیدن، بر وزن نکوهیدن، بمعنی دریغ و تاسف و حسرت و مسخرگی و ظرافت و بیراهی آورد - رهروان را آکهی باد که غول وادی گفتار طرفه بانگی زده است - تازی و پهلوی را بهم پیوست، و بره گذار نظاره شگرف نقشی بست - من این را نمی گذارم و پرده از روی کارش بر میدارم - افسوس، بالف مفتوح

و واو مجهول، لفظ تازی است به معنی دریغ، چنانکه تاسف و متاسف و وا اسفاه همه مستخرج از افسوس است و فسوس، بهر دو ضمه و واو معروف، لغتی است فارسی، ترجمه استهزاء - این پیخورد افسوس و فسوس را یکی دانسته و هر گونه معانی، که در عربی بهر افسوس و در فارسی برای فسوس بود، پاره پاره بهم دوخت - دیگر این نیز دانستنی است که فسوس در فارسی لغتی است جامد مصدر ندارد، آری مانند شکار و شکوه و خواب و آرام - اگر این را از راه تفتن متصرف گردانند، رواست - اما همان بمعنی استهزاء - افسوس بالفتح اگر عربی نباشد، گو مباش - در فارسی بمعنی و حسرت و حیف و مرادف دریغ است - بکسره همزه غلط و بحذف الف لغو و نامستعمل - و بمعنی بازی و ظرافت و سخر و لاغ دروغ - فسوس، بضمین و واو مجهول، بمعنی استهزاء است - از فسوس حسرت و افسوس مراد داشتن و کذا بالعکس گمراهی است - و فسوسیدن بر وزن نکوهیدن هم بمعنی سخر و هم بمعنی حیف سخر و ابلهی است - افسوس به الف مفتوح و فسوس بر وزن عروس یکی نیست - هر یک مفهوم جداگانه دارد - افسوس را اگر من لغت عربی گفتم غلط گفتم - و آن سهو طبیعی بود - امید که معتقدان صاحب برهان قاطع نظر بدین اغلاط، که من مجملآ نوشته ام، و در برهان مفصل مرقوم است جامع برهان را اگر هیچ نگویند، چنانکه

مرا گفته باشند که عربی نمی داند در باره وی گویند که فارسی نمی دانست - آری انصاف همین می خواهد و هر چه ازین بگذرد حیف و میل است و بس -

تنبیه : فغ، بفتح اول، بمعنی بت می نویسد و راست می نویسد - باز فغستان، بفای مضموم بر وزن گستان، بمعنی بتخانه می نویسد - معنی صحیح و تغیر حرکت حرف اول غلط، چه فغستان همان فغست و ستان - چون فغ را با ستان آمیختند، از فای مفتوح ضمه چرا انگیختند - ضمه گل در گستان و فتحه زر در زستان بجا ماند - فغ در فغستان فتحه را از خود چرا ریزاند؟ طرفه اینکه در فغستان فا را مضموم نگاشت و در فغفور همان فتحه روا داشت - چنانکه خود می گوید فغفور، بر وزن مخمور - دیگر فغاک را نیز بفای مضموم و معنی مضموم آورد - یعنی می گوید که حرامزاده را نیز گویند - باز فغواره نیز بفای مضموم نشان میدهد - حال آنکه خود می فرماید که معنی ترکیبی این لغت بت مانند است - لا جرم ما می پرسیم که چون فغ را در سر آغاز بفتح اول نوشت و در فغفور نیز فا را مفتوح آورد در فغستان و فغاک و فغواره که این هر سه مرکب از فغست فا را بهمانه ضمه چرا سرفرازی بخشید - دانایان دریابند که فغفور فغ پورست یعنی پسر بت - پادشاهی

را پسر نمی زیست - یکباره چون زنش پسر زاد او را به
 بتخانه برد و در پای بت انداخت - و گفت این
 فرزند بت است - قضا را آن کودک نمرد - این قصه همان
 صورت دارد که هندوستانیان دختر و پسر را برند و در
 صحن مسجد اندازند و مسیتا و مسیتی نام نهند - همانا
 فغانستان مرکب از فغ و ستان و فغاک مرکب از فغ و آک
 که افاده معنی نسبت کند، چون خوراک و پوشاک،
 و فغواره مرکب از فغ و واره که مفید معنی مشیت
 است - هر آئینه فغاک و فغواره مرد بیخس و حرکت را گویند
 خواهی از روی تکبر باشد و خواهی بعارضه دیگر
 و حرامزاده را فغاک نگویند - آری ظریفان شیخ مجتهد المصطفی
 را بطریق طنز فغفورا گویند -

برهان قاطع : فولاد - بر وزن و معنی پولادست -
 و آن آهنی باشد جوهر دار که کارد و شمشیر از
 آن سازند -

۱ - این کلمه مرکب است از لفظ (پغ) بمعنی خدا و (پور)
 بمعنی پسر و معنی زیر لفظی آن (پسر خدا) است - در این واژه گاهی
 حرف (ب) به (ف) بدل شده است و لغت را بشکل (فغفور) بکار
 برده اند - در شاهنامه فردوسی همه جا لغت بشکل فغفور بکار رفته
 است (فرهنگ واژه های فارسی در زبان عربی، ص ۸۸) به عربی
 معنی پادشاه بزرگ چین دارد (مفاتیح العلوم، ص ۷۳) -

قاطع برهان : جای آنست که از خنده آب در چشم بگردد - فولاد بر وزن و معنی پولاد و باز تفصیل آن بیودن آهن و ساخته شدن کارد و شمشیر از آن آهن طرفکی - آنکه حرکت و معنی فولاد را، که لغتیست در هر شهر و ده مشهور، به پولاد معرف شده است، که لغتیست نا شناسا و مستور و در اصل همان میل منه فولادست - عجب که فارسی دانان آن عهد این طرفه بغداد را دستگاه بزم نشاط نساخته باشند - و عجب تر آنکه فارسی دانان این عهد قیاس سراسر و سواس او را بجان پذیرند، و هر که تخطیه او کند با او دشمن باشند - و چون دست فرسند که خویش ریزند، ناچار دشتام دهند و بد گویند -

تنبیه : قیصور نام شهری نوشت و کافور را بدان منسوب داشت - باز در باب قاف قیصور و قیصوری نگاشت - لاجرم یا کافور قیصوری که شهرت بسیار دارد، غلط العام خواهد بود، یا قیصوری، که بکر فکر دکنیست، غلط الخاص خواهد بود -

برهان قاطع : قافله شد - بمعنی قافله رفت باشد - یعنی قافله سالار رفت که کنایه از قوت شدن پیغمبر باشد، صلوات الله علیه -

قاطع برهان : قافله شد نوشتن و قافله رفت معنی آن نگاشتن و آنکه قافله سالار رفت توضیح آن قرار دادن هزل در هزل است و خبط در خبط - شدن و رفتن در یک معنی مترادف دارد، یعنی جاننا - چنانکه آمد و رفت و آمد و شد هم بر زبان و هم بر قلم جاری است - قافله شد لغت چرا قرار یافت و قافله سالار رفت چگونه از آن حاصل شد؟ بسا قافله باشد که آن را سالار نباشد و اگر باشد رفتن قافله را رفتن قافله سالار چگونه گوئیم، مگر دانیم که چون قافله رفت قافله سالار نیز رفته باشد - و این حواله بر وجدان است، از قافله رفت، رفتن قافله سالار فراگرفتیم - اکنون معنی وفات سرور کائنات، علیه التحیات، چگونه فرا گیریم و این کنایه را بکدام علاقه پذیریم؟ در ضمیرم چنان فرو می آید که این دکنی سوختنی شعر جامی را شنیده است و از فحوای آن این کنایه اندیشیده است :

ای کس ما یکسی ما به بین

قافله شد واپسی ما به بین

جامی در عهد آنحضرت صلی الله علیه وسلم نبود - اگر بود مانند دکنی لغو نبود که از فراق خواجه دو جهان بدین

عبارت مهمل دریغ می خورد - اگر درین بیت روی سخن
 بسوی خداوندست، خطاب حاضر و غایب را چون بهم
 آمیخت و اگر تضرع با خداست، از قافله رفت معنی پیغمبر
 مرد چنان انگیخت - جامی از درد دوری همدمان
 و همقدمان، که در زندگی وی مرده اند، می نالد - هی! هی!!
 چه می اندیشم این گمان من است، و کرده ماخذ قیاس
 دکنی تباهی رای وی نیست، قافله شد یعنی خاتم المرسلین
 علیه السلام از جهان رحلت کرد - واویلا! وامصیبتا!!
 این استعاره کجائیست؟ -

تنبیه: قبیچاق بکسر اول نام دشت و صحرا میگوید -
 و غلط میگوید - نه قبیچاق بقاف مکسور است و نه نام
 دشت است - قبیچاق به فتحه قاف نام گروهیست، از اقوام
 مغول - و این اصطلاحیست، ورنه در اصل قبیچاق درخت
 میان تهی را گویند -

برهان قاطع: کارگیا - بکسر ثالث و کاف فارسی
 و تحتانی بلف کشیده، بمعنی پادشاه و وزیر و کارفرما
 و کاردان باشد - و هر یک از عناصر اربع را نیز گویند -

قاطع برهان: حرف ثالث رای قرشت است - هر آینه
 باید که کار مصاف و گیا بکسره کاف پارسی مضاف الیه

باشد - درین صورت لازم می آید که معنی کیا پرسیده شود -
و اگر از من پرسند گویم که گیا، بکاف فارسی مکسور، در
زبان فارسی جز تخفیف گیاه معنی ندارد - و گیا بالفتح اگرچه در
فارسی معنی ندارد لیکن در هندی صیغه ماضی است، ترجمه
رفت، و نام شهری است، در قلمرو بنگاله - ای دکنی این کیا،
بکاف عربی مفتوح است، کی بمعنی خداوند و مالک و کیا مزید
علیه - و کار کیا، بسکون ثالث که رای قرشت است،
بمعنی خداوند کار، چون ده کیا بمعنی مالک ده -

تنبیه : کاس را خود می نویسد که در عربی پیاله
را گویند - باز در تحت بحث کاسه خلط می بحث کرده چنان
می نویسد که : آدم گمان کشد که کاسه در فارسی
هم پیاله را گویند و هم نقاره را - اصل اینست که کاس
و کاسه، مانند موج و موجه، بمعنی قدح عربی است، کاس و
کوس بمعنی نقاره فارسی -

تنبیه : کاشت را ماضی کاشتن گفت و راست گفت -
به معنی زراعت گفت و بجا گفت - داغم ازین که
میگوید : "ماخی برگردانیدن هم هست، - و داغ بالای
داغ این که میگوید : "بمعنی روی برگردانید هم بنظر
آمده است، - استغفرالله! کاشتن هرگز بمعنی برگردانیدن
نیامده - آری، برگاشتن مرادف برتافتن و گرداندن و

گردانیدن هست - تا این کلمه ثنائی، یعنی بای ایجاد و
رای قرشت در اول نه فزایند، معنی گرداندن ندهد -
و تا لفظ رو یا رخ در اول نیارند، تنها برگشتن و معنی
روی گرداندن زنهار ندهد -

برهان قاطع : کافت - بسکون ثالث و فوقانی، ماضی
شکافتن است یعنی شکافت و ترکائید - و ماضی کافتن هم هست
یعنی جستجو کرد و تفحص و تجسس نمود -

قاطع برهان : نگارنده این عبارت فریبی [چند]، در کار
آورده است - من خود قریب نمی خورم، اما نمی خواهم
که دیگران غافل باشند و باین همه مزد خیرخواهی و
رهنمائی نمی جویم - امید که دوستان در انصاف مضایقه
نه فرمایند - کافت ماضی کافتن چرا میباشد و ماضی شکافتن
چرا قرار یابد؟ و اینکه میگوید ماضی کافتن هم هست
مگر دو مصدر را که در صورت و معنی مغایر هم باشند،
یک ماضی روا باشد؟ دیگر شگفتی قزو مانده ام که از
شکافتن در باب شین مع الکاف جز شکاف که این را
بمعنی رخنه آورده است، هیچ نشان نیست - این جا شکافتن
از کجا آورد و کافتن بمعنی شکافتن و ترکانیدن از کجا یافت
و کافد مضارع کافتن چرا اندیشید و کاویدن از کجا وجود

گرفت؟ سخن اینست که شکافتن مصدریست جداگانه، ترجمه آن چیرنا، ماضی شکافت و مضارع شکافد و مفعول شکافته - و هم چنین کافتن مصدری دیگر است، ترجمه آن کهودنا، ماضی کافت و مفعول کافته مضارع کاود - کافتیده و کافد غلط محض و محض غلط - و معنی تفحص و جستجو اصلی نیست، بلکه نظر بر حصول فائده عمق و غور کنایه از پژوهش و تفحص است - اما کاویدن مصدر مضارع است، چنانکه رستن، برای مضموم، مصدر اصلی و روئیدن مصدر مضارعی - هر آئینه کاو صیغه امر است و کاوش حاصل بالمصدر -

برهان قاطع : کالب - بر وزن و معنی قالب است - که آن را کالبد نیز گویند -

قاطع برهان : اگر حیرت روی ندادی از خنده بیخود شدی - کالب بر وزن و معنی قالب مگر معنی دارد؟ عیاذاً بالله! قالب در عربی و کالبد در فارسی بمعنی تن است - و چیزی را نیز گویند که آن را در هندی سانچا نامند - کالب لغت کجائیست مگر مخفف کالبد باشد و این نمی تواند بود - و اگر هم چنین بود، اشاره به تخفیف کالبد می کرد - چون بدین مقام رسیدم و کالب بر وزن و معنی قالب دیدم، ناچار ورق بر گرداندم و بحثا قاف

مع الالف را نگرستیم، از لغت قالب اثری نیافتم - اگر
 دکنی این را میدانست در قاف مع الالف چرا نیامورد؟
 و اگر نمی دانست در معنی لغت قالب از کجا بکار برد؟
 همانا چون ارازل و اجلاف در هر ملک قاف را کاف و شین
 را سین میخوانند، و باید که این لهجه در دکن بسیار
 مروج باشد، این نیز تتبع قوم کرده و قالب را صحیح
 انگاشت و اصل پنداشت، چنانکه در عبارت آینده گواه دیگر
 نیز برین معنی میگذرانم -

تنبیه : کانون را به معنی آتشدان و گنجن و منقل
 و طرز و روش و قاعده می فرماید - سبحان الله! کانون و
 قانون را یکی میداند، و آنچه در قالب و قالب خورده بود
 مکرر میخورد - و بمشاهده باب قاف مع الالف پدید آمد
 که قانون را معرب کانون میگوید - چنانکه صدا بصاد را
 معرب صدا بسین گفته است - آه ازین پالغزهای پی در پی -
 در فارسی قاعده و روش را کانون که می گوید همان اسم
 آتشدان است و پس - قانون لفظ عربی الاصل است، جمع
 آن قوانین و فاعل آن مقنن - اگر قول دکنی راست بودی
 و قانون از تعریب کانون وجود گرفتگی افاده معنی
 آتشدان نیز بحال و برقرار ماندی - چون چنین نیست،
 حاشا که چنان باشد - نوبتی در مدرسه دهلی، چنانکه

قانون و قاعده مدارس است، بزم امتحان آراستند و کار امتحان یکی از علمای جلیل القدر اسلامیه، که در آن عهد از بهر این مهم بطریق دوره از کلکته به دهلی رسیده بود، حوالت داشت - یکی از طلبه علم، به چشم داشت عرض جوهر لیاقت خویش، عبارتی عربی بنظر آن بزرگوار ممتحن گذرانید - مگر لفظ صدا دران عبارت داخل بود - ممتحن خشمگین شد و فرمود : که اندراج لفظ پارسی در عبارت عربی گمراهی است - اشعار شعرای نام آور عرب و قاموس و منتهی الارب آوردند - تا صدا را در اشعار عربی و کتب لغت عربی دید و خشم فرو خورد - چون این حکایت بمن رسید، گفتم : این بزرگ نیز از فریب خوردگان و گمراه کردگان جامع برهان قاطع خواهد بود - و بال این گمراهی نیز بر گردن اوست -

تنبیه : در فصل کاف عربی کاهنبار و کهنبار معاً در فصل کاف عجمی گاهنبار و گهنبار می نویسد - من می گویم که بکاف عجمی گاهنبار و گهنبار صحیح است و بکاف عربی کاهنبار بمعنی انبارگاه فهمیده میشود و آن بمعنی مقصوده مناقات کلی دارد - هم چنین در فصل کاف تازی مع الرأ المهمله می گوید که : کر بکاف مضموم، در فارسی

رود خانه را و در عربی حوض را گویند - آه ازین خط
مبحث - اسم حوض در عربی بکاف عربی و اسم دریا در
فارسی بکاف فارسی است - هم چنین حجام را کرا بکاف تازی
لشان می دهد - و این قیاس مست اساس اوست - و گرا
اسم حجام بزبان فارسی، بکاف فارسی مشدد، است - از همه
عجب تر آن که کرازان، بکاف عربی مکسور، بمعنی
خرامان می آرد و خبر ندارد که گراز، به کاف فارسی
مضموم، لغت فارسی است - اسم خنزیر مرادف خوک و
سرهنگ بدخو را نیز گویند - و بمعنی خرام نیز آید -
گرازان مرکب ازین است - چون نازان و شادان - بی حیائی
بین که خود می فرماید که در جهانگیری بکاف فارسی
مضموم آمده است - آیا کرازان بکاف عربی بر وزن صفاهان
بطریق الهمام حالی این بوالعجب مرد شده است یا از راه دیگر
در اندرونش در آمده -

برهان قاطع : گروه - بضم اول و ثانی به واو مجهول
رسیده و به ها زده، ثلث و سه یک فرسخ را گویند - و
آن سه هزار گز است - و بعضی گویند چهار هزار گز -
و زیاده ازین نیست و آن را بعربی کراع خوانند -

قاطع برهان : خبه، خبه! ای ملا برهان الدین

د کئی قطب شاہی! ما میدانستیم کہ کروہ فارسی ست و کوس،
 بکاف عربی مضموم و واو مجهول، ہندی آن - و نمی دانستیم
 کہ عربی آن چیست - اکنون از بہر شما دعای تخفیف عذاب
 خواہیم کرد، کہ دانستیم عربی آن کراع است - اگر در صراح
 و قاموس ازین اسم نشان نیابند چہ زیان و اگر علمای
 عصر نپذیرند چہ ہاک - واضعان لغت کہ پاچہ گاو و
 گوسپند وغیرہ را کراع نام نہادند آیا در ذات لفظ کراع
 چہ دیدند کہ بر ثبوت پاچگی دواب حجت تواند بود -
 شما کہ در عہد خود برہان مجسم بودہ اید، کروہ را کہ
 مقدار معین است از زمین، کراع گفتید - قول شما
 برہان قاطع چرا نباشد - آری قطع ہم از بہر پاچہ
 درخوارست و ہم از بہر طریق و سبیل سزاوار -

برہان قاطع : کشاورز - بفتح واو بر وزن فرامرز،
 بہ معنی دہقان و برزیکو و زراعت کننده باشد - و زمین
 زراعت و کشت زار را نیز گویند -

قاطع برہان : درین جا چہار اغلاط است و یک تمسخر،
 اما اغلاط : فتحہ کاف غلط، کشاورز بکاف مکسور است، دوم
 فرامرز هموزن غلط، زیرا کہ واو کشاورز مفتوح است و میم
 فرامرز مضموم - چنانکہ شعر استاد گواہ است :

چنین گفت رستم فرامرز را

که دل شکن و بشکن البرز را

غلط سوم برزبگر بمعنی مزارع غلط، زیرا که آن برزگر است نه برزبگر - غلط چهارم زمین زراعت و کشت زار را زنهار، هزار زنهار، کشاورز نه گویند - تمسخر خود ظاهر است که دهقان و برزبگر و زراعت کننده نوشت - مگر یک لفظ ازین هر سه لفظ کفایت نمی کرد - پنجمان مباد که این در اصل کشت و رزست بکاف عربی مکسور، کشت مشهور و ورز صیغه امر از ورزیدن، و چون با کشت معنی فاعل بخشید، یعنی ورزنده کشت - و این را کشتاورز نیز می گفتند و کشاورز مخفف آنست - کاف چرا مفتوح گردد و معنی زمین و زراعت چنان صادق آید؟

تنبیه : کشکول، بر وزن مقبول، هم بمعنی گدا می آرد و هم بمعنی کاسه گدایی مسلم دارد - توجیه ناموجه اینکه کش بمعنی کشیدن و کول بمعنی دوش است - گویی فارسی نخوانده و اگر خوانده است، فراموش است - فی، نی، خود در اصل بیخود و بیبوش است - تسویه وزن مقبول با کشکول نامقبول است - زیرا که مقبول به واو معروف و کشکول به واو مجهول است - دیگر کاسه گدایی را گدایان در کف گیرند نه بر دوش کشند - مهذا توجیه مفید مطلب مدعی نیست - کول را به معنی دوش

قرض کردیم و کثی خود صیغه امر است از کشیدن و چون اسم در اول آن در آرند اکثر افاده فاعلیت و بطریق نادر افاده مفعولیت می کند - مثل خدا بخش، بخشیده خدا و زهر آلا بمعنی آلوده زهر - آن نه شنیده ایم که صیغه امر را بر اسم مقدم دارند و معنی مقصوده فراگیرند - دانم که آن گونه مردم نیز در گیتی باشند که چون این نگارش را نگرند، فرمایند که غالب بخشیده را از اسم مقدم آورد و بخشیده خدا گفت و آلوده را از اسم مقدم داشت و آلوده زهر گفت - در آن وقت بداد من که خواهد رسید؟ ناچار خود می گویم که سخن صیغه امرست و بخشیده و آلوده هر دو صیغه مفعولست و بخشیده خدا و آلوده زهر مضاف و مضاف الیه است - آن ترکیب دیگر است، و این ترکیب جدا - سخن کوتاه، دکنی همه جا کج میرفت، و اینجا واژگون خفت چون از کجروی کوفته و مندبور است با وی هیچ نباید گفت - و از من هیچ مدان باید شنفت که کشکول، بکاف مفتوح و واو مجهول، گدا را هرگز نگویند - کشکول بمعنی کاسه ایست که بصورت کشتی ساخته باشند و آن را کجکول، بجیم نیز گویند - چنانکه خود نیز در پایان عبارت می نویسد که : آنچه مشهور است ظرفی باشد که آن را یاندام کشتی سازند - بلی، مشهور آنست و مستور اینست که دکنی آورد -

برهان قاطع : کفانه - بر وزن بهانه، بجهای را گویند
که نارس از شکم بیفتد -

قاطع برهان : آفرین ! صد آفرین !! ای فرزانه دکنی،
لغتی صحیح آوردی و این قلب فکانه است، مثل پیام
و میان و کنار و کران - این قدر من در آگهی می فزایم
که کفانه و فکانه هر دو لغت یکاف عربیست و در هر
لفظ حرف نخستین مکسور -

تنبیه : نهان مباد که این جانور که بصورت موش
است و از دیوار بدیوار میجهد و گلهری، یکاف فارسی
مکسور نام دارد، در پارس نمی باشد - هر آئینه دران
زبان اسمی از بهر وی معین نیست - دکنی را لازم که یکاف
عربی مفتوح در ذیل لغات فارسی می نویسد و هم وزن
آن ابهری می آرد - و ابهری خود لفظ ناسانوس است -
قطع نظر ازین اندیشه گلهری، به هر وزن که باشد، لغت
فارسی نیست - اگر فارسی می بود، مصنف خالق باری، که
بگمان گروهی امیر خسرو دهلوی است، همین اسم در
خالق باری چرا نمی نوشت و موش پران و موشک پران
از پیش خویش اسم صفت چرا می تراشید - من می گویم
که سر تا سر قلمرو هند این جانور را گلهری یکاف فارسی

مکسور گویند، نه کله‌پری، بکاف عربی مفتوح - این نیز همان مثلی است که نه فالوده را دیده است و نه انار را -

تنبیه : کواره، بضم کاف تازی - میگوید که ظرف سفالی را گویند و ظرف را هم می گویند و بهترین ظرف‌ها پوست خرچنگ است - من می خندم و می گویم که سفال و ظرف البته یکی است - ظرف را اگرچه از سفال باشد ظرف چگونه توان دانست و پوست خرچنگ بهترین ظرفها چگونه تواند بود؟ کجا سفال و کجا پوست؟ در بزمی سخن از ماهی میرفت - یکی از آن میان گفت : بلی ماهی جانور خوشی است - دیگران از راه ظرافت پرسیدند که تو ماهی را دیده ای؟ گفت : چراندیده ام؟ ماهی همان است که همچون شتر دو گوش دراز دارد :

یقین شد که بر خویش خندیده است
چو ماهی شتر نیز کم دیده است

هم چنین دکنی نه ظرف را داند و نه سفال را، نه پوست را شناسد و نه خرچنگ را - شادم که این تقریر ظرف و پوست خرچنگ بر خاطر عاقل اهل فضل و کمال نیز گران آمد - چنانکه از صفحه ۶۱۲ مجله اوراق برهان قاطع مطبوعه آشکار است -

تنبیه : کیان خره به خای مضموم بی واو به معنی
 نور قاهر نوشت - باز بی فاصله در فصل خا مع الواو نیز
 بدین معنی نگاشت - بیچاره خره بی واو و خوره مع الواو
 را یکی میداند و نمی داند که بی واو نور قاهر و صوبه
 و ضلع را نامند و بواو اسم مرضیست که آن را در عربی
 داء الثعلب گویند و آن فرو ریختن موی ریش و پروت
 و ابروست در انتهای جذام -

تنبیه : در فصل کاف عربی مع الراء، کرگدن اسم
 جانوری نشان میدهد که بر سر بینی شاخی دارد - حال آنکه
 کاف اولش نیز فارسیست - باز اسم طایری میفرماید
 که پیل دو ساله را بچنگال بر باید - باز دایه بزرگ را میگوید
 که فیل جوان را شکار کند و به پشت بردارد و سوی
 بچگان خود برد - و سپس اسم فیل دریایی نشان میدهد -
 ماجرای خنده آور این که می خروشد که کرکزن، بهر
 دو کاف عربی اول مضموم و ثانی مفتوح و زای منقوطه و
 نون، گوی بوزن گلیدن، تعریب آنست - دانایان علم عربی
 بر مدعی میخندند و این تعریب را غلط میدانند -

تنبیه : گذاردن را نخست در فصل کاف فارسی مع
 الذال منقوطه آورد، اما گذاردن و گذارش همین دو لفظ

و پس - سپس در فصل کاف فارسی مع الزاء الهوز گزاردن،
 گزارش، گزارش گر، گزارشن، گزارشنامه، گزار نامه،
 گزارنده، گزاره، گزاره نامه، گزاریدن، نه لغت رقم زد -
 مگر گذاشتن و گزارش بذال نغذ نیز آمده است - و این
 هفت لغت که هم از مشتقات گزاردنست، بعضی مفرد و
 بعضی مرکب، ذال نغذ را نه پذیرفتند - سخن اینست که همه
 برای هوز است - مصدر و حاصل بالمصدر بذال منقوطة
 نبشتن دیوانگی و پیخردیست - این را در زای و ذال و
 تای و طای و کاف و گاف فارسی و با و جیم فارسی و عدم
 و وجوه و او معدوله و حرکات ثلثة الفاظ و معنی مصدر و
 ماضی و مضارع و امر و لازمی و متعدی و فارسی و عربی
 هیچ گونه تفرقه منظور نیست -

برهان قاطع : کل شدن - بضم اول، کنایه از
 ظاهر شدن و فاش کردن و کنایه از نهایت عظمت و
 بزرگی یافتن باشد -

قاطع برهان : کل شدن بمعنی عظمت و بزرگی یافتن
 اگر در فرهنگهای دیگر نیز آورده باشند روا باید داشت -
 و بمعنی ظاهر شدن غلط محض باید پنداشت - آری کل کردن
 به معنی ظاهر شدن است - و اگر کل شدن بمعنی ظاهر شدن

بودی لاجرم گل کردن متعدی آن قرار یافتی و معنی ظاهر کردن بخشیدی - حال آنکه چنین نیست، بلکه خود در صفحه آینده گل کردن نیز به معنی ظاهر شدن آورده و متشاء این نیست مگر نا آشنائی از علم فارسی -

تنبیه : بوشاسپ و قلب آن بوشپاس در باب های موحد و فصل واو نوشت و بجا نوشت - باز در کاف عربی مع الواو و کاف پارسی مع الواو در دو فصل مکرر آورد، چنانکه در شرح بوشاسپ ثبتیم -

تنبیه : لگام را، که لغت مشهور، دکنی بضم لام میفرماید، تا معتقدانش چه فرمایند؟ در حاشیه صفحه ۶۷۳ رای خردمندان دارالحکومت با رای فقیر در مذموم بودن لام مضموم در لگام تطابق دارد -

تنبیه : در تحت لفظ مایون مینویسد که : در عربی نیز همین معنی دارد - مگر این را فارسی می شمارد، که چنین مینگارد -

تنبیه : مار افسا، مار افسار، مار افسان، مار افسای، به معنی کسیکه مار را به افسون رام کند و زهر مار را از تن مار گزیده بدر کشد، چهار لغت نوشت -

از انجمله مار افسای و مار افسا دو لغت صحیح -
و این هر دو لغت در حقیقت یکی است، چون چمن پیرا
و چمن پیرای - مارافسان مذبذب است و مارافسار غلط -

تنبیه : مادر ندر و به تخفیف مادر ندر به معنی زن
دویمین پدر آورد، پذیرفتم - در یک فصل مار ندر به حذف
دال آورد و این قیاس اوست -

برهان قاطع : مارسان - بکسر ثالث و سین بی نقطه
بر وزن عاشقان، بمعنی مارستان است که بیمارستان
و دارالشفا باشد -

قاطع برهان : اگر مخفف بیمارستان میگفت می پرسیدم
که شارسان مخفف شارستان دیده ایم - در بیمارستان اگر
حکم تخفیف روان کنیم، بیمارسان میماند و باز چون
بیمارستان را مخفف گردانیم مارسان صورت می پذیرد -
اما بعد دو استحال، هر آینه تا در کلام یکی از سترگان
فارس نه بینیم، چسان باور داریم - اینها که گفته ایم
همه سهلست - بیمارسان، بکسر ثالث یعنی برای قرشت مکسور،
در کدام فرهنگ دیده است یا از کدام خردور شنیده
است؟ اشعار سند فرو گذاشتن هم ازین روست که خواجه

نگارش لغات، مطابق قیاس خویش، دوست دارد، لاجرم
سند از کجا آرد -

تنبیه : ماهر، بر وزن ظاهر، به لغت ژند و پاژند
به معنی روز آینده، که آن را فردا گویند، می گوید -
چون ژند و پاژند کسی میبایست هر آئینه اگر در فرهنگ‌های
دیگر نیز آورده باشند نتوان بتواتر استناد کرد -
ما این مقدمه را در ذیل فواید، که انجام این نگارش
بدانست، آشکارا انگاشته ایم -

تنبیه : باز از خنده بیخود می شوم و می گویم
که میگوید ماهی شور نام یکی از پیغمبران هندست -
نعوذ بالله! الف بعد از میم هرگز نیست - بعد از های
هوز یای معروف زنه‌ار نیست - آن همیشه است، بر وزن
یکی در، بیای مجهول - گویند در اصل سنسکرت
مهمیشورست، بشین موقوف و واو مفتوح - در هر حال قول
دکنی راه بجای نمی برد - الف از کجا پدید آمد و تحتانی
مجهول معروف چرا شد؟ مهمیشور و همیشه و همیشه
یکیست - ماهی شور اصلی ندارد - عبارت حاشیه صفحه ۶۸۷
برهان منطبعه کلکته در لغویت لفظ ماهی شور موید قول
منست -

برهان قاطع : ماهوچی شمه خضر کنایه از زبان
و دهان معشوقست -

ققاطع برهان : یارب ماهوچی شمه خضر کدام لغت
است؟ من در کتاب منطبعة ۱ بدین صورت دیده ام -
مصرع :

قلندر هرچه گوید دیده گوید

در ضمیر میگردد که ماهی چشمه خضر خواهد بود و آن
خود مضمونست بطریق استعاره بالکنایه، که سخنور بسا
خون جگر خورده باشد، تا در نظم و نثر خویش آورده
بآید - سپس هر که این را در گفتار خویش آرد سرقه
خواهد بود - از لغات مستقلة و کنایه های مشهوره نیست،
که بکار دیران روزگار آید - شیر خدا، که ترجمه اسد الله
است، کوئی یکی از نامهای جناب ولایت پناه است - حد هزار
کس در کلام خویش آورده باشند و سرقه ای نیست - دکنی
در بحث شین مع الیاء شیر شریزه غاب اسم حضرت امیر
علیه السلام نوشته - و آن مضمونست که خاقانی در

۱ - در بیشتر نسخه های چاپی ماهی و چشمه خضر : کنایه
از زبان و دهان معشوق است ۲ چاپ شده است - و این صحیح
و واضح است (م.ب) -

قصیده قسَمیه بهمرسانده - شیر شرزه خود صفتی ست عام
 که بر هر مرد شجاع و سرهنگ جنگجو اطلاق توان
 کرد - و غاب به معنی بیشه و نیستان است - هر آینه
 این صفت نه سزاوار شان اسد اللہی باشد خاقانی خود
 بطریق تنزل گفته است - این چنین صفت اسم کسیکه بعد
 از خدا و رسول ص او را بزرگی توان ستود، چگونه روا
 تواند بود؟ و همچنین آمده دست را در باب الف محدوده
 اسم حضرت خاتم المرسلین صلوات الله علیه قرار داده است
 و این لفظی ست در غایت رکاکت، چنانکه همدران فصل
 مفصل نوشته ایم - مقصود ما اینست که اینچنین مضامین
 مستقل کنایه مقبول چرا قرار یابد و جز در شرح اشعاری،
 که حاوی این کلمات باشد چرا نگارش پذیرد -

برهان قاطع : مدهوش - باها بر وزن سرپوش،
 سرگشته و حیران را گویند و در عربی صاحب
 دهشت باشد -

maablib.com

قاطع برهان : دانه دکنی خانه بر انداز الفاظ عربی
 و فارسی و هندی ست - حقیقت هیچ لفظ نمی داند و در
 هر باب سخن میراند - از طرز تحریرش درین مقام آن
 ثابت میشود که مدهوش لفظی ست به واو مجهول که در

فارسی سرگشته و در عربی صاحب دهشت معنی آنست -
 به یزدان داد گر سوگند! اگر این چنین باشد - مدهوش
 لغت عربی الاصل است مفعول - دهشت و هیچ صیغه مفعول
 در عربی بواو مجهول نیست - پارسیان تصرف کرده
 بواو مجهول مرادف مست و بیخود می آرند - نه بوزن
 سر پوش است نه بمعنی سرگشته و حیران - مفعول
 دهشت را صاحب دهشت گفتن نیز نسبتی است بعید -
 چرا نه گفت که مفعول دهشت است؟ خود میگویم که
 چرا نگفت و خود میخندم، که چون نمی دانست،
 چرا میگفت -

برهان قاطع : مران - بفتح اول بر وزن سران،
 بمعنی آنست که اشاره بجیزی دور باشد - و بلفظ مر که
 از جمله الفاظ زائد است ملحق شده - و منع از راندن
 هم هست -

قاطع برهان : کودکان دبستانی میدانند که مر لفظ
 جداگانه است - دو لفظ را یک لغت قرار دادن و
 آنکه بدین کوری که مدۀ الف از میان رود و رای قرشت
 بالف پیوندد - دیگر این که میخروشد که منع از راندن
 هم هست - این نیز مرکب است از "میم"، "نهی" و "ران"،

که صیغه امر است از راندن - این جا رای قرشت بالف
اتصال دارد - مران بر وزن سران ایست و آنکه از لفظ
مر و آن ترکیب یافته است "مرآن"، سکون رای قرشت
و الف ممدوده، که آن را در فارسی دو الف اعتبار کنند،
بوزن سران نیست - ای دکنی ترا به لقای بی بقای زمرد شاه
باختری سوگند که این هر دو لفظ یکی است و در ترکیب
این دو لغت هیچ تفاوت نیست - در بحث میم با ذال
نقطه دار مذ به میم مضموم می نویسی و بمعنی خداوند خاطر
نشان میکنی و مردم را از راه میبری - نه مذ بدال است
و نه بمعنی خداوند - خدا داند فرزندان پارس اساس
تسمیه بر کدام وجه نهاده اند - اورمزد و آرمزد و
هرمزد و هرمز هر چهار لفظ برای عوز اسم مشتری است
که کوکب علم است - و اسفندارمزد و اسفندارمز
هم نام ماه است و هم نام روز و هم نام سرور و - و
این افاده نیز از فیض تقریر مولانا عبدالصمد است
رحمة الله علیه -

maablib.com

تنبیه: مَشْمَشا - بفتح اول و میم و سکون ثانی،
گوی بر وزن درهوا، به لغت ژند و پاژند اسم نوعی از
زرد آلو می نویسد - آگهی طلبان آگاه باشند که گفتار

دکنی در این مقام پوچ یا در هوا است - این همان
مشمش است، بر وزن کشمش، بمعنی خوبانی که نوعی
از زرد آلو است -

برهان قاطع : مک - بفتح اول و سکون ثانی،
بمعنی مکیدن باشد و امر بمکیدن هم هست، یعنی بمک -
و مکنده را نیز گویند که فاعل مکیدن باشد -

قاطع برهان : هر چند انداز دکنی همه جا از این
دست است - و من نیز بسیار جا در این باره سخن
راکنده ام - و بار بار در یک خصوص سخن راندن هرزه
گفتن است، لیکن چون نزدیک است که این نگارش کران
پذیرد از سر این لغت تغز نتوانستم گذشت - لفظ دو
حرفی را در پارسی آخر متحرک کجا باشد و مک بمعنی
مکیدن کجا است و مکنده را مک کجا گویند و معنی امر
بشرکت معانی دیگر کجا است؟ اگر انصاف است تاب
این همه اغلاط چون توان آورد و اگر خواهی نخواهی
سوگیری باید کرد عذر این خطاهای بی شمار چگونه توان
خواست !

تنبیه : مکاس را بحیم مفتوح که مرادف ابرام

است بضمیمه میم آورد - و در فصل دیگر مکس، بفتح اول و کسره ثانی نگاشت و گفت که مکیس هم گویند - حق این است که مکاس بر وزن حواس لغت اصلی و مکیس اماله آن است - مکس در استحاله سوم، بشرط آنکه در اشعار اهل زبان آمده باشد، مخفف مکیس خواهد بود -

تنبیه : با آنکه مکیدن را در تحت شرح معنی مک نوشت، باز در فصل جداگانه لغتی خاص قرار داده، بوزن و معنی مزیدن، آورد - و آن را چوشیدن بجیم فارسی هم گفت - گویی چوشیدن بدل چوسیدن است - و آن تفریس مصدر هندی است یعنی چوسنا -

تنبیه : در تحت شرح لفظ مکاس میم را مضموم نوشت - و باز مکس بفتحه میم لغتی دیگر تراشید - و گفت که آن را مکیس نیز گویند - سومین بار در فصل جداگانه مکیس را بمیم مضموم لغتی خاص خاطر نشان کرد - داغم که با این همه سودا زدگی مقبول است -

تنبیه : ملان و ملای، که آن صیغه نهی است از لاندن و این صیغه نهی است از لائیدن در دو فصل

جدا جدا آورد و کس نمی پرسد که این چه فسوس و چه
تمسخر است -

برهان قاطع : مل تنگ - بمعنی تنگ شراب باشد،
یعنی شخصی که حوصله در شراب خوردن نداشته باشد
و او را مل تنگ بوزن خرسنگ هم میگویند -

قاطع برهان : در مل تنگ توضیح اعراب نکرد -
کس چه داند که چه گفت - قرینه آن می خواهد که
بضم میم و ضمه تاء قرشت و فتحه نون باشد - و این
لغت بدین صورت غلط است - تنگ شراب و تنگ باده
هر دو بنای مضموم و نون مفتوح، زود دست شونده را گویند -
باشد که تنگ مل و تنگ می نیز گفته باشند - لیکن
تنگ شراب و تنگ باده در نظم و نثر فرزانهان هزار جا
دیده ایم - و تنگ مل و تنگ می از نظر نگاشته است،
باشد که روا باشد - اما مل تنگ به تقدیم مل بر تنگ
صحیح نمی تواند بود - و مل تنگ بوزن فرسنگ نگوید،
مگر مرد بی تنگ، در خور سنگ - صاحب کشف اللغات
نیز در تگارش این هنجار دارد که کلمات مرکبه را لغت
مستقل می پندارد، چنانکه همی نگارد مل تنگ تنگ،
بمعنی شراب بسیار بسیار - این هفت لفظ از کشف اللغات

منقول است - نامه نگار گوید : از آنجا که تنگ باوجود معانی دیگر اسم ظرفی هست که دران گلاب و شراب و عرق نگاهدارند، لاجرم خم خم و سبو سبو و تنگ تنگ منید معنی کثرت است - صاحب برهان قاطع تکرار لفظ تنگ که افاده معنی فراوانی داشت فرو گذاشت و مل تنگ را به معنی تنگ شراب نگاشت - هی ! هی ! صورت لفظ و معنی متغیر ساختن و آنگاه لوای فرهنگ نویسی افراختن - پس ازآنکه کشف اللغات را نگرستم طرز گذارش آن را با عنوان تحریر برهان قاطع اختی مانا یافتیم - کاش دانستمی که تقدم زمانی کراست - قیاس من چنان میخواهد که صاحب کشف اللغات مؤخر و در دانستن قواعد عربی از صاحب برهان دو سه گام بیشتراست، زیرا که باوجود تتبع روشن باعتقاد خویشتن منصب تصحیح و تهذیب دارد - الله ! الله ! این هر دو بزرگ درین صفت، که مدار حل لغت بر رای و قیاس خویش نهند و از تقلیب و تخفیف و تصحیف قطع نظر فرمایند، چقدر باهم مساهم اند - و درین باره که قیاس هیچ گاه صحیح نبود چه مایه با یکدیگر انباز - از برهان قاطع مثنی از خروار به نظر مشتریان متاع سخن گذشت - از کشف اللغات نیز برگی از درخت و دانه ای از خرمن نگرستن

دارد - خدایش بیامرزاد مینویسد: ملای، یعنی مگو
و آلوده مشو - گویی از ملای نهی گفتار و نهی آلودگی
میخواهد، حال آنکه لای امرست از لائیدن و لائیدن
بمعنی بیهوده گفتن است - ملای یعنی بیهوده مگوی - و
اینکه آلوده مشو نیز ملای قرار داده است در غلط افتاده
است - گوش دارید و هوش گمارید - آلودن مصدر است
و آلاید مضارع و آلای امر و میالای نهی و مخفف
میالای ملای - حاشا که اساتذہ تخفیف بعد از تخفیف روا
داشته باشند و بجای ملای، ملای نگاشته باشند، که آن
خود لفظی دیگر و مفید معنی دیگر است -

تنبیه: مندل - بر وزن مندل، را بعد از شرح معانی
دیگر که غلط نیست در آخر میگوید که بزبان هندی
نوعی از دهل است - لاحول ولا قوة الا بالله! مندل لغت
هندی نیست، فارسی الاصل است - در هند مندل را پکهاوج
گویند -

maablib.com

تنبیه: منزل شناسان بی گم کرده در یک فصل و
منشور نویسندگان باغ در یک فصل نوشت - مسکین چه
داند که اینها مضامین ابداعی نازک خیالانست نه لغات
مستقل و کنایه‌های مبتذل -

تنبیه : منقار قار به معنی زبانه قلم و منقار گل به کاف فارسی
مکسور به معنی زبان می نویسد - من از نارسایی اندیشه خویش
نقهمیده ام، که زبانه قلم چیست و منقار قار کنایه از زبانه
و منقار گل کنایه از زبان بجزویر کیست - از پذیرندگان
رای جامع برهان قاطع متوقع هدایتیم -

تنبیه : در شرح لفظ مه، که مخفف ماه است، می نویسد که
حرف نفی است که به معنی لا باشد - استغفرالله! میم و های
مختلفی حرف نفی چراست؟ تنها میم حرف نفی است و جز صیغه امر
به هیچ صیغه دیگر ربط نیابد - همانا این همان مغلطه است که
دکنی ات را ضمیر حاضر و اش را ضمیر غایب و ام را
ضمیر متکلم نوشت - حال آنکه آن تنها تا و شین و میم است،
بی آمدن الف در اول و این تنها میم است، بی آمدن های
مختلفی در آخر -

تنبیه : مهر خم، مهر دو ضمه، به معنی سکوت
می نویسد - و باز مهر جم، بهیچ مفتوح، نیز می نگارد -
و مهر فم نیز میگوید - و این را اصح میفرماید - نازم
برین قیاس که گاهی بجانب صحت میل ندارد - مهر خم
خشت خم شراب را گویند و آن خشت مانع بدر رفتن
شراب از خم است، چنانکه حافظ فرماید :

گرچه از آتش دل چون خم می در جوشم
مهر بر لب زده، خون میخورم و خاموشم

ازین جا مهر خم بمعنی خاموشی فرا گرفت - ندانم
مهر جم از کجا آورد - پایان کار مهرقم را که مرادف
مهر دهانست، بمعنی سکوت اولی واضح دانست -

برهان قاطع : مهلند - بر وزن فرزند، تیغ و شمشیر
هندی را گویند -

قاطع برهان : لغت نوشت و توضیح نکرد که
تیغ هندی را در کدام زبان مهلند گویند - تیغ هندی
همان سروهی است^۱ لیکن نه در هند مهلند گویند و نه
در فارسی و نه در عربی و نه در ترکی - و اینچنین لغات
درین کتاب فراوان است -

تنبیه : میامار به معنی شمار و حساب مکن می آرد
و میگوید که امار و امارجه حساب را گویند - ما میگوییم
که اوار و اوارجه بمعنی دفتر حساب آمده است و ابار
و ابارجه مبدل آن میشوند بود - این امار و امارجه
و آنکه میامار بمعنی نهی و منع از حساب از کجا پدید

^۱ سروهی - Sarohi, A kind of scimitar, a two-edged sword (said to be so called from saroh or saro, the place where it is made) (Platts).

آمد؟ اول باید که مصدري باشد و آن مصدر را مضارعی بود - و ازان مضارع امر استخراج کنند - و میم نهی بران امر نهند، تا میامار صورت پذیرد - و آن خود نیست - او ار، که اوارجه مزید علیه اوست، لفظیست غیر متصرف بمعنی دفتر حساب و او بصورت میم چرا مسخ شد و این همه ساز و برگ از کجا آورد، که آمار امر و میامار نهی وجود گرفت؟

تنبیه : در تحت شرح معانی لفظ میان که مقلوب آن نیام است مینویسد که در هندی بمعنی بزرگ مقابل کوچک است - آنکه در محاورات هندی حالش این باشد، در فارسی و عربی چه خواهد بود! اگر از بنگاله و دکن تا پنجاب و سند هندیان را فراهم کنیم و پرسیم، که میان بمعنی بزرگ تقیضی کوچک است، مسلم نخواهد داشت - آری میان لفظ تعظیم است و در محل لطف و شفقت فرزندان و خردان را نیز گویند - و علم خواجه سرایان نیز هست - و زنان شوهران را و چاکران آقایان را هم گویند - اگر فرمان دکنی باید پذیرفت هر آینه لفظی مقابل بزرگ نیز توان گفت - دکنی بد کرد که چیان به معنی کوچک ننوشت -

تنبیه : میو، بر وزن دیو، بمعنی موی می نویسد -
و نمی داند که بمعنی موی معنی ندارد - این قلب
موی است -

تنبیه : نا پسوده، بیای ایجاد، مینویسد - گوئی لفظ
جامد است - ئی! ئی! پسودن، بیای فارسی، ترجمه لمس
و مساس است و پسوده مفعول آن، و نا پسوده نقیض آن،
یعنی اچھوتا -

تنبیه : نا بهره را هم بمعنی بزرگ و عظیم و هم
به معنی خسیس و فرومایه آورده است - گویی این لغت را
احضاد شمرده است و چنین نیست - بهره زر قلب و کاسد
را گویند و بدین علاقه اگر فرومایه را نیز گویند،
گفته باشند - به معنی بزرگ و عظیم زنهار نیست و الف
بعد از نون، اگر بضرورت شعر روا داورند، روا باشد -
ورنه اصل لغت بی الف است -

تنبیه : ناطوری، باطلای حطی، بمعنی مزارع توشت -
در اصل لغت نگهبان کشت و باغ را ناطوری گویند -
آیا حارت بشای نخد و حارس به سین سعفص از هم جدا
نیست؟ همانا حارس بمعنی نگهبان دیده است، و چون تفرقه

حرف متعده الخارج منظور ندارد، حارث بمعنی کشاورز
فهمیده است -

تذابیه : خود در باب بای فارسی پاغوش بمعنی غوطه
توشت و باز در باب نوں فاغوش هم بدین معنی نویسد -
داد ازین تصحیف خوانی -

برهان قاطع : نافذ آف - به معنی نافذ آهوی مشک
است، چه آف به معنی آهوی مشک باشد -

قاطع برهان : "در علم لغت قرشته عاریست"،
مصرعیت مشهور - فقیر نشنیده است که آهوی مشکین را
آف گویند - گمان گروهی آنست که آف اسمیست از اسمای
نیر اعظم و آفتاب مزید علیه، چون ماه و ماهتاب و جم
و جمشید - اندیشه این را می پذیرد و آف به معنی آهو
سند میخواند، خواهی از کتاب و خواهی از نظم -

برهان قاطع : ناوک قلبی - کتابه از آه ته دلی
باشد - و هجو را نیز گویند، که در مقابل مدحست -

قاطع برهان : آرزوی یقین میدانم که لغت آفرین
دکنی قیاس کرده است که آه از دل میخیزد و دل را

در عربی قلب گویند - و آه را ناوک میخوانند - ناوک قلبی
بمعنی آه آورد - هجو را ندانم از چه راه ناوک قلبی نامید -
آنکه طبع دریابنده دارد، در یابد که ناوک قلبی ترکیبی است
نا مقبول بلکه مکروه -

برهان قاطع : نبید - بضم اول و تحتانی مجهول
بر وزن و معنی نوید است، که مزدگانی و خبر خوش باشد -
و بفتح اول، در عربی شراب خرما را گویند -

قاطع برهان : دکنی درین مقام مغلطه چند دارد -
نون را مضموم می نویسند و مشهور بفتح نون است -
گرفته اند که عقیده جمعی از فرهنگ نگاران چنین باشد که
نون مضموم است - به معنی نوید، این چه استهزا است؟
اصل لغت نوید است بفتح نون و میدل منه آن نبید -
ای همشین تو و خدا! خواهی گفت، که نبشتن بمعنی نوشتن
است یا خواهی گفت که نبشتن بدل نوشتن است؟ در کلام
دکنی ازین دست بیارست : آرا لغت و بیارا معنی آن -
اگر نگرفته اند لاف نگاشتن و بر نوشتن خواهد کرد، نانوشته
بیش از آن خواهد یافت که من نوشته ام - شتر حمزه دیگر
در شرح معنی نبید است که بجای مرده مزدگانی نوشت -
گوی مرده و مزدگانی را یکی بنداشت - و این بدان ماند

که مزد و مزدور و گنج و گنجور را یکی دانند - من می گویم که مژده خبر خوش و نوید، بنون مفتوح و یای مجهول، مرادف آن و مژدگانی نقد و جنسی را گویند که در صله مژده بمژده آورده اند - شتر گربه دیگر آنکه می سراید که در عربی شراب خرما را گویند - نعوذ بالله! صورت پرستی کرد - لفظ را دید و معنی را نشناخت - لغت عربی بیای معروف است، بر وزن رسید و نبید، که بدل نوید است، خود بقول دکنی بیای مجهول است - اگر دکنی آدم زاد بودی در شرح این لغت چنین جاده پیمودی که نبید، بفتح ثون و یای معروف، در عربی شراب خرما را گویند و با تحتانی مجهول، بدل نوید است که لغتی است فارسی بمعنی خبر خوش -

برهان قاطع : نپی - بکسر اول و ثانی به تحتانی مجهول کشیده، مصحف و کلام خدا را گویند - و بضم اول هم آمده است -

قاطع برهان : اگر در صد فرهنگ بضم که نپی بمعنی مصحف مجید است باور نخواهم داشت - دلیل من درین رگ گردن آنست، که قرآن در قلمرو عرب بر پیچید

عربی ہر زبان عربی نازل شدہ است۔ ہر آئینہ روا نباشد کہ آن را در زبان دری نامی ہودہ باشد۔ ظہور پر نور دین مبین حضرت ختم المرسلین صلوات اللہ علیہ در عہد خسرو پرویز است و سر آغاز زبان پارسی بدانست پارسیان بآفرینش عالم توأم است۔ و مؤرخین اسلام نیز از عصر کیومرث گیرند۔ وجود اسم، پیش از شہود مسمی، چون تواند بود؟۔ مگر گفتہ آید کہ نہی بہ پارسی زبان گفتار خدا را گویند۔ گوئیم آری پارسیان نیز دساتیر و ژند و استا را کلام الہی گویند، لیکن آن را نامہ آسمانی و فراتین نواد نامند نہ نہی۔ با این ہمہ پذیرفتیم کہ کلام الہی را نہی گویند نہ آخر روضہ رضوان را بہشت و مینو نام بود۔ چون عرب و عجم بہم آسیخت، جنت و فردوس و بہشت و مینو در نگارش و گذارش روان مائد، و نماز و صلوة و روزہ و صوم باہم اختلاط و امتزاج یافت۔ چنانکہ رسول را پیغمبر گفتند، قرآن شریف را نہی چرا نگفتند؟ مگر گویند کہ اگر غالب نداند چہ زبان و اگر ساسان پنجم در ترجمہ دساتیر نیارد چہ ہاک و اگر زبان زد خلق باشد چہ غم! چون دکنی نبشتہ است صحیح خواہد بود۔ گوئیم این قول فیصل است و ما را دیگر مجال گفتار نیست۔ راستی اینست کہ این فارسی مستحدث است۔ و فارسی مستحدث آنست کہ

چون عرب و عجم باهم آمیخت اهل عجم مقاصد اهل عرب را در زبان خویش نامها نهادند - هر آینه متأخرین را باید، که چون فرهنگ نگارند، درین چنین الفاظ به مستحدث بودن این الفاظ اشارت کنند، تا حق تحقیق بجا آورده باشند -

تنبیه : تناس به نون مکسور بمعنی خوشحالی و سپس در فصل دگر تناسیدن بمعنی خوشحال بودن می نویسد - اگر سند دست بهم ندهد، زبان نره دیوان قاف خواهد بود -

تنبیه : در باب نون معالجیم نه لغت می آرد : فج، بفتح، به معنی اندرون دهن، فجار، بالفتح، به معنی غازه، نجب، بهر دو فتح، پوست نباتات، نجم، بالفتح و نجیر و نجیل، به معنی گز مازج، نجک، به فتحین، به معنی تبرزین و نچند بمعنی نژند و نجوان بمعنی زعفران - یا رب ماخذ این بیخورد کدام فرهنگ است؟ نچند خود مبدل منه نژندست که آن را بمعنی نژند نبشت - تا بوجود آن هشت دگر چگونه معترف گردیم؟

تنبیه : نخست را که بنون مفتوح و خای مضموم مشهور است به ضمتین می نویسد، حال آنکه درین کلمه

نون مضموم مذموم است - دیگر آنکه میگوید : "نخست،
بهر دو فتحه، بمعنی ریش و جراحت نکرد، - سبحان الله
جراحت نکرد چه ترکیب خوب است و معنی را چه پاکیزه
اسلوب است!

برهان قاطع : نرزد - بر وزن لوزد، مخفف نیرزدست
یعنی نمی ارزد -

قاطع برهان : دانسته شد که هیچ نمی داند -
صیغه مضارع بافزایش نون نافیه لغت چرا باشد؟ و نرزد
را مخفف آنکه گویند که نیرزد لغتی مستقل باشد - و اینکه
در تقطیع شعر نرزد بجای نیرزد آرند، ضرورت است نه
تخفیف - ما هم بنگریم که کدام کس از بلغا در نشر
بجای نیرزد نرزد آورده -

تنبیه : نسبیج را بجیم فارسی بمعنی جامد حریر زر
بافته میشود - مگر نسبیج را که لغت فارسی به معنی
قصیدست جای دیده است و تا تصحیف خوانی نکرده است
از سر آن نگذشته است - من میگویم که نسبیج نه بجیم
فارسیست و نه لغت جامد است و نه اسم حریر زر بافته
است - خصوصاً بلکه لغت متصرف عربیست نسج و نسبیج
و نساج و منسوج بمعنی بافتن و بافنده و بافته عموماً،

یعنی هر جامه را كه بافند خواهی از ريسان و خواهی از ابريشم و خواهی زر بافت و خواهی ساده - چنانكه تنیده عتکبوت را نیز نسج گویند -

تنبیه : نشتن را مخفف نشستن و نشیدن را مخفف نشاندن می نویسد، حال آنکه، مخفف نشستن نشستن است بحذف نون و بقای شین - و نشیدن نه مسعوسست و نه معقول - باید دانست كه متعدی نشستن و شستن نشاندن است و نشاندن مزید علیه، اما نشاختن بكسره نون نیز متعدی نشستن و مرادف نشاندن آمده است -

تنبیه : نعمت جذر اصم - نعمتهای بهشت و نعمت كده بهشت را میفرماید، تا اهل خرد چه فرمایند -
برهان قاطع : نعنا - نوعی از پودنه باشد - و اصل آن نعناعست در عربی و فارسیان عین آخر را حذف کرده نعنا گویند -

قاطع برهان : اصل لغت اول میبایست نوشت - سپس می گفت كه پارسیان عین آخر را حذف کرده اند، حال آنكه پارسیان عین آخر را حذف نکرده اند - این غلط فهم تیره رای هر كجا مغلی را یافته است، گوش بگفتار وی داشته است - چون درین لغت عین آخر نیک به تلفظ در نمی آید و درین خصوص هندی و ولایتی یک

حال دارد، به قیاس خود حذف عین آخر قرار داده است -
 طرفگی دیگر آنکه میگوید: "نوعی از پودنه باشد، -
 و نمی اندیشد که پودنه اسم طایریست مشهور و آن تره
 را، که عربی آن نعناعت، پودینه گویند، بر وزن سوئینه -
 همانا عین آخر نعناع را بقیاس دکنی پارسیان حذف کردند
 و تحتانی پودینه را خود حذف کرد - سبحان الله!
 صاحب کشف اللغات نیز نعناع مع العین را عربی و نعنای
 بی عین را فارسی می نویسد - کاش عین اول را که بعد
 از فون است الف می ساخت و نانا به دو تون و دو الف
 می نوشت، تا این اسم مفرس میشد و لغت هندی نیز وجود
 می پذیرفت، یعنی جد قاسد -

برهان قاطع: نغنویدن - با واو بر وزن سرکشیدن،
 به معنی ناغنودنست که به معنی نه خوابیدن و غافل
 شدن و نیارمیدن باشد، چه غنودن بمعنی خوابیدن و آرمیدن
 و آسودن است -

قاطع برهان: این دکنی آبروی فرهنگ نگاری
 ریخت - غنودن لغتی دیگر و نغنودن و نغنویدن لغتی دیگر -
 و آنگاه معنی آن همان ناغنودن و باز معنی ناغنودن،
 به سبیل توضیح نخوابیدن، مع دو کلمه مرادف، سپس در

تصریح افزودن و نوشتن که غنودن بمعنی خوابیدن است -
و درین جا نیز دو مصدر قریب المعنی همراه خوابیدن
آوردن - هر چند این چنین خرافات هزار جا دارد، لیکن
در شرح لغت سفید و نعنویدن اهتمامی بکار برده است که
هیچ خربنده در پرستاری خر و هیچ ساربان در خدمت گزاری
شتر بکار نبرد -

تنبیه : نغن، بفتح اول و ثانی، نغنخلان بر وزن
سمن بران، نغنخوااد، بر وزن کم سواد، نغنخواالان، بر وزن
هرزه کاران، نغنخوایین، بر وزن حسرت آگین، پنج لغت
به معنی زنیان و نانخواه آورد - و هر یکی را یک
هموزن همراه آورد - خداوندان هوش و خرد هموزن
هر لغت را سنجند و در تلفظ آرند - من خود از عمده
این کار بر نیامده ام - حیف که فرهنگ جهانگیری و
مجمع الفرس سروری و سرمه سلیمانی و صحاح الادویه
حسین انصاری، که دکنی این چهار کتاب را در
دیباچه مأخذ خود وا نموده است، هنگام نگارش این اوراق
در نظرم نیست، ورنه هر چهار نسخه را صفحه صفحه می
نگرستم که این پنج لغت از کجا فراگرفته است - من آن
پندارم که تنها سرمه سلیمانی فروغ افزای چشم این دکنی است،
اما نه آن سرمه سلیمانی که کتابیست موسوم بدین اسم، بلکه

آن سرمه سیلمانی که اسما پری از قاف آورده در چشم عمرو عیار کشیده بود، تا به سبب آن سرمه دیو و پری را میدید. نشگفت که اندکی ازان سرمه بدین دکنی رسیده باشد، که اجنه را معاینه میکرد و زبان قاف از آنان می آموخت.

برهان قاطع : نقره خنگ زرتشتی - کنایه از آفتاب عالمتاب است.

قاطع برهان : آفتاب را زرده و سمند و ماه را نقره خنگ شنیده ایم و درین هر دو لغت رنگ وجه تشبیه است. آفتاب را نقره خنگ چون توان گفت و زرتشتی افاده کدام معنی میکند؟

تنبیه : معنی نقش بحرام کوده بحرام و معنی نقش حرام کوده حرام چنانکه عادت اوست در دو فصل جدا می نویسد. تا این هر چهار کلمه را سر و بن چیست؟
تنبیه : نکته را در عربی بمعنی وجه و دلیل می آرد. باشد که چنین باشد و باشد که وجه و دلیل متحد المعنی نباشد.

تنبیه : نکوه، نکوهد، نکوهش، نکوهنده، نکوهید، نکوهیدن، نکوهیده، پرده هفت تو بر چشم

بینندگان هست، تا عیب این را نه بینند - من از تیزی فکر
اینقدر دانستم که صیغه مفعول بعد از همه نوشتن غایت
انکسار و تواضع است، اما وجه اول نوشتن صیغه امر
همچنان در پرده ماند -

تنبيه : فگزیرد، را که مضارعیست جعلی، باضافه
نون نافی، که حقیقی لفظ نیست، لغتی مستقل اندیشد و در
یک فصل نوشت -

برهان قاطع : نماد - بر وزن سواد، بمعنی نمود
باشد که ماضی نمودن است، یعنی ظاهر شد و نمایان گردید -
و بمعنی اسم فاعل هم آمده است که ظاهر کننده باشد -
و بمعنی ظاهر کرد و نمایان گردانید هم هست -

قاطع برهان : نماد ماضی نمودن آنکه باشد که
نمادن مصدر بود - چون آن نیست این نیز نیست - هر چند
می اندیشم که نماد بجای نمود کجا دیده باشد، هیچ
دلشین نمی شود - لهجه مغلیه خود خوانان الف است،
چنانکه جان را جون گویند، نمود را نماد چرا گویند؟ از
واو الف چگونه پدید آمد؟ نه نماد بدل نمود است، نه بجای
خود لغتی دیگر - حیرت در حیرت آنکه بمعنی فاعل نیز

می نویسد - حال آنکه صیغه ماضی به معنی مصدری مستعمل است، نه به معنی فاعل - بالجمله مرا ازان نگزیرد که همچنین بگذارم و بگذرم - مخفی و مستور نماید که من لفظ نگزیرد و درین عبارت بعمد برای آن آورده ام که کسی را در اندیشه نگذرد که در فصل سابق نگزیرد را غلط گفته ام - ئی! ئی! نگزیرد لفظی است صحیح و فصیح، لغت نیست، مضارع اصلی نیست، زیرا که اگر مضارع اصلی بودی پیوند به مصدری داشتی - و این را مصدر مسموع نیست - پشتو اسمای جامد را متصرف میگردانند و از مصدر تا امر همه صیغه ها می سازند، مانند شکوهیدن از شکوه و شکریدن از شکار - اما از گزیر و گمان مصدر نمی سازند - [و چون مصدر نمی سازند،] ماضی نیز نخواهد بود - همین مضارع بکار می آرند، گزیرد و گماند - چون اینهمه دانستی بدان که نگزیرد همان مضارع جمعولست، بافزایش تون نفی - و ما را سخن روان رفته است، که بیاید یک لغت و نیاید یک لغت اگر تمسخر نیست، جنون خواهد بود -

تنبیه : نلشک، بر وزن سرشک، و نلسک، بسین ساده و نیشک و نیشک، بیای موحده، بمعنی قرضدار

می نویسد - شین و سین بدل همدگر مسلم، اما بجای لام
بای ابجد از عدم تحقیق است - و معینا این لغت را
نلشک به لام دانیم یا نیشک بیای ابجد؟ این کلام آخر
بود که اول بر زبان قلم رفت، ورته نخست آن پرسیدن
داشت که لغت پهلویست یا تازی، زیرا که مجموع حروف
این الفاظ مشترک بین اللسانین است؟ و ناقل که او را
بهر افاده معنی مبالغه نقل نیز توان گفت، اشارتی بدین
تفرقه ندارد - صاحب شرفنامه در فرهنگ خویش نلشک
به فتحه نون و کسره لام و فالشک به افزودن الف در میان
نون و لام به معنی قرضدار می نویسد و بس -

برهان قاطع : نمید - بفتح اول بر وزن دید،
ماضی نمیدن است، یعنی میل کرد و توجه نمود - و
نم کشید - و امیدوار شد - و بضم اول مخفف ناامید و
نومید باشد -

قاطع برهان : در هر گام لغزش و در هر خطوه
خطا - نمیدن اگر از نم بطریق تفتن مصدری آفرینند
به معنی نم کشیدن سزاوار، و نمید نیز بدین معنی ماضی
آن خواهد بود - [بمعنی] ۱ میل کردن و میل کرد از

که شنید؟ این هم اگر بوده باشد، گو باش - معنی نمید
 امیدوار چگونه جایز باشد؟ حال آنکه خود می نویسد
 که بضم نون مخفف نویسد است - نمید مخفف نویسد و
 نمیدی مخفف نوییدی مسلم، نون را مضموم چرا ساخت؟
 در تخفیف تغیر اعراب رسم نیست؟ نون نویسد و نوییدی
 مفتوح الاصل است، بکدام عارضه ضمه را بخود در پذیرد؟
 نمید، بفتح، امیدوار و نمید، بضم، ناامید ادعائست
 لغو و مهمل، چنانکه بهر تحقیق جامع برهان قاطع
 برهانیست قاطع -

تنبیه : نواخته را، که مفعول نواختن است، به معنی
 خیر و خیرات و تکلفات و انعامات میگوید، و نمی اندیشد
 که چه می گوید - نواختن دو معنی دارد : نوازش کردن
 و چنگ و نی و امثال آن را بنوا آوردن - هر آینه نواخته
 یا صفت سازی خواهد بود که آن را بنوا آورده باشند،
 یا صفت کسیکه بر وی لطف و ترحم کرده باشند، خواهی
 به تعظیم و تکریم و اختلاط و انبساط و خواهی به بذل
 و ایشار - سخن در خیر و خیرات و تکلفات و انعامات
 است - یعنی مفعول این افعال را نواخته توان گفت،
 نه این افعال را - آری چون رسمست که از ماضی معنی
 مصدری فراگیرند، اگر نواخت را مرادف نوازش دانند و

از نوازش عطیه و انعام و اعزاز و اکرام خواهند، روا
باشد، لیکن از نواخت نه از نواخته -

تنبیه : بمشاهده شرح لغت توان بدید آمد که
هر گونه ماده هذیان که در سرشت دکنی آماده بود
نیمی در همه کتاب صرف شد و نیمی در شرح این لغت -
یا رب نگرندگان را توفیق انصاف ده تا سعی من رایگان
نرود - میگوید که توان، بر وزن روان، بمعنی خرامان
و جنبان و حرکت کنان و لرزان و نالان و زاری کنان
و فریاد زنان و نالنده و جنبنده و نالیدن و جنبیدن و کوز
و خم شده و خمیده و دوتا گردیده و کهنه و لاغر و
ضعیف و آگاه و هوشیار و آگاهی و هوشیاری آمده است -
ازین بیست و دو معنی خرامان و جنبان و حرکت کنان
و جنبنده هر چهار مرادف یکدگر، نالان و زاری کنان و
فریاد زنان و نالنده این هر چهار مرادف یکدگر،
کوز و خم شده و خمیده و دوتا گردیده این هر چهار
ازان هشت بیگانه و باهم یگانه - چون ازین بگذری بنگری
که نالیدن و جنبیدن نیز می سپوزد - مگر مصدر و فاعل
یک معنی همی بخشد؟ هم چنین آگاه و هوشیار و آگاهی
و هوشیاری - عیاذاً بالله و لاحول ولا قوة الا بالله! من

می گویم که از مصدر معنی فاعل و از فاعل معنی مصدر
فرا گرفتن هیچ کس نخواهد پذیرفت - درین باب سخن
ضرورت ندارد - نالان و خمیده و کهنه و لاغر و آگاه
و هوشیار این شش معنی را بر لفظ توان به ریمان
نتوان بست و بسوزن نتوان دوخت - توان بمعنی خرامان
است، اما خرامنده بدان رفتار که از روی ناز و ادا باشد
و بجنبیدن شاخهای نهالی از باد ماند - چون این حالت
را در عربی تمایل گویند، اگر لرزان نیز گفته باشد روا
باشد - خواهی لرزه ترجمه تمایل باشد خواهی نتیجه
خوف یا غضب -

برهان قاطع : نوجبیه - بفتح اول و ثالث و بای
ابجد و سکون ثانی، سیلاب را گویند و بمعنی فرشته هم
بنظر آمده است -

قاطع برهان : کجا سیلاب و کجا فرشته! آری
نوجبه بنون مضموم و واو مجهول اسم سیلی است و آن نیز
در یک فرهنگ بجای ثون نای قرشت آورده نوجبه
نیشته است - تا کرا صحیح دانیم و راجح را از مرجوح
یکدام دلیل باز شناسیم - نگارندگان فرهنگ لغت، می نویسند
و نمی نویسند که در کدام زبان است - دیگر اغلب و

اکثر آنست که اعراب ننویسند و اگر نویسند آن یکی مخالف این یکی باشد - از همه دشوار تر آن که در وادی تصحیف گام قراخ زنند و تا جایبند از پا نه نشینند - متاخرین مثل بهار و وارسته و آرزو تکیه بران دارند که این لغت را از اهل زبان تحقیق کرده ایم - یارب! زبان خداوند کرامی اندیشند؟ کابل و قندهاری و کیچی و مکرانی هر که از باختر سوی هند آید - چنانکه خود را زبان دان دانسته اند، او را اهل زبان پندارند - حاشا! که بعد از صایب و کلیم چون حزین دیگری از خاک پاک ایران خاسته باشد - میبایست مقدم او را گرامی داشتن و سخنش بر ورق دل نگاشتن - غوامض نطق پارسی از وی فرا میگرفتند و زنگار شک از آینه دانش بمصطفی ارشاد وی میزدودند - چه در خور بود با وی چهره شدن و بر سخنش انگشت نهادن؟ همانا حقیقت پارسی از پیش نمی دانستند و بمشاهده برهان قاطع و کشف اللغات و موزونی طبع خویش خود را پارسی دان و سخن پیوند میگرفتند - هی! هی! این بیخبران فرهنگ ناطق و برهان قاطع را که قرین بود شناختند و قدر ناشناسی را با مسافر آزاری جمع کردند -

برهان قاطع : نوجوان پسر امردی را گویند، که هنوز خطش ندیده باشد -

قاطع برهان : بر دکنی هزاران آفرین که لغتی آورد که اگر این را نمی نوشت هیچکس نمی دانست که نوجوان کرا می گویند - اما نوشتن اعراب و آوردن هموزن چرا فرو گذاشت - درین چنین ناشناسا لغت از حرکات حروف آگهی ندادن ستم است -

تنبیه : نوشت، بواو مفتوح، ماضی نوشتن و نوشت بکسره واو ماضی نوشتن نوشت و بجا نوشت - اما چرا نوشت این نیز مانند لفظ نوجوان مشهور و معلوم است - نوشتی نبود مگر نگارنده افاده غریبی در اندیشه داشت، چنانکه می نگارد که نوشت بر وزن گوشت ماضی نوشیدن است یعنی نوشید - و باز در فصل دیگر بیفاصله نوشتن، بر وزن دوختن، بمعنی نوشیدن آورد - گویی نوشیدن را بدین صورت مسخ کرد - نوشتن بر وزن دوختن، بجای نوشیدن از رودکی تا شیخ علی حزین، که خاتم المتأخرین است، کس نگفته باشد -

تنبیه : نوله، بر وزن لوله، به معنی کلام می نویسد -

و باز می گوید که بمعنی قول هم آمده است - مگر در
کلام و قول مغائرتی هست!

تنبیه : نوه را پس از آنکه معنی صحیح می نویسد
می فرماید : که در هندی هر چیز نو را گویند - یا رب!
نو را در هندی نیا گویند، بر وزن حیا - یا نوه و نه را،
که ترجمه تسعه است، نوه، بر وزن کوه، نشان میدهد -
و آن نه است یواو - و اگر بحسب ضرورت وزن
شعر ضمه نون را اشباع دهند و واو پیدا کنند، حجت
نیست - و نشاید که این لغت را اصلی شمارند و در اثر
بکار آرند -

تنبیه : در معنی نهاوند تسخیر از اندازه برون برد -
میگوید که : نهاوند مرکب است از نه، بکسر نون، بمعنی
شهر و آوند به معنی ظرف - تا اینجا راست گفت - اما
وجه تسمیه غلط آورد، چه میگوید که در اینجا ظروف بسیار
ماختند - من میگویم که نظر بکثرت آبادی [او را]، نهاوند
میگفتند، یعنی بمنزله ظرفیست از شهرها لبریز - حال آنکه
خود نیز بمعنی شهرستان نشان میدهد، لیکن دل بدین

معنی نمیدهد ۱ - و میخروشد که در اصل نوحاوند است،
ازان رو که بانی آن نوح علیه السلام است - یا رب! از
نوح ضمه نون کجا رفت و واو چه شد و های هوز
بجای های عربی چگونه نشست، و با این همه ما را چه
افتاده است که قیاس دکنی را برهان قاطع و حجت
استوار دانیم؟ -

تنبیه : نه آسمان را نه پدر میگوید [و بد نمیگوید] ۲
هفت کوکب و عقدتین را نیز نه پدر میگوید - افلاک را آباء
و عناصر را امهات و آن را نه پدر و این را چار مادر
میگویند - سیعه سیاره و راس و ذنب را نه پدر گفتن
سر رشته آفرینش خویش گم کردن است - من بخدمت
حضرات سهارش میکنم که این دکنی را ثالث بالخیر راس
و ذنب میگفته باشند -

تنبیه : نه بام نه پایه، نه پدر، نه پرده، نه حجره،
نه حصار، نه خراس، نه رواق، نه سپهر، نه شهر بالا،
نه صحیفه گرددن، نه طارم، نه طبق، نه قصر، نه کاخ،

۱ - نمی نهد (قاطع برهان، ص ۷۵) -

۲ - قاطع برهان، ص ۷۵ -

نه مقرر نس، این شانزده استعاره در پانزده فصل نوشت -
و لفظ نه آسمان را بهر معنی نگاهداشت - و نه سیهر را
نیز در استعارات نه گنبد و از اسما نه چرخ و نه فلک
را چرا ناکفته گذاشت - گوی صحیح نه پنداشت، ورته
نه گنبد مثل نه بام و نه چرخ و نه فلک مثل نه سیهر
چرا نه نگاشت -

تذیبه : نیازارم می نویسد و معنی آن، آزار ندهم
و آزرده نشوم، میگوید - آزدن مصدریست مشهور هم
بمعنی متعدی و آزارد مضارع و آزارم از بحث مضارع
صیغه متکلم و نیازارم همین است باضافه تون ناقیه - از
هزار صیغه یک صیغه و آن هم مرکب از تون نفی بدست
آوردن و بعقیده خویش لغی ضروری دانستن ربط است،
خط است، چیست؟ -

تذیبه : در شرح لفظ نیاز، که آن نیز لفظیست مشهور،
میآید که در یک کتاب بمعنی درست و در یک صحیفه
به معنی درشت نوشته اند - من میدانم که از بهر لفظ نیاز
ازین سه معنی هیچ یک معنی از هیچ کتاب ثابت نتوان
کرد - تصحیف خوانی این سرسامی مسلم، اما بنای این
سه گونه تصحیف بر کدام نقل و کدام تحریرست؟
نیاز ترجمه احتیاج و مرادف عجزست و بس -

تنبیه : نیام را پس از آنکه غلاف شمشیر می فرماید، میسراید، که عموماً وسط هر چیز را گویند - و می گوید که بمعنی تعوید هم بنظر [آمده] است - هر که وسط هر چیز را نیام گوید، از زمره بنی آدم خارج است - آری میان قلب نیام است و افاده معنی وسط نیز میکند - و معنی حقیقی میان ترجمه وسطست و تقلیب نیام اتفاقیست - صاحب برهان قاطع همان معنی حقیقی میان را بر نیام نیز جاری کرد - اگر زنده می بود می پرسیدم : که چون کران و کنار نیز مقلوب هم اند هر آینه معنی حقیقی کنار که آغوش است نیز از کران حاصل می توان کرد؟ اما نیام، بمعنی تعوید، تصحیف است - پنام، بیای فارسی مفتوح و یون بالف و میم زده، مجازاً تعوید را نامند -

تنبیه : نیشو، بر وزن نیشو، بمعنی نشتر و نیش بمعنی زهر می نویسد - آگاه باید بود که نشتر در اصل نشتر است و آن را نیشو نیز گویند و چون تبدیل شین به سین باهم رواست نیشو نیز کجاست - اما نیش بمعنی زهر کجاست؟ آن بیش است، بیای موحده نام قسمی از

اقسام زهر - نیام را به پنام و بیش را به نیش غلط کرد
و اینچنین مغلطه هزار جاست -

تنبیه : والو چانیدن به معنی تقلید کردن می آرد -
من ضامنم که در کلام اساتذہ این مصدر مستعمل نیست -
و گمان میکنم که در فرهنگ های دگر ازین مصدر نشان
نیابند - هر آینه زبان نره دیوان قاف خواهد بود -

تنبیه : وجود ساز معادن کنایه از آفتاب میگوید -
مگر این نیز در قاف شنیده باشد! در پیدایش معدنیات
نظر آفتاب را دخی تمام است، لیکن در خرابت این کنایه
کلام است -

تنبیه : وداغ بمعنی آتش میفرماید - تا سند این
لفظ از کجا بدست آید؟ طرفه اینکه در فصل دیگر بجای
دال رای قرشت آورده و وراغ نوشته است -

تنبیه : ورارود، بواو مجهول می نویسد و بر وزن
غم آلود میفرماید - خیر گفته باشد - همه میدانند که
ورا رود ترجمه ماوراءالنهر است - در فصل دیگر
ورازود، بزای نقطه دار، می نگارد - تا چه می انگارد؟

تنبیه : ورتیج اسم طایری میگوید و عربی آن سلوی
و سمانی و فارسی آن کرک و ترکی آن بلدر چین می گوید -
و نمی گوید که ورتیج در کدام زبان گویند - ازان رو

که خلط مبحث شیوه ایست که این انصاف دشمن بر خود لازم گرفته است ورتیج و سلوی و سمائی و بلدر چین بهم آمیخته - در فرهنگ های دگر دیده ام که ورتیج، بوزن زرنیخ، در فارسی اسم مرغیست از پودنه کوچکتر - خواجه را میرم که از فارسی بودن ورتیج آگاهی ندارد، و بی آنکه از تفرقه کاف تازی و پهلوی حرف زند، یا اعراب حروف نشان دهد، در فارسی نام آن طائر کرک نهاد - اللفظ فی بطن القائل و المعنی فی بطن القائل - حق تحقیق آنست که کراک، بهر دو کاف عربی و اول مفتوح بوزن هلاک، و باضافت الف در آخر کراکا، بوزن تماش، دیگر اسم سربچه، ضعه را گویند که ممولالا، به فتحه اول و ضمه ثانی و واو مجهول، هندی آنست - در مناقب العارفین دیده ام که یکی از بنات سلوک که در حباله نکاح مولوی روم بود کراکا نام داشت - همانا این سهر خوان خواهد بود و اسم وی را این -

تنبیه : هزار داستان بمعنی بلبل و در فصل دگر هزار داستان نیز بدین معنی می طرازد - و مردم را گمراه و خود را رسوا می سازد - آری بلبل را هزار گویند و هزار داستان و هزار آوا نیز نامند و هزار داستان نگویند

مگر سوقيان و فرومایگان و کودکن - داستان بمعنی آواز خوش است و داستان به معنی افسانه - بلبل نوا میزند، افسانه نمی گوید - هر آینه هزار داستان نه هزار داستان - تازم بدین دکنی، نخست در یک فصل هزار آوا نوشت که بعد از هزار الف است و بعد از الف واو - پس هزار داستان که بعد از هزار دال است و بعد از دال الف - در سیومین فصل هزار داستان که بعد از هزار دال است و بعد از دال سین - در تقدیم و تاخیر حروف تهجی غلط نمی رود - لغت گو غلط باشی - دانستیم که آنچه در کودکی خوانده بود، در جوانی فراموش نکرد و الف، با، تا، نیک یاد داشت - معرّع :

ما را بدین گیاه ضعیف این گمان نبود

تنبیه : در بیان های هوز با فای سعفص کاری کرده است که جز اطفال کسی نکند - هف بمعنی کارگاه جولاه یا بمعنی شانه جولاه و هفوش اسم طعام و هف هف مبدل عفف بمعنی آواز سگ، این سه لغت اگر غریب است و صحیح، در اول و آخر نکاشت و یکصد و چند لغت همه از هفت که عددیست معروف مرکب ساخت - و از صریح قلم در مضمار بیان شور و مستخیز افداخت - سراسر

کنایه از هفت سپهر و هفت ستاره و هفت پرده چشم
و هفت کشور کمتر معقول و بیشتر نامعقول - گوی
این رساله مستوره بود، ناز پرورد که این دکنی آن را
بچشم داشت فزونی رغبت نظر بازان بدینگونه هر هفت کرده
در نظر ها جلوه داد، و بر دیده و دل مجردان طریقت منت
نهاد - دائم که هنگام فراز آوردن این الفاظ بر فراوانی
دستگاه خویش ناز میکرده باشد و دکنیان دگر میگفته باشند :

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

تنبیه : در یک فصل هلتاک، بتای قرشت بر وزن
افلاک، و هلناک، بنون در فصل دگر هم بدین اعراب
بمعنی برف می نویسد - و بدین مایه تصحیف آرام نیافته
می فرماید که بمعنی ترف هم آمده - و ترف را مرادف
قراقروت می نویسد - ما را در معنی ترف و قراقروت سخن
نیست - ما خود این را در کمال فن تصحیف می ستاییم
که هلتاک و هلناک و برف و ترف نگاشت - هم در لفظ
و هم در معنی شیوه خویش فرو نگذاشت -

برهان قاطع : هوس - با ثانی مجهول بر وزن طوس،
بمعنی هوا و هوس باشد -

قاطع برهان : در طوس واو مجهول کجاست؟ کاش
 توس، که در زبان انگریزی باره نان را گویند، بنای
 قرشت فوشتی تا در وزن برابر آمدی - بالجمله هوس با
 های مضموم و واو مجهول بمعنی هوس که به فتحین
 است کجا است؟ اگر در کلام این یمین نشان دهند این
 نیز دانند که آن بحسب ضرورت است و در تحقیق حقیقت
 لغت رعایت ضرورت ضرورت ندارد - و معهذا دفع این
 اعتراض که هوس را به واو مجهول رقم کرده و طوس،
 را هم وزن آورده، هیچ گونه صورت ندارد - در طوس
 که قام بهلوانی بوده است از گردان ایران و اسم شهریست
 از بلاد خراسان، واو معروفست نه مجهول - و این نیز
 اندیشند که شعر این یمین مطلع نیست فردیست از قطعه و
 قوافی - این قطعه قوس و فردوس است - بدین دلیل تغیر اسکان
 و تحریک رسم است، و تبدیل سکون حرکت مع تبدل
 اعراب طرفگی دارد - و عظمای عجم طرفگی را مکروه
 و مردود شناسند - اما شعر این یمین اینست :

رزم بر رزم اختیار مکن

هست ما را بخود هزاران هوس

حرکت را بسکون بدل کرده است، نه فتحه را به

ضمه هوس را - هوس بوزن حوض گفته است نه هوس بوزن کوس -

تثلیه : یاختن بمعنی بیرون کشیدن می نویسد و نمی داند که آن آختن است بالف ممدوده - همانا که چون یازد مضارع آنست، این همه دان از روی قیاس مصدر را نیز یاختن گمان کرده است -

تثلیه : یوغ بمعنی چوبیکه بر گردن گاو نهند و آن را در عندی جوا گویند، در بیان تعناتی مع الواو آورده و جا داشت - صورت لغت همین است - بیمنده اگر دقیقه رس است دیده باشد، ورنه اکنون که من نشان میدهم به بیتد، که درمیان جیم مع الواو نیز جوغ بدین معنی نگاشته است - تا از تحقیق چه قدر بیگافی داشته است!

پس از انجامیدن سیر گفتارها و بیانیهای برهان قاطع و گذشتن ازان خارزارها و کورابها، سواد ملحقات در نظر اند - و این خود سواد اعظم مهمالات و مضحکات است - نخواستیم که عمر در سر این کار کنیم، ورنه پرستشهای بسیار داشت - ازان همه مضحکات مغلطه چند، بی آنکه فاصله درمیان رود، نشان داده میشود -

می نگارد که: آبای گلوگیر کنایه از سرور
و عیش جهان و کنایه از غم دنیا و شادی که
بجهت مرگ دشمن کنند - تا اینجا عبارت ملحقات
است - من می نالم که آبای گلوگیر هیچگاه نشنوده ام
وانگاه هم بمعنی عیش و هم بمعنی غم و هم بمعنی شادی
مرگ دشمن اگر مضحکه نیست چیست؟

آلوسیده اسم جامن می آرد - نمی اندیشد که چون
این شعر در ایران نیست اسمی بهر آن در آن زبان چرا
خواهد بود -

افراز و افزار را یکی می گوید - و نمی سنجد که
افزار به تقدیم زای نقطه دار اسم جامد است، بمعنی آله -
و افراز بتقدیم رای بی نقطه صیغه امر است از افراشتن -

بیلاق، بموحده به معنی ته خانه و سردخانه میگوید -
و غلط می گوید - بیلاق به دو یای تحتانی لفظ ترکیست
بمعنی مقامیکه در تاپستان بهر اقامت قوج از چوب و علف
ونی سازند، تا تموز در آنجا گذرد - و مقابل آن قشلاق،
است به معنی لشکرگاه زمستان -

پای افزاه، بمعنی افزاینده مرتبه قرار میدهد -
 حال آنکه پایه افزا لفظیست مرکب از پایه و افزا که
 صیغه امر است از افزودن - شعبده باز دکنی های هوز
 را از لفظ پایه گسست و در آخر لفظ افزا بهم با زبست -
 آخر این را که روا خواهد داشت؟

پاییز، بر وزن جاگیر، مدت بودن آفتاب است در
 برج سرطان - تا این جا عبارت ملحقات است - و این
 مغلطه ایست تو بر تو - آخر این لغت زای نقطه دار است
 و آن پاییز قافیه کاریز است - حاشا که پاییز قافیه جاگیر
 تواند بود - مغلطه دیگر آنکه مدت بودن آفتاب در
 سرطان می گویند نه فصل را میداند و نه ماه را - گفتار
 من شنوند تا از مغالطه آگاه شوند - سال شمسی منقسم
 به چهار فصل است - هر فصل مشتمل بر سه ماه و هر ماه
 مدت ماندن آفتاب در یک برج - شروع سال از رسیدن
 آفتاب به حمل گیرند - حمل و ثور و جوزا این سه
 ماه فصل بهار است - سرطان و اسد و سنبله این سه
 ماه فصل تابستان است - میزان و عقرب و قوس این
 سه ماه فصل خزان است و این را پاییز و پائیز و برگریز
 نیز نامند - جدی و دلو و حوت این سه ماه زمستان
 است - فصل را بر یک ماه فرود می آرد و آن ماه را که

سر آغاز فصل تموز است خزان می‌شمارد - هنوز سه ماه
بگذرد تا فصل پاییز در رسد - از سرطان تا میزان سه
برج در میان است - با این همه هیچمدانی مقبول طبع همه
دانان بودن یاری و یآوری یختست و بس :

گفته گفته من شدم بسیار گوی
وز شما بکنن نشد اسرار جوی

دل چنان می‌خواهد که ازان الفاظ مشهوره که زبان
زد مرد و زن و پیر و برناست و دکنی آن را در ملحقات
لغات فرض میکند لفظی چند بهر ریشخند نشان دهم -
آبرو، آرزو، آزرده، آزمایش، امید، باورچی، بخشش، بدن،
بلندی، بنگ، بورانی، بهشت، پلاؤ، تب، جانور، جادر،
حلوا، خواب، داروغه، رای چها، زانو، سیاه، شکر،
صندل، طوطی، عجب، بعین مفتوح، غلام، فال، قاب،
کیاب، گریبان، لشکر، ماتم، نرم، واهی، هنر، یاقوت،
از کثرت این چنین الفاظ که در ملحقات باقتم دیوانه
شدم - و نتوانستم از هر حرف لفظی چند نگاشتن - ناچار از
مصادر و مشتقات، که نزد صاحب برهان آن نیز لغات
است، اغماض رفت - و از اسمای جامد اسمی چند صورت
نگارش گرفت -

درین مقام سخنی هوش افزا بخاطر می خلد ناچار گفته میشود، که این بزرگ بعد اختتام برهان قاطع فصلی در لغات متفرقه چرا افزود و از الحاق ملحقات چه خواست؟ آخر مابه‌الامتیازی میبایست، که اهل نظر بدان علاقه، متفرقه را از مجموعه و ملحقات را از متفرقات جدا میتوانستند کرد - و آن خود جز در اندیشه جامع موجود نیست - از ملحقات به اندازه ذره ریگ ساحل باز نموده آمد - از لغات متفرقه بقدر قطره‌ای از دریا نشان داده می شود -

کشکول را در ضمن لغات برهان قاطع به ناسزا بیانی نمود و در لغات متفرقه خچکول به خای نخد و جیم فارسی باز آورد - و آن کشکول است یا کجکول - این صورت سومین یعنی خچکول معنی ندارد -

دیگر در لغات متفرقه مینگارد که دچار، بضم دال ابجد و جیم فارسی به الف کشیده و به رای قرشت زده، رسیدن و ملاقات کردن دو کس باشد بایکدیگر بیگ ناگاه - غالب گوید که بهم رسیدن دو کس را به اعتبار آن که دو چشم چون با دو چشم دگر پیوست هر آینه چار شده، دو چار شدن گویند - و این معنی وقتی حاصل آید که

بعد از دال واو نویسند تا ثنیه پدید آید - دچار بی واو
سجلی است بر حقی دکنی بمهر ذره تا آفتاب مزین و قید
ملاقات بیک ناگاه مزید علیه تا حقی به خط منجر گردد -

دیگر در یکی ازین دو سواد که به ملحقات و لغات
متفرقه موسوم و جدا شناس درمیانه همدگر نامعلوم است
زهره را سعد اصغر و مشتری را سعد اکبر می نویسند
و درست می نویسند - تا درستی بنگر که از سعدین ماه
و مشتری مدعا دارد - داغم ازین اجتهاد در مصطلحات منجمین -
شمس و قمر را نیرین و زهره و مشتری را،
چنانکه خود نیز می گوید، سعدین می گویند - هر آینه
یکی را از نیرین که ماه است و یکی را از سعدین که
مشتری است بهم گرفتن و سعدین گفتن جز برهمزدن قواعد
هزار ساله فن نجوم چه خواهد بود؟

ازین نیز بگذر و دریاب که در برهان قاطع، که
سواد نخستین اوست، در معرض بیان های هوز با فای سعفی
صد لغت رقم کرد و باز در ملحقات همان صد لغت را باز
آورد - و با این چنین خطاهای فاحش معتقدان برهان قاطع
در تکفیر منکر این طرز منکر خود به تقصیر راضی
نیستند - اکنون هرچه از خجسته آموزگار شنیده‌ام و هرچه

به نیروی خرد خدا داد بدان فرا رسیده ام به بند نگارش
می آرم - و هر کجا فصلی رو میدهد به فایده تعبیر
میکنم - و از مبداء فیاض چشم دارم که هر فائده
اسم با مسمی باشد -

فایده : سر آغاز تحریر فواید که هر آینه بوی
از کردانی و خود نمایی دارد نیاز می آوردم و پژوهش
میگسرم، تا مردم نگویند که خود هندوستان را بودن
و هندوستان زایان دگر را هم در فرهنگ و هم در نظم
مسلم نداشتن، و خود علم پندار زبانندی افراشتن، چه
معنی دارد؟ گویم، من می گویم، که نیای من از
ماوراءالنهر بود و پدرم در دهلی پیکر پذیرفت - و
من در آگره منشور هستی یافتیم - حاشا که خود را از
اهل زبان کرم - زبانندی من بهره سه فروزه خدا آفرید
و سه گوهر ازل آوردست - نخست سلامت طبع که غلط
را نمی پذیرد و جز برآستی آرام نمی گیرد - دوم مناسبت
آن طبع غلط هستند جز برآستی سپیوند با پارسی زبان -
سه دیگر احراز دولت دیدار تیسار هرمزد فراوان کمال
و دانش اندوختن از وی تا دو سال، سپس گذشتن بر

باستانی نامه‌ها و نشاط ورزیدن از آن شور انگیز شورامده‌ها - در چهارده سالگی از آموزگار پرورش یافتم و پنجاه و دو سال مغز سخن کافتم - امروز، که شست و ششمین سال از عمر گذران میگذرد، سخن آفرین را سپاس گذارم، و هم جز آن بخششده بخشایشگر کسی نیارد دانست که درین پنجاه و دو سال چه درهای معنی بروی من کشاده اند، و کرسی اندیشه مرا در فرازستان آکمی بکدام پایه نهاده اند - حیف که اینای روزگار حسن گفتار مرا نشناختند - مرا خود دل بر آنان میسوزد که کایاب شناسایی فره ایزدی نگشتند، و ازین نمایشهای نظر فروز، که در نظم و نثر بکار برده‌ام، سرگران گذشتند - گویی نظیری همدرد من و مقطع آن مینو آرامشگاه نوای ساز دم سرد منست :

تو نظیری ز فلک آمده بودی چو مسیح
باز پس رفتی و کسی قدر تو نشناخت دریغ

فایده : چون تازیان بر پارسیان چهره دست آمدند یاد پندار از سر اهل عجم برون رفت - بسیاری از روی راستی بدین حق در آمدند و بعقد دل مسلمان شدند - دیگر آنان را باحکام کیش زردشتی کار نمانه - برخی را که اهرمن در رگ و پی فرو رفته بود، دل از کفر

نگسست - آشکارا اسلام گزیدند و نهانی هم بر آن جاده پی سپر
ماندند - بزرگان درست اندیشه و فرزندگان راستی پیشه
آثار اسلام را گرامی داشتند و اقوال را حق پنداشتند -
آن گریزان اهرمن دوست، که دل شان باز به آن یکی
نبود، هر گونه دقایق و حقایق که از اسلامیان شنودند
به کنجی نشستند و باتفاق متفقان دگر از بهر هر مسمی
اسمی تراشیدند، و از آنچه در حال شنیدند صحیفه ها ساختند -
و چنان وا نمودند که زردشت بطریق پیشگویی در عهد
گشتاسپ چنین فرموده است - عیاذاً بالله! آنچه از معجزات
حضرت ختم المرسلین و خوارق عادات آن شهنشاه قلمرو دین
در زمره مسلمین شهرت یافت، همه بر زردشت بستند -
و برای وی عروجی مانا بمعراج مخبر صادق نشان دادند -
و گذشتن از افلاک و رسیدن بفرگاه دادار پاک و شنیدن سخن
از عیب و دیدن بهشت و دوزخ همه در دامنش
ریختند - کراسه و نپی بمعنی مصحف مجید و سیمناد،
بر وزن بیرباد، به معنی سوره و چیلود، به اعراب مجهوله،
به معنی بل صراط، لفظ آفرینی این گروه بی شکوه است -
مولانا هر مزد ثم عبدالصمد این راز با من میگفت و
بر فریب و تیرنگ یارسیان میخندید و نگارنده
دبستان مذاهب را یکی از ینان میدانست - از سوره سوره بودن

ژند و سیحنا بودن نام سوره در اصل و وجود داشتن
 پل صراط در کیش زردشت ابا میکرد - و این اخبار و
 این اسما را بهم بافته شوریده مغزان پارس و می نمود -
 و میفرمود : که بزبان دری در نثر بجای باب لفظ دال
 مفتوح به رای قرشت زده آید یعنی در - و بمحل فصل
 نسک آرند، به ثون مضموم - و فصل را بر باب مقدم
 دارند و هر نسک یعنی هر فصل بر بابی چند، یعنی دری
 چند، مشتمل باشد : چنانکه مجموع ژند است و یک نسک
 دارد و صد در همانا نسک را بخش میتوان گفت - و در
 تحت هر بخش دری چند میتوان فهمید - و ابواب و
 فصول مروجّه حال را در تقدیم و تاخیر بدان فصول و
 ابواب مطابق نتوان اندیشید - چون از نظم پرسش بمیان
 آمد، گفت : که در نظم قافیه را پیوند گویند و ردیف
 را پساوند و غزل را چامه و غزل دراز را چگامه -
 اما اوزان و بحور در میان پارسیان نبود - زمزمه این گروه
 باشعار هندیان میمانست، که فقره فقره الفاظ متحد الآخر
 فراهم آرند و در وزن برابر نباشد - اوزان و بحور از
 مستخرجات طبع عالیّه اهل عرب است - گفتم: ابتدای بروز
 کلمه موزون از زبان گهرفشان بهرام گور است؟ گفت :
 چنین خواهد بود - چون بهرام در عراق عرب نشو و نما

یافته است، در شکارگاهی، وقت زدن صید یا بردن گوی از راه نشاط زمزمه‌ای سروده باشد - علمای آن سر زمین بنظرهای دقیق و فکرهای ژرف قانون‌ها وضع کردند و قاعده نهادند - و این اساس را، چنانکه اکنون در عرب و عجم شایعست، استواری دادند - نه بینی که مطالب عروض و در بایست‌های این فن فرخ را در پارسی زبان نامی نیست -

فایده : لغتی چند که اهل فرهنگ در نورد نگارش آن لغات کاف عربی را از کاف عجمی جدا نکرده اند، بهر رفع گردد و تذبذب احباب به تفصیل و توضیح آن گرایش می‌رود - کندن، بکاف عربی به فتحه اول و ثالث، مصدر اصلی و کندیدن مصدر مضارعی و کند، بفتحه اول، صیغه ماضی و اسم شکر است - و کاند، به افزودن الف در وسط، نیز گفته اند - و اینکه در هند به تغییر لهجه کهانند گویند یا از توافقی لسانی است یا هندیان لفظ پارسی را مهتد کرده اند : چنانکه تاریان کند را از روی تعریب قند نام نهاده اند - دیگر کننده که صیغه مفعول است از کندن، بمعنی خندق آید و گویند خندق معرب است - کند، بکاف عربی مضموم، فید نیز است و

کنده چوبی را نامند که بر پای مجرم نهند تا راه نتواند رفت - کندر، به ضمه نخستین و سیومین، و کندرو به افزودن واو در آخر و پیوستن رای قرشت بحرکت ضمه با وی اسم مصطکی است - کندو، بکاف مفتوح و نون ساکن و دال مضموم و واو معروف، ظرفی مستطیل را گویند که از چوب گز برای نگاهداشتن غله سازند، و از گل نیز - هندی آن کوئهی - دیگر کندوری، بر وزن رنجوری، دستار خوان را گویند و کندی، ۱ بر وزن بندی، نام گلیست خوشبو - عربی آن کاذی ۲ و هندی کیوژه -

دیگر در فارسی کول، بکاف عربی مضموم و واو مجهول، بوم را گویند، که آلو هندی آنست - لاجرم مرد احمق را کول گویند - و کول، بفتح کاف عربی بر وزن هول و قول، فریب را گویند - و کول، بهر دو فتحه هم بکاف تازی، پوشش کهنه گدایان را نامند، خواهی از گلیم باشد و خواهی از نمد -

1. kandi, Name of a flower (Pandanus Odoratissimus) (Steingass).

2. kazi, A sort of unguent, name of a fragrant flower (Steingass).

تا این جا هر لغت به کاف کامن است - اما گند،
 بکاف فارسی مفتوح، بمعنی بوی بد است و گنده و گندا،
 اول را های هوز در آخر و دوم را الف، ترجمه متن
 است، یعنی بدبویی - حالیا در عرف عام گندا بمعنی
 نجس و ناپاک آید - دیگر گند، بر وزن تند، خصیه را
 گویند - و چون این عضو علامت رجولیت است هر آینه
 معنی مردی و مردانگی نیز دهد - و ازین مرکب است
 گنداآور، گند بمعنی طاقت و نیروی دل و آور بمعنی
 صاحب، چنانکه دلاور و زور آور - همچنین گند بمعنی
 سطری و بزرگی جثه آید - و هر جسم، که کمیتش افزون
 بود، گنده نام یابد - طرفه این که مرد تنومند،
 فربه اندام را گندواله نیز گویند - و این ترکیب با
 ترکیب هندی تطابق دارد - چه اندرین ملک والا، به الف در
 آخر، بمعنی مالک و خداوند مستعمل است - و بشمردن
 نظایر این ترکیب احتیاج نیست - از استاد، که بر
 روانش درود باد، شنیده ام که گند چنان که معنی قوت
 جسمی دهد اقاده معنی قوت عقلی و علمی نیز کند - ازین
 جاست که مرد دانشمند را گندا گویند - دیگر گول
 به کاف فارسی مضموم و واو مجهول در هندی زبان
 ترجمه مدور است و مرد مجهول الحال و سخنی را،
 که بخوبی فهمیده نشود، نیز گول گویند - و در زبان

قدیم پارسی آبی را، که از زمین جوشد و مقدارش در درازا و پهنا اندک و در ژرفا زیاده باشد، گول و گولاب نامند - هم ازین رو است که خم دراز را گول گویند - و اینکه در هند نیز بدین معنی زبان زد خلق است، از توافق لسانین نیست، بلکه همان لفظ پارسیست که بعد از استیلای مغول بر هند در هند رواج یافته است - هم بمعنی احمق و هم بمعنی فریب دانسته اند، از بی اعتنائیست - حاشا که چنین باشد،

فایده : عبدالواسع هانسوی لفظ نامراد را غلط و بیماراد را صحیح می پندارد - و این مصرع را، که ترا ویده رگ کلک مولوی معنویست، باسشهاد می آرد :

عاشقان از بیمارادهای خویش

دانایان دانند که صحت لفظ بیماراد ترکیب کلمه نامراد را غلط نمی تواند کرد - آن را معنی دیگر است و این را محمل دیگر - بیماراد آنکه هیچ مراد وی بر نیاید و این نهایت عناست - و هم ازین عالم است بیکس و نا کس - بیکس آنکه هیچ یار و غمخوار نداشته باشد و نا کس آنکه کسای، یعنی شخصیت، مر او را نبود - هم چنین بیگار

و ناکاره - بیکار آنکه کار نیابد و ناکاره آنکه کار نتواند کرد -
 آنانکه سلب صفت بموحده و تحتانی خواهند و خلو موصوف
 از صفت بنون و الف، ناچار و ناکام و ناتوان و ناهار و
 ناپروا را چه خواهند گفت، که درین همه لغات نفی
 صفات است بنون و الف؟ بلکه جز ناچار و ناپروا که بیچاره
 و بی پروا نیز درست است، ناکام و ناتوان و ناهار را
 بی کام و بی توان و بی هار نتوان گفت - نظر برین نظایر
 نا انصاف را غلط گفتن نا انصافیست - آری چنانکه نا پروا را
 بی پروا گویند و ناکس را بیکس و ناچار را بیچاره نا انصاف
 را نیز بی انصاف توان نوشت - کار به تتبع افتاده است نه
 بانقیاس - اینک اشعار سند - سالک قزوینی گوید :

سالک بنشین به نامرادی
 نومید مباش، روزگار است

دیگر این مقطع :

maablib.com

همه شب آصفی دست دعا بر آسمان دارد
 ز روی نامرادی مالد، سر در پای دیوارت

میرزا ابوطالب کلیم گوید :

در کنج نامرادی، تا کی ز منع دشمن
در زیر سر گذارم، دست دراز خود را

حیاتی گیلانی راست :

ز نهال نا مرادی، منم آن فتاده برگی
که ز حسرتیکه دارم، همه شاخسار گویم

حکیم شفقانی اصفهانی در هجو گوید :

روزی صد بار می نهاد نوره ولی
تا انصافان نمی نهندش چکنم

خود لفظ نا امید بمعنی مایوس در تحریر و تقریر چندان
بکار رفته و میروود که شمار نتوان کرد - حال آنکه امید
نیز مانند لفظ انصاف موافق عقیده هائسوی موحده و تحتانی
میخواهد نه نون و الف -

فایده : صیحه، بصاد و تحتانی و حای خطی بر وزن

بیضه، لغت است عربی به معنی آواز هولناک، چنانکه خروش
تندر و آسمان غریو که تازیان آن را رعد گویند - و دیگر

اصوات سهمگین - اما آواز اسپ را صمپیل گویند، به حصاد
مفتوح و های مکسور و یای معروف، در لسان عرب،
و شیمه، بشین مکسور و یای معروف و های هوز مفتوح
به های هوز دیگر پیوسته، در زبان پارس - اینک دبیرون
و سخنوران هند را می بینم که صیحه را بوزن شیمه یعنی
بصاد مکسور آواز اسپ میگویند - و بفارسی بودن معترفند -
نمی فهمند که صیحه بصاد لغت پارسی نمی تواند بود،
عربیست - و در عربی نیز به معنی آواز اسپ نیست -

فایده : در فرهنگی از نظر صهیقه طراز گذشت که
چرگر را بمعنی رسول و مقلی و مطرب خاطر نشان
پژوهندگان لغت میکند - آن اغلاط که عامه مردم را
بحسب قیاس خویش در ضمیر رسوخ می پذیرد آسانست -
و این اغلاط که فرهنگ نگاران نویسنده، خواص را نیز
از راه می برد :

چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی

رامتی اینست که چرگر، بجیم فارسی مفتوح و کاف
پارسی مفتوح، ترجمه معنی و مرادف خنیاگر و رامشگرست،
اما وچر، بواو مفتوح و جیم فارسی مفتوح، فتوی را گویند -
هر آینه وچرگر فتوی دهنده را نامند، لا جرم وچرگر

ترجمه مفتی می تواند بود - حاشا! ثم حاشا!! که پیمبر
را و چراگر میتوان گفت، چه جای آن که چراگر گویند -
چراگر خود لفظیست که نسبت به مفتی سوی ادب است و
مفتی در بلند پایگی به پیمبر نرسد -

فایده : یکی از پرورش آموختگان قتیل نو مسلم در
کلکته بمن گفت : اوستاد در باره کده و همه که آن
مرادف خانه و این ترجمه تمام است، از روی اجتهادی، که
بدانست پیروان خویش دارد، جز اسمی چند که شمار
آن از پنج یا شش نگذرد، ماقبل کده آوردن و اسم مفرد
مابعد لفظ همه نبستن جایز نمی شمارد - پاسخ گذاردم :
که بیخبران بگفته چون خودی کار برخود تنگ گیرند
آگاه دلان را چه افتاده که توقیع ناروا را پذیرند -
حیرتکده و ظلمتکده و شفق کده و خرکده و امثال اینها در
نظم و نثر اهل عجم بسیار است - فخرالمتاخرین فرماید :

خاموش حزین کز نفس سینه خراشت

نشر کده گردید جگر مرغ حرم را

همچنین همه روز و همه شب و همه عالم و همه جا در

کلام گرانمایگان هزار جا دیده ایم - حافظ علیه الرحمة
راست :

گر من آلوده دامنم چه عجب
همه عالم گواه عصمت اوست

سعدی رحمه الله علیه راست :

بجهان خرم از انم که جهان خرم ازوست
عاشقم بر همه عالم که همه عالم ازوست

محمد حسین نظیری نیشاپوری، که مینو نشیمنش باد، میسراید :

چو سگان ازان بکویت همه شب قلاده خایم
که هوای صید دارم، نه خیال پاسبانی

دیگری گوید :

همه جا خانه عشق است چه مسجد چه کنشت

یارب چگونه روا باشد که هندوی برست‌های پارسیان
را بهم برزند و از پیش خویش در فن گفتار آیینی تازه
انگیزند -

فایده : دانش آموز درخشان تر از روز فرزانه

هرمزد ثم عبدالصمد میفرمود : که هر حقیقه که بر
 و خشوران پارس از آسمان فرود آمده است، در آسمانی
 زبان است که آن را فراتین نواد گویند - آرش آن واژه‌های
 ویژه و [چم آن] - سخنهای باکیزه پیمبران را بیانی
 سروش از فرگاه دادار پاک بر دل فرو میریزد - و این
 روشن گهران آن را دلنشین پیره و خشوران میکنند، تا آن
 راز های سترگ را در زبان قوم به بند نگارش در آورند،
 چنانکه بایخوان ژند که بپاژند مشهور است - همچنین
 همسیر از دساتیر که ساسان پنجم بزبان دری نگاشته است - از
 جانب من که نگارنده این ورقم، پژوهش رفت : که در
 دل چنان فرود می آید که ژند و دساتین را زبان یکی
 خواهد بود - گفت : آری - گفتم : از ژند و پاژند در
 کیتی نشان مانده باشد؟ گفت : نمی مانده است، مگر نسکی
 چند از پاژند - گفتم : مگر هنجار نگارش پاژند و عبارت
 ساسان پنجم یکی است - گفت : البته - اکنون غالب
 هیچمدان هیچمیرز از دانشمندان می پرسد : که اینکه
 فرهنگ نگاران در نگارش های خویش لغتی چند و مصدری
 چند می آرند و ماخذ آن لغت و مصادر چنان و ا می نمایند
 که ژند است، ژند کجاست که لغات و مصادر از آن بدر

توان کشید؟ اگر هست ناشناسا زبانیست که به دری و پهلوی و فارسی نماند - همانا حضرات ژند را غیاث اللغات و صفوة المصادر گمان برده اند -

فایده : یکی از معاصرین که معلمی پیشه داشت، بیخردان را به پارسی دانی خویش فریفتی و دید و دانست خود را به بهای گران فروختی - خویشتاب و ژنده رود فرا چنگ آورد - و آن دو کتاب است از شاگردان آذر کیوان که فاضل بود از پسمین پارسیان، هم در پارسی دانا و هم بر علوم عربیه توانا - و آن هر دو رساله بیزبان پارسی متعارف است و عبارتی متین فاضلانه دارد، مشتمل بر لغات مشککه عربیه در شرح عقاید پارسیان پارس - مولوی در تصنیفات خود آن هر دو صحیفه را نام می برد و تبحر خویش در فارسی دانی ازین ادا بر مردم عرضه میداد - نامه نگار آن هر دو نگارش دیده است - سراسر درگیرنده به غوامض کیش و ملت است، نه راه نماینده بقواعد نطق و تقریر - پارسیان پس از استیلای عرب بر عجم، بهر آموختن علم عربی با اکابر عرب آمیختند و دران نطق دستگاهی قراخ اندوخته طرح نگارش فرسنداج به آبادیان ریختند - هر آیین بهمشاهده آن کتب پارسی کیش

میتوان شد نه پارسی دان - ازان رو که در عبارت
 این دو فصل ناشناسا لغتی چند بکار رفته است، شناساگر
 معنی آن میشوم - و خشور، بر وزن منشور : پیمبر،
 پیره و خشور : اسام، آرش و چم : بمعنی معنی واژه،
 لفظ ویژه : خاصه، فرگاه : ترجمه حضرت، پایخوان
 و همسیراز به معنی ترجمه، نسک، بر وزن خشک بمعنی
 فصل، فرسنداج : هم به معنی است و هم به معنی شریعت و
 ما را درین گذارش معنی دومین منظور است، مه آباد،
 بکسر میم : نام نخستین پیمبر است از پیمبران عجم -

فایده : هم این معلم ادعای آن داشت که شفق
 به صبح نسبت ندارد - آن فلق است، و شفق بشام مخصوص -
 دیگر آن همی سرود که در میان اسم و صیغه امر که
 بمعنی فاعل آرند الفاظ دیگر گنجایش نمی پذیرد - یارب!
 مطلع خاقان قلمرو سخن خاقانی شروانی را تاویل چیست :

صبحدم چون که بندد آه دود آسای من
 چون شفق در خون نشیند چشم شب پیمای من

و همچنین مصرع محمد سعید اشرف ماژندرانی را که بی
 تاویل پذیرفتنیست، پاسخ کجا است :

همچو صبح شفق آلوده رخس سرخ و سفید
سخن اینست که فلق بمعنی دریدن است و از روی استعاره
ظهور فروغ صبح را فلق گویند در عربی و چاک صبح
در پارسی و پوپه‌شنا در هندی - شفق صبح را فلق چسان
توان گفت؟ سرخی که بر افق آسمان پدید آید اگر بصبح
است و شبام آن را شفق گویند، بی تفرقه شبام و بام -
جواب دویمین ایراد نخست شعر بوستان است که بعد
بسطه نویسند و افتتاح نظم بدان است :

بنام جهاندار جان آفرین
حکیم سخن بر زبان آفرین

مصرع نخستین سوزید عقیده مدعی ست، تا مصرع دویمین
مفید مطلب کیست؟ سپس مطلع دیگر از اوستاد دیگر :

دارم بقی بجلوه دل سنگ آب کن
از زین بیرون نیامده با در رکاب کن

سراسر غزل ازین دست است - دیگر میر نجات در
کل کشتی گوید :

به بت مست شوی می بکسان زود دمی
به گل دسته کش چون شرر از جای جبهی

فایده : گل دشمنه کش به کاف پاری مفتوح بمعنی
 مسخره معربد جنگجو - یکی پیش خان آرزو رفت و شعر
 خاقانی خواند و معنی پرسید -

پرویز و ترنج زر کسری و تره زرین
 زرین تره کو برخوان؟ رو کم تو کو برخوان

پیدا است که آرزو چیزی گفته باشد - پرستده نژد
 علی حزین رفت و سواد شعر و شرح شعر که نوشته
 برده بود، بشیخ نمود - بعد از تبسم فرمود که شعر غلط
 در غلط - دانش جوی حقیقت حال پرسید - پاسخ یافت :
 و معنی غلط که در رکن اول مصرع دوم زرین تره کو برخوان
 نیست - تره بی های هوز است تنها برای قرشت مفتوح - همانا
 پرویز ترنجی از زر بمیراث یافته بود که هر یکری که
 میخواست از آن میساخت - در آن عهد که خسروی ایران به
 نوشیروان روشن روان رسیده بود، فرموده بود، تا آن
 زر دست افشار را به وردنه چون زواله آرد این میگرداند،
 پس تنک - و از کار به یارزند برگ بودینه و گندنا بریدند -
 و هنگام گستردن خوان آن را برخوان می نهادند - پس
 معنی این باشد که خسرو پرویز را ترنج زر برخوان
 می بود و کسری را تره زر - اکنون بشکر که آن

تره زرین کجاست و چون تره از ترنج مقدم است هر آینه
 سلب تره بهر سلب ترنج نیز پس است - ای شنونده از بی ثباتی
 و بی وفایی روزگار عبرت پذیر و پرو و از مصحف مجید آیت
 کم ترکوا بر خوان و این آیه وافی هدایه بر نا استواری
 بنای بقای عالم امکان مشتمل است - نهان مماناد که وردنه،
 هوا و دال مفتوح، بیلن است به موحده مکسور و تحتانی
 مجهول و زواله، گلوله آرد و باژند بمعنی هیئت و صورت -

فایده : سراج الدین علی خان آرزو را به شبی
 از شبهای برشکال مصرعی در ضمیر گذشت - نه مصرعی
 بلکه نشتری، نه نشتری بلکه سنان آبداری، چنانکه نگارش
 همی پذیرد :

میکشان مرده که ابر آمد و بسیار آمد

حقا که اگر گویند که این زمزمه از فغانی ست یا از
 نظیری، کیست که باور نکند! باری پیش مصرع
 بهمرسانید - و همدران شب تاریک و باد و باران نزد میرزا
 مظهر جانجانان رفت و خواند و آفرین شنود و بخانه
 باز آمد - پس از دو سه روز که این مطلع در شهر اشتهار
 یافت، روزی ناکه خان آرزو در انجمنی با ایرانی سوداگری

که تازه از شیراز آمده بود و با آرزو سابقاً معرقی داشت بر خورده، و گفت: آغا مطلعی گفته ام میتوان شنید؟ همانا میرزا آن مطلع شنیده بود و فرایاد داشت - گفت: بنوازید و بخوانید - خان ساده دل بکمال شد و مد خواند:

تند و پرشور و سیه مست ز کهسار آمد

میرزا چون این مصرع شنید بقاء قاه خندید و گفت دانستم که جناب در مصرع ثانی چه خواهند گفت - آرزو شگفتی فروماند که شعر نه بدینسان میشنوند - بیدماغانه گفت: تا چه خواهم گفت؟ میرزا گفت: خواهی گفت که خرس آمد - زهر خندی کرد و مصرع ثانی سرود:

میکشان مژده که ابر آمد و بسیار آمد

شنونده ذوق کرد و مصرع را ستود و گفت: پیش مصرع بس نازیبا ست - اگر این چنین بودی خوش بودی:

قطره افسان بسوی شهر ز کهسار آمد

با آنکه میرزای شیرازی سخنور نبود و با صنعت شعر کار نداشت لطف طبع را میرم، که تندی و پرشوری و سیه مستی که میان ابر و خرس مشترک است نه پسندید و مصرعی صد ره از مصرع استاد نغزتر و خوشتر بدیده گفت -

فایده : ضمان مصدر عربیست و افاده معنی فاعلیت نیز کند و بمعنی ضامن آید - آناتکه از تصرف پارسیان تا آگهند، در صحت لفظ ضمانت تأمل دارند - ما که پیرو فارسی گویانیم تصرف آنان را چون نپذیریم و آنچه پیشروان ما گفته اند ما چرا نگوئیم - صاحب قدرتان نه تنها آخر لفظ ضمان فوقانی افزوده اند بلکه قراغ را فراغت و قرب را قربت و باب را بابت نیز نوشته اند - یکی از شیوا بیانان ایران در بهاریه گوید :

شد از داغ شقایق تا پر زاغ
ضمانت نامه سرسبزی باغ

هم چنین یای مصدری در آخر مصادر عربی آورده اند انتظار را انتظاری و حضور را حضوری و سلامت را سلامتی و حیرانی را بمعنی حیران و نقصانی بجای نقصان آرند - و ما را از تسلیم گریز نیست - ثلک چند بهار در کتابیکه آن را ابطال ضرورت نام نهاده است، بهر این الفاظ اشعار اساتید به استناد آورده است - هر که خواهد دران کتاب، که معتمد علیه اهل هند است، بنگرد -

فایده : مراد مؤلف ابطال ضرورت آنست که همه دانان عجم را تصرف در الفاظ عربی از روی قدرت است نه

از راه عجز - نامه نگار درین دآوری با شک چند بهار
 همزیانست - آری، عجز یا آنست که جوهر لفظ عربی
 ندانند یا آنست که فرومانند و لفظ صحیح بجای لفظ غلط
 آوردن نتوانند - و با کداملی عظمای عجم از لوٹ این هر
 دو احتمال پیدااست که چه مایه پیدااست؛ اما داغم از
 مؤلف ابطال ضرورت که سهل انگار و نا پروا کسیست
 اشعار اساتذہ را، چنانکه کاتبان نوشته اند، غلط میخوانند
 و مفید مدعای خویش میداند - در مبحث اسکان و تحریر
 و مختار بودن فرزانگان در متحرک ساختن ساکن و کذا بالعکس
 شعر انوری را سند میگیرد و وا می نماید که انوری
 لفظ قرن را که به سکونست بحرکت آورده - شعر
 اینست :

دو قرن از کرمست، برده جهان برگ و نوا
 تو چه دانی که جهان بی تو چه بی برگ و نواست

حاشا که انوری مخاطب را در سر آغاز خطاب
 بیحرف ندا آواز دهد - در مرثیة ممدوح مرحوم روی بسوی
 وی آورده میگوید :

ای دو قرن از کرمست بر دو جهان برگ و نوا

طبع دریابنده، بی آنکه تامل رود، در می یابد، که گفتار
بیحرف ندا از اوج بلاغت بلکه از پایه سلامت می افتد -
بسا کاتبان باشند که معنی نستجند و نقل افظ بردارند -
و این چنین کاتبان را صورت نویس گویند - ما را درین
مقام گله از غلط اندیشی مؤلف است نه از صورت
نویسی کاتب -

فایده : همگنان دانند که کاف تازی بهارسی در آخر
اسما معنی تصغیر دهد - چون مردک و مردمک و کودک
و ریدک همانا کود و رید ترجمه طفلست - هم چنین
جیم فارسی و های هوز مخفی چنانکه باغ را باغچه و کو
را کوچه گویند - هر آینه همی بایست که در کوچک
را که تازیان غرقه گویند درجه می گفتند - لطف طبع
اهل پارس را نازم که درجه بر منش گران آمد تختانی
افزودند و دریچه گفتند و گرانی درجه و روانی دریچه
وجدانیست نه بیانی - طغرا که از سخن پیوندان ایران
است میسراید :

روز و شب دریچه مشرق و مغرب باز است
ورنه از تنگی این خانه نفس میگیرید

سخنور از آنجا که مخنوران در اسکان و تحریک پای را

تصرف دارند تحتانی ساکن را بحرکت فتحی متحرک ساخت
و هم اعرمن پیشه پسینیان را در ضمیر انداخت که
در خرد را بچه در اندیشند و دریچه ای را، که به تحتانی
مفتوحست، دریچه بموحده گویند - و سند آرند که طغرا
چنین میگوید - حاشا که طغرا چنین سراید - دریچه بموحده
تمسخر پیش نیست - اهل عجم در الفاظ عربیه تصرفهای
بدیع بکار برده اند در الفاظ عجمی که منطق ایشان است
جنبشهای سه گانه را چرا برنگردانند - نیک چند بهار در
رساله ای موسوم بابطلال ضرورت ازین عالم مثالها دارد -
هر که گفتار مرا نه پذیرد، ازان رساله مند برگردد -
شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمه الله علیه در یک رباعی گذرد
و نگرد و برد را گزره و نگره و بره به های مخفی
می نویسد - و کس را بحال گرفت و گیر نیست - طغرای
مشهدی نیز اگر دریچه را به حرکت تحتانی نویسد نادلیپذیر
نیست - این خود سخنی دیگرست که قیاس را دخل دهند
و غرقه را بچه در نام نهند، اما رباعی شیخ اینست :

درویشانیم نشسته در کوه و دره
جائیکه پلنگ و شیر و اژدر گزره

بیران قوی دارم و یاران اسره
هر کس که بما کج نگره جان نبره

هم چنین لت انبان به لام مفتوح بمعنی مرد پر خور شکم بنده شهرت دارد - ما میگوییم که این لفظ مرکب است از لت و انبان یعنی انبان لت - انبان معروف و لت با مرادف لکد است یا مخفف لته که هم در فارسی و هم در آردو بمعنی پاره و لخت آید - لاجرم انبان لکد و انبان لته بودن با مرد اکول هیچ نسبت ندارد - عزیزان بشنوند و بدین گفتار گروند - لوت به لام مضموم و واو معروف، خورش چرب بامزه را گویند - لت به بقای طمه و حذف واو مخفف آن - چون بیداست که هر شکم بنده و پر خور غذای لذیذ را دوست دارد و چندانکه باید بخورد، لاجرم این چنین کس را لت انبان توان گفت، به لام مضموم نه لت انبان به لام مفتوح -

فایده : پوشتن، بیای فارسی مضموم و واو مجهول و پوشتن بی واو مصدری است پارسی الاصل - و مضارع نیز دو صورت دارد : پوزد و پزد - هر آیهته مصدر مضارعی نیز دو گونه میتوان ساخت : پوزیدن و پزیدن - اما معنی این هر چهار دعا خواندن و بر آب و شربت دمیدن است - و این چنین دعا را در پارسی درون گویند، به دال مضموم و رای مضموم و واو معروف - و چیزی را که درون بران دمیده باشند پوشته و پشته و پوزده و

پزده گویند - و پوزش و پزش حاصل بالمصدر پوزیدن
و پزدن است، که مجازاً بمعنی عجز و استغدار آید - اکنون
در دبستان مذاهب مینگریم که پشتن و پشته به تثنائی
نوشته اند - حاشا که رقم سنج دبستان مذاهب که
گرامایه ایست، بغوامض دین زردشتیان و دقایق نطق
پارسیان دانا، درین منطق خطا کند و پشتن را پشتن بیای
حطی نویسد - اتفاق کاروان کاروان کاتبان است بر غلط
نوشتن - نگرندگان مشاهده را مشاهده گرفتند و هم برین
جاده رفتند - اگر فرزانه قرزبود آیین عبدالصمد راه
نمودی، نامه نگار نیز یکی از نگرندگان بودی - نه خود
راه راست پیمودی و نه دیگران را آگهی افرودی - اینک
دیگر در آگهی میفزایم و واسی التمام که دعا دو صورت
دارد : آنچه بر خوردنی و آشامیدنی دهند، درون بوزن
جنون و آنچه از حق بتضرع خواهند، سیمراخست
بوزن نیمباز - هر آیه در باره درون کارگر افتادن و
کارگر نیفتادن سرایند بمعنی تاثیر و عدم تاثیر و سیمراخ
را به پذیرفته شدن و ناپذیرفته شدن ستایند یعنی اجابت
و عدم اجابت -

فایده : هم این بزرگوار یعنی بهار میفرماید که

ده خدای کشور سخن طرازی مولانا سعدی شیرازی عفو را
که بفتح عین و سکون فاست، عفو بر وزن رفو نیز نوشته
است - و بدین مصرع استناد میکند :

عفو کردم از وی عملهای زشت

یا رب شیخ را چه افتاده بود و چگونه غفلت روی داده
بود که بی ضرورت حرکت لفظ را برگرداند و نظر ثانی
نیز نکند، تا شعر همچنان ماند :

ازو عفو کردم عملهای زشت
ز وی عفو کردم عملهای زشت

مگر در تقطیع نمی گنجید - من از جانب شیخ سوگند
می خورم که شیخ نه آن چنان نگاشته است که کاتب
پنداشته است و بهار روا داشته -

فایده : بهار را هم در چگونگی شعر شیخ پالغز
دیگر روی داده است ناروا تو از آن اندیشه که گذشت،
چنانکه در سند جواز تبدل مخفف و مشدد باهمدگر این
مصرع آورد :

شتر کوه با مادر خویش گفت

من می گویم که جز بچه اسپ و خر بچه چارپایان دیگر
را کره گفتن غریب است، از پیروان اهل زبان عموماً،
و از حضرت شیخ که پیشوای اهل زبان است خصوصاً -
شتر کره و پیل کره و گاو کره فارسی کجائیست؟ مصرع
در اصل چنین است :

شتر بچه با مادر خویش گفت

گرفتم که شتر کره نیز نمی توان گفت، چون بچه دواب
را کره، به تشدید، گویند نه کره به تخفیف - هر آینه
این مصرع مفید مطلب مدعی نخواهد بود - اگر شیخ
کره باد را که به تخفیف است کره باد به تشدید نبشی
از عالم ما نحن فیه بودی و مدعی را بکار آمدی -
مؤتمن الدوله شیخ ابوالفضل در سرگذشت همایون
پادشاه و شکست خوردن وی از شیر خان و روی
آوردن بسوی ایران می نویسد که : "چون موکب
خسروی به تبریز رسید، شهنشاه بگمان آنکه تبریز آبادانی
کهن است، مگر یک دو کره ساخته حکمای باستان درین
شهر دست بهم دهد، به یکی از نزدیکان فرمان داد، که
ببازار رود و کره چند از جهر مشاهده آرد، تا بشرط پسند
خریده شود - فرمان پذیر رفت و اسپان یکساله و دو ساله

با خویش آورد - فرمان روا بخندید و گفت : من اصطربلاب
خواستم و تو ستور آوردی،، -

فایده : صاحب بهار عجم، که مؤلف ابطال ضرورت
نیز همین است، در شرح شب دیرباز می نویسد که
شب دیرباز، به تحتانی، شب دراز را گویند، چه یاز افاده
معنی جنبش نیز میکند و دیرباز بهای موحده غلط محض
و خطای قاحش است - من میگویم که بیچاره راست
میگوید - دیرباز ترجمه بطلی السیر است - هر آینه
شب را دیرباز میتوان گفت به تحتانی، نه دیرباز،
بموحده - ملایان مکتب دار از صفت چشم پوشیده دیرباز
را که به معنی مدت کثیر است در ماضی نیز دیرباز
گفتند - آخر با که توان گفت که باز باوجود معنی دیگر
افاده معنی مدت نیز میکند، چنانکه از دیرباز و از
کودکی باز و از آن باز - دیرباز که بمعنی بطلی الحرکه است
بجای دیرباز چون توان نوشت - بهار میگوید که شب
دراز را دیر باز میگویند - کج اندیشان میخواهند که
لفظ دیرباز را از بیخ و بن برکنند، و چون گیاهی که
آن را از زمین کنده باشند دور افکنند - در گیتی هیچ کس
را جز خویشتن گمان ندارم که غم تبااهی آیین گفتار پارسی

خورد و برهم خوردن قانون این منطق دلش را بدرد
آورد ۱ :

هر چه از دستگه پارس به یغما بردند
تا بنالم هم از آن جمله زبانم دادند

فایده : هم این فرهنگ نگار یعنی بهار شعر
واله هروی می نویسد :

رخصت اشک فشانی دهی از واله را
بیندی نوح که سیلابی و طوفانی هست

سپس میسراید که "بیندی هرچه صیغه ماضی است ازین مقطع
صیغه حال مستفاد میشود، - تا این جا عبارت اوست - یا رب
دیدن مصدری است و دید ماضی و بیند مضارع و بیندی همان
بیند است، به افزایش تحتانی - صیغه مضارع به اضافه
تحتانی زایده صیغه ماضی چرا گردد؟ این نه سهو القلم بلکه
سهو الکفر اوست - سخن را درین مقام درازی میدهم،
تا هم ذوق افزاید و هم آگاهی - هر گاه خواهند که
ماضی را استمراری سازند میم و تحتانی مجهول ماقبل

صیغه ماضی آرند، چنانکه رفت ماضی و میرفت ماضی استمراری - هم چنین تحتانی مجهول تنها در آخر صیغه ماضی همان کار میکند، که میم و یای مجهول در اول - چنانکه میرفت و رفتی یک معنی است - و همین میم و یای مجهول است که ماقبل صیغه ماضی معنی تمنا و شرط دهد - و تنها تحتانی مابعد صیغه ماضی نیز همین کار کند، لیکن خبر شرط است، که بهر افاده معنی تمنا الحاق لفظ کاش و کاشکی و مانند اینها، و برای حصول معنی شرط وجود لفظ اگر شرط است - دیگر این میم و تحتانی مجهول در اول صیغه مضارع افاده معنی دوام در استقبال میکند، اما مانند صیغه ماضی تنها تحتانی در آخر مضارع بهر این مراد نیارند، زیرا که یای حطی در آخر صیغه مضارع جز زائده نیست، لیکن حسن کلام میفزاید، بیفائده نیست - بر متبع نظم تنها مثل فردوسی و معاصرینش نهان نخواهد بود، که در اشعار آن بزرگان آخر صیغه مضارع هم تحتانی بسیار آمده است، چون گویدی و جویدی، و هم الف چون گویدا و جویدا - و رودا و شودا کس نگوید، که آن رواد و شوادست - ما میگوییم که در تقطیع شواد و رواد بجای شودا و رودا چگونه تواند نشست - رواد و شواد دعاست - الف در وسط دارد نه در آخر -

الفیکه در وسط صیغه مضارع آرند دعائیه است و
الفیکه در آخر صیغه مضارع آرند زاید - از نیک چند
بهار عجب دارم که بیندی را صیغه ماضی اندیشید -

فایده : پارسی دانان هند در باره والا و بالا
سخنهای دارند - گروهی نظر بر آن که موحد بدل واو و
همچنین بر عکس در فارسی بسیار آمده - گمان برند که
والا و بالا یکی است - اما نه چنین است، بلکه آن غیر اینست -
بالا هم قامت را گویند و هم رفیع را، و هم افاده معنی مقدار
کند در بلندی، چون نیزه بالا و پیل بالا - در لفظ والا
معنی رفعت ملحوظ است، لیکن خدمت و رتبت و شان
و آستان و جاه و نگاه را بوالایی ستایند نه در و دیوار و
سرو و چنار را - فارسی دانان هند را در ضمیر خواهد
گذشت که آستان نیز از عالم در و دیوار است - گوئیم
چون والا آستان نویسند از آستان پایه و مقام مراد باشد نه
دعایز و سنگ در که هنگام در آمدن و بر آمدن از خانه
بای با پای افراز بران نمهند -

فایده : گروهی از مدعیان دانش بجسب اجتهاد
جامع کشف اللغات، که در بوالعجبی از صاحب برهان قاطع

پای کمی ندارد، گرفتن را بکسر تین صحیح انگارند و شعر
سعدی را که در بوستان است :

قبسم کنان دست بر لب گرفت
که سعدی مدار آنچه دیدی شگفت

سند آرند - گویی آگهی ندارند که فردوسی در شاهنامه
صد جا گرفت را با گفت و خفت و هزار جا با شگفت قافیه
کرده است - و آن نیست، مگر تغایر حرکت ماقبل روی،
که فردوسی و سعدی و بعضی از متأخرین روا داشته‌اند -
در اصل گرفتن بکسر اول و فتحة ثانیست، چنانکه
فردوسی در شاهنامه، جائیکه کاوه آهنگر محضر نکونامی
ضحاک در انجمن دریده است، گوید :

سر و دل بر از کینه کرد و برفت
تو گویی که عهد فریدون گرفت

هم چنین خاقانی در تحفة العراقین، بعد بیت افتتاح، در
ثعت سراپد :

خور پیش تو ره پیاده رفته
مه غاشیه تو بر گرفته

آنکه این هر دو شعر را چنانکه در باره شگفت و گرفت

گفته ایم از جواز اختلاف حرکت ما قبل روی بندارد از تحقق بهره ندارد و ما را با وی سخن نیست -

فایده : گروهی آل تمغا را اسم مهر دانند و جماعتی را کمان آنست که آل تمغا به معنی توفیق عطیه مدام است، حال آنکه حقیقت لفظ از اندیشه هر دو گروه بیرون است - آل تمغا مرکب است از آل و تمغا - آل مطلق رنگ سرخ و تمغا بدو معنی مشهور است - نخست باجیکه در راهها از رهروان گیرند، دوم مهر - و در آل تمغا معنی دومین منظور است - در دفتر تاجداران تیموریه برنامدهائی که بتاجداران دیگر مینوشتند و بر اسناد جاگیر که بمردم می بخشیدند مهر بشنگرف میزدند و آن را آل تمغا می گفتند، یعنی مهر سرخ - تنها مهر را تمغا گویند نه آل تمغا -

فایده : در زبان دری و زبان سنسکرت توافق بیش از آن است که شمرده آید - آنچه در حافظه محفوظ است بر زبان قلم میگردد - مه، میم مکسور و اعلانهای هوز، در پارسی بزرگ را گویند و هندیان بتبدل کسره میم به فتحه و افزودن الف در آخر همین معنی جویند - مهادیو

بمعنی دیو بزرگ و مہاراجہ بمعنی راجہ بزرگ - لطف
 درین است، کہ در پارسی الفیست کہ افادہ بمعنی کثرت
 دارد، چون خوشا و بدان شگفت کہ الف مہا ازین قبیل
 باشد یعنی بسیار بزرگ، و فتحہ میم از تغیر لہجہ - دیگر
 در فارسی الفیست کہ در ابتدای کلمہ افادہ بمعنی نفی کند،
 چون انخواستنی ترجمہ غیر ارادی و اجنبیان مرادف
 تاجپندہ و امیر مرادف نامیرندہ - ہم چنین در ہندی
 نامیرندہ را امر بفتحین و ناروندہ را اچل گویند - یارسا
 را سادہ، بہای مختلط در آخر و ناپارسا را اسدہ، مع الہای
 المختلط - سوم، بہ سین مضموم و واو مجهول، در ہر دو
 زبان اسم ماء - ایت، بر وزن زیت، در ہر دو زبان اسم
 آفتاب، و سنگم، بہ سین و کف پارسی مفتوح، در ہر
 دو زبان بمعنی رفیق و ہمراہ، پائی در ہندی بہ بمعنی
 مکتوب و پتیا، بہ اول مفتوح، در پارسی قدیم بہ بمعنی
 پیام، دشت، بر وزن زشت، در ہندی بہ معنی نگاہ، و
 دشتست، بر وزن بزشت بمعنی پیر و کسیر، در فارسی
 چیزی کہ حس بصر مدرک آن تواند بود، فرتاب و
 پرتاب در ہر دو زبان بمعنی بزرگی و قدرت و کرامت،
 فرشاد و پرشاد ہم در پارسی باستانی و ہم در ہندی
 قدیم ترجمہ تبرک - خود لفظ باس نیز در لسانی مشترک

است - بزبان دوی اشاره بماضی بعید و در عرف اهل هند
ایما بماضی قریب، چنانکه آب و نان دینه و دوشینه را
باسی خوانند - دیگر باس در هندی بمعنی سکونت هست
و در فارسی باش و باشند و بود و باش نویسنده و گوینده
و تبدیل شین مستقطبه به سین بی نقطه در هر دو زبان
دستور است - دیگر مهمان در فارسی ترجمه ضیف و در
هندی ترجمه ضیافت است - بلکه در فارسی نیز بمعنی
مصدری مستعمل میشود، چنانکه سعدی فرماید :

چه کم گردد ای حیدر فرخنده پی
ز قدر رفیعت بدرگاه حی

که باشند مستی گدایان خیل
بمهمان دارالسلام از طویل

یعنی به مهمانی و ضیافتی که در عقیل بجنّت خواهد بود -
معدن را در فارسی کان و در هندی به افزودن های مضموره
کهان گویند - پوت، به بای پارسی مضموم و واو معروف
در پارسی جگر را گویند، و در هندی پسر را - ظرفی را
که بهر نگاهداشتن آب از چرم سازند در فارسی چگل
گویند، بهجیم فارسی مفتوح و کاف فارسی مفتوح، و در هندی

چهار گل به افزودن الف و های هوز درمیانه جیم و گاف -
همانا پوت فارسی قدیم است و چگل یا فارسی مستحدث است
یا مفرس -

فایده : برخی از فرهنگ نگاران موری بمعنی رهگذر
آب و پانی به معنی آب، انگاره، پاره از آتش افروخته -
این هر سه لغت را در فارسی و هندی مشترک گمان کرده اند
و اشعار اساتذۀ ایران سند آورده اند، چنانکه از آن سه بیت
سه مصرع نوشته میشود - اول در سند موری :

بینی همچو موری مطبخ

دوم در سند پانی :

نه دران دیده قطره پانی

سوم در سند انگاره :

آفتاب از آتش انگاره‌ای

منکه نگارنده این روایتیم در فارسی بودن این سه لغت
ناقل محضیم، نه مجوز، نه منکر - هان انگاره به معنی نقش
ناتمام است که آن را گرده، به فتحه، و بیرنگ نیز گویند

و خا کا هندی آنست - دیگر هر آهن و سنگ و چوب
 را، که هیئت خاصی نداشته باشد و هر پیکری که
 خواهند ازان توانند ساخت، انگاره نامند - متأخرین، که
 استعاره شیوه ایشان است، مکرر گفتن سرگذشت را نیز انگاره
 کردن سرگذشت گفته اند و ناتمام گذاشتن گفتار و کردار
 را انگاره گذاشتن آن قول و فعل نوشته اند -

[فایده] ۱ : دشت، بدال مضموم، بی تغییر صورت در
 هر دو زبان بمعنی مکروه طبع و ناپاک - جال در هر دو
 زبان بمعنی دام، تال در هر دو زبان بمعنی آبگیر و تالاب
 مزید علیه، تگل به اول مکسور و ثانی مفتوح، مرادف
 پینه بمعنی پیوند و در هندی تهگلی، به آوردن های هوز
 در وسط و تحتانی در آخر، بوم، بموحده مضموم، در پارسی
 زمین را گویند و در هندی بهوم بتغیر لهجه و آمیختن
 موحده به های هوز - تپاس در پارسی بمعنی ریاضت و در
 سنسکرت تپسیا بفوقانی مفتوح و بای فارسی مکسور بسین
 ساده مشدد مکسور پیوسته و تحتانی به الف زده -

باید دانست که تبدل فای سعفس و بای فارسی و

تا و دال باهمدگر و تبدل سین ساده و شین قرشت با
یکدیگر نیز انباریست میانه این هر دو زبان در
آیین گفتار -

فایده : جنگل بمعنی بیابان و منگل اسم مریخ
هر دو اسم با اشتراک لسانین است - اما تسمیه مریخ در
پارسی به منگل توجیهی دارد - و توجیه اینست که بزبان
دری منگ، بمیم مفتوح، اسم قمار است و له، بلام مفتوح
و اعلان های هوز، اسم شراب - چون فسق و فجور از
مستیات مریخ است، هر آینه آن را منگل نامیدند،
بجای های آخر - شناه، بر وزن بنا، در فارسی ترجمه سیاحت
است و آشناه و آشناهم به معنی مصدر است و هم بمعنی
فاعل - در هندی آشنان به فتحه اول و اضافه نون غسل
ارتماسی دریا را گویند خصوصاً، و هر گونه غسل را
گویند عموماً -

فایده : دول بمعنی ظریف که بدان از چاه آب کشند
فارسی باستانیست که در هندی بدال ثقیله [دول] شهرت
دارد - آده که بالف مدوده و دال ابجد در فارسی بمعنی
نشیمن مرغان آید، در هندی بالف مفتوحه و دال ثقیله
مشده [اذه] گفته میشود - سریر در هر دو زبان به معنی

جسم و کالبد است و در عربی تخت را گویند - کام بکاف
عربی در فارسی به معنی مقصد است عموماً و در هندی
به معنی شهوت جماع، خصوصاً کامنا، بافزایش نون و الف
در آخر، مطلق به معنی خواهش - من، بهمیم مفتوح، در
هر دو زبان بمعنی دلست که در تازی قلب تام دارد -
جی بکسره جیم و یای معروف، در فارسی بمعنی لطیف
و مقدس و در هندی بمعنی روح و حیات آید -

فایده : رده در فارسی بمعنی صفت است و خستهای
دیوار را که باهمدگر برابر نهند نیز رده گویند در فارسی،
و رده به تشدید دال در هندی - بانو، بموحده و الف
و نون مضموم و واو مجهول، مرادف خاتون است در
فارسی، و بنو، بحذف الف و تشدید نون در هندی - بیو،
به فتحه موحده و ضمه تحتانی ترجمه عروس است در فارسی
و بهو به های هوز بجای تحتانی در هندی - روم و رم،
برای قرشت مضموم، در پارسی به معنی سوی زهار است و
در هندی ترجمه مسام - اگر در پارسی باستانی نیز بدین معنی
مستعمل باشد و خصوصیت مستحدث بود شکفت نیست -

فایده : النگ، بفتح همزه و فتحه لام، اسم
دیواری است که روبروی لشکر کشند و در هندی قریب

بدین معنی ستان در فارسی قدیم لغتی ست بمعنی مقام و محل، چون گستان و دبستان، و نظایر این بسیار است - آستان بمعنی دهلیز همان ستانست به آوردن الف ممدوده قبل از آن - در هندی قدیم استهان، بقوقانی مختلط التلفظ به های هوز، به معنی نشیمن و محل و مقام است علی الاطلاق، که اکنون در عرف اهل هند به تکیه فقیر اشتهار دارد - و همچنین ساسان در فارسی و سنځاسی به تغیر صورت لفظ در هندی به معنی درویش مجرد نامقید است - و اینکه ساسان نام خسروی بود از خسروان ایران هم ازین جاست که آن خسرو زاده ترک لباس کرده بکسوت قلندران در آباد و ویران و کوه و دشت میگشت - چون این چنین درویش را در ایران ساسان گفتندی و او در ایران بدان پوشش چمر شد، لاجرم بدین نام سمر شد - و همین نام بر تخمه و نژاد وی ماند - و روایتی آنست که پدرش از بهر زیستن نام وی ساسان نهاد - همدرین فایده دو فایده دیگر توان اندوخت : یکی اینکه چمر بهر دوفتخه بزبان دری با هویدا و نمودار و آشکار مترادف بالمعنیست، دوم آنکه چنانکه درویش قلندر بریش و پروت و ابرو سترده را ساسان نامند فقیر متورع متشرع صاحب خرقه و عمامه را سنجر خوانند و خانقاه را سنجرستان -

کوتاهی سخن کسیکه با هر دو زبان نیک آشنا و دانش
وی درست و نگاه وی رسا باشد لغات مشترک در لسانین
بهر نشان تواند داد -

یزدان را سیاس که گوینده راز از کوشش خویش
کام یافت - و نگارش فواید که از ملحقات قاطع برهان
است، در سال رستخیز انجام یافت - از تقریب معتقدان
برهان قاطع و پرخاش فارسی دانان هند پاک ندارم،
و شادم که بدین آویزش دانش من نخواهد گاست و بدان
نگوشتش ارزش آمرزش خواهد افزود -

والله ذو الفضل العظیم

قطعات تاریخ اشاعت اول

قطعه تاریخ طبعزاد سیف الحق، منشی میان داد خان
سیاح، جامع لطایف غیبی :

واقعی برهان قاطع کی ہوئی ترمیم خوب
واہ واہ ای کلک تیز آہنگ غالب واہ واہ

یوں کیا سیاح نے اظہار سن عیسوی
"قاطع برهان ہے فرہنگ غالب واہ واہ،"

۱۸۶۵

قطعه تاریخ از نتایج طبع عالیشان شاعر شیرین بیان،
سراج الشعراء، سلطان الذاکرین، میرزا یوسف علی خان
المتخلص بد عزیز :

دو بار طبع شد قاطع کنون یافت
درفش کاویانی اسم ثانی

بی سالش شعر بی "غیب" من بعد
مکرر گو "درفش کاویانی"

۶۸۲

قطعه تاریخ از افکار گوهر نثار منشی جواهر سنگه
متخلص به جوهر :

درین کتاب مسمی به قاطع برهان
نگر که خامه غالب چه مایه گوهر سفت

بیا که جوهر رنگین صغیری کم و بیش
نگارخانه فرهنگ، سال طبعش گفت

۱۲۸۳

— ۰ —

MAAB 1431

maablib.com

فهرست واژه‌ها

علامات اختصاری

الف = اردو — ت = ترکی — ع = عربی — ه = هندی

الف

۱۷	آبشنگاه	۲۲۵	آبای گلوگیر
۱۷	آبشنگه	۱۱	آب چین
۱۷	آبگه	۱۶	آب حرام
۱۸	آتش برگ	۱۲	آبدار
۱۸	آتش زم زم	۱۳	آب در جگر داشتن
۱۹	آتشین زم زم	۱۴	آب ده دست
۲۲۴	آختن	۱۵	آب زیرک
۱۹	آدر	۱۵	آب سیه
۳۰، ۲۶	آدرنگ	۱۷	آبشت
۲۶۸	آده	۱۷	آبشنگه
۲۱	آدیش	۱۷	آبشنگه
۲۳	آذرم	۱۷	آبشن

۳۳	آغار	۳۰	آذرنگ
۳۳	آغار د	۳۵	آرا
۳۳	آغار ددن	۳۳	آرازش
۳۳	آغاریدن	۳۳۵	آرش
۳۳	آغستن	۳۰، ۴۲، ۶	آرنک
۳۳	آغشته	۶۰، ۶۲، ۸۴، ۲۷	آروند
۳۴	آفتاب زرد رو	۲۸	آزدن
۳۳	آفرین	۳۰	آزرنک
۳۰	آفنداک	۳۰	آزفنداک
۳۵	آکندن	۲۸	آزیدن
۳۵	آکنده	۲۸	آژدن
۳۵	آکنش	۳۰	آژفنداک
۳۵	آکنه	۲۸	آژندن
۳۵	آکنیدن	۲۸	آژیدن
۳۵	آکنیده	۳۹	آسا
۳۵	آگندن	۲۷۰	آستان
۳۵	آگنده	۳۰	آستان بوخاستن
۳۵	آگنه	۳۱	آستینه
۳۶	آگنده گوش	۳۱	آسوده
۵۵	آلاساندرا (ع)	۷۲	آسیاه
۲۶۳	آل نمغا	۳۲	آسم
۲۲۵	آلوسیه	۲۶۸	آشنا
۳۶	آمادن	۲۶۸	آشاه
۳۸	آواز گشتن	۳۱	آشینه

۳۳	ارزانش	۳۸	آوازه گشتن
۳۶	ارژنگ	۳۹	آوند
۳۷	ارسنگ	۴۰	آونگ
۳۷	ارغنگ	۴۰	آویزه
۶۰، ۲۸	اروند	۴۱	آهنگ
۲۸	اروند بنده	۴۲	آینه دار
۸۱	ارواژ (ه)	۴۲	آئینه دار
۳۷	اسا	۱۹۴	ابار
۱۵۳	اسبوع (ع)	۱۹۴	ابارجه
۵۱	اسپهبد خوره	۴۳	ابدام
۱۳۹	اسپهبدی شید	۶۳	ابر
۵۰	استخر	۶۶	اپکندن
۲۷۰	استهان (ه)	۱۵۴	آپلا (ه)
۴۹	استر	۴۳	ات
۲۶۶	اسده	۱۵۳	الهواره (ه)
۵۵	اسکندر	۴۴	اثیر
۵۲	اشگرف	۲۶۴	اجنبیان
۲۶۸	اثمنان (ه)	۲۶۴	اجل (ه)
۲۲۵	افراز	۱۹۶	اچھوتا (ه)
۲۲۰، ۵۳	افزار	۲۶۴	اخواستی
۷۳	افشار	۴۶	ارتنگ
۵۵	آل	۴۶	ارنگ
۷۵	الفاختن	۴۵	ارج
۵۵	الفختن	۴۶	ارجنگ

۵۸	اندود	۵۵	الفخت
۲۶۶	انگاره	۵۵	آلفخته
۳۹	انگرائی (الف)	۵۵	الفدن
۵۹	انگسبه	۵۵	الفده
۵۹	انگشته	۳۰	الکئی (ه)
۱۹۳	اوار	۲۶۹	النگ
۱۹۳	اوارچه	۲۳۵	الو (ه)
۵۹	اودر	۵۶	ام
۶۰	اورند	۲۶۳	امر (ه)
۵۳	اوزار (الف)	۸۰	اقا (الف)
۶۶	اوژندن	۵۶	انباردگی
۶۰	اوستاد	۵۶	انباردن
۶۶	او کندن	۵۶	انبارده
۶۱	اویژه	۵۶	انباشتن
۳۱	اخرین	۵۶	انباشت
۲۶۳	آیت	۵۶	انباشتی
۶۲	ایثار بخش	۵۷	انبوذن
۶۳	ایر	۵۷	انجلك
۵۹	ایکسبه	۵۸	انجم روز
		۵۸	اندا
		۵۸	انداوه
		۵۸	اندایش
		۵۸	اندایشگر
		۵۸	اندایه
۶۳/۶۳	باختر	۵۸	
۶۳	بادپران	۵۸	

ب

۶۹	بخسید	۲۶۴	باس
۶۹	بخسیدن	۲۶۴	باسی (۵)
۶۹	بخسیده	۲۶۵	باش
۷۱	بخشی	۲۶۵	باشنده
۶۸	بخنو	۲۶۱	بالا
۶۹	بخنوه	۱۱۸	بالان
۷۱	بر پروشان	۱۱۸	بالانه
۷۲	برخ	۲۶۹، ۸۸	بانو
۷۳	برز کار	۶۶	بیای
۷۳	برزگر	۸۳، ۶۶	بیریشد
۷۳	برزه	۶۶	بیساویدن
۷۳	برزه کار	۶۶	بیسودان
۷۳	برزه گر	۶۶	بیسودن
۷۳	برزیگر	۶۶	پیکن
۷۴	بزاد نیدن	۶۷	بتا
۷۴	بزودن	۶۸	بتکده
۷۴	بزله	۶۸	بختو
۷۵	بسمل	۶۸	بختور
۷۶	بسیج	۶۸	بختوه
۷۶	بسیجده	۶۹	بخس
۷۶	بسیجنده	۶۹	بخسان
۷۷	بسیجیدن	۶۹	بخساند
۷۷	بسیجیده	۶۹	بخسانیدن
۷۷	بشگوفه	۶۹	بخسی

۷۹	بی خور یشتن	۷۷	بشنره
۷۹	بیداد	۳۱۹	بلدرچین (ت)
۱۵۰	بیر (ه)	۱۴۴	بلغشنه
۷۹	بیست	۲۶۹	بنو (ه)
۲۱۸	بیش	۲۶۵	بود و باشی
۷۹	بیغار	۷۸	بوزیدان
۷۹	بیغاره	۱۸۱'۷۸	بوشاسپ
۲۲۵	بیلاق	۱۸۱'۷۸	بوشپاس
۲۳۸	بیلن (ه)	۲۶۷	بوم
۷۹	بیچار	۸۵	بوند (ه)
۲۳۷	بیمراد	۶۵	بهاث (ه)
۷۹	بینا	۲۶۹'۸۸	بهر (ه)
۷۹	بینایی	۲۶۷	بهوم (ه)
۷۹	بینم	۵۴	بهیچنا (ه)
۷۹	بی نمک	۷۹	بی آب
۲۵۹	بینادی	۷۹	بیباغاریدن
۷۹	بینندم	۷۹	بیباغشت
۲۶۹'۸۷	بیو	۷۹	بیباک
۷۹	بیوسید	۷۹	بی بهرا
۷۹	بیوسیدن	۷۹	بی بهره
۷۹	بیو کندن	۷۹	بی بی
۸۸	بیوگانی	۷۹	بیجوهر
۷۹	بیوره	۷۹	بیختن ا
۷۹	بیموده	۷۹	بیخته

۸۲	پیریشد	۷۹	بیموده
۲۶۳	پتیا	پ	
۷۳	پخت		پا افزار
۸۳	پخج	۷۳	پاقی (ه)
۸۳	پخچوده	۲۶۳	پاجایه
۸۳	پخچوده	۸۰	پاجایه
۸۳	پخچیدن	۸۹	پادیاب
۸۳	پخچیده	۸۲	پادیاو
۸۳	پخس	۸۲	پادیر
۸۳	پخسان	۸۱	پاذیر
۸۳	پخش	۸۱	پازاج
۸۳	پخشا	۸۰	پاسبان
۸۳	پخشود	۸۰	پاغوش
۸۳	پخشوده	۱۹۷	پالوان
۸۳	پخشید	۸۱	پالوانه
۸۳	پخشیدن	۸۱	پالوایه
۸۳	پخشینه	۸۱	پانو (ه)
۸۳	پذرفتن	۸۲	پاف (ه)
۸۳	پذیرفتن	۸۲	پای افزاه
۸۳	پراش	۲۲۶	پایخوان
۸۳	پراشید	۲۳۷	پایه افزا
۲۶۳	پرتاب	۲۲۶	پاییر
۱۶۰، ۱۷۹	پردادا (ه)	۲۲۶	پاییز
۲۶۳	پرشاد	۲۲۶	

۸۷	پیش	۸۳	پری افسای
۸۷	پیوگ	۸۳	پری خوان
۲۳۳	پیوند	۸۳	پریدار
۲		۸۳	پریش
۲۶۷	تال	۸۳	پریشن
۲۶۷	تپاس	۸۳	پریشید
۲۶۷	تپسیا (ه)	۸۳	پریشیدن
۳۹	تتاوب (ع)	۸۳	پریشیده
۸۸	تدو	۸۳	پری گرفته
۸۸	تدرج	۲۵۳	پزیدن
۸۹	ترائی (ه)	۲۳۳	پساوند
۸۹	تراشیدن	۲۵۳	پشته
۹۰	تردامن	۱۹۲	پکهاوج (ه)
۹۰	ترفند	۲۱۸	پنام
۲۳۷	ترنج زر	۸۵	پنده
۹۰	ترهات	۲۳۶	پو بهشنا (ه)
۲۳۷	قره زرین	۲۶۵	پوت
۹۰	تزم	۲۵۳	پوزده
۹۱	تکاب	۲۵۳	پوزیدن
۹۱	تکاپوی	۲۵۳	پوشتن
۹۱	تکاو	۲۵۳	پوشته
۹۱	تکاور	۸۷	پوله
۲۵	تکتو	۸۶	پیرا
۹۱	تکاب	۲۳۷	پیره و خشور

۱۰۱	جدکارہ	۹۱	تنگاور
۱۰۰	جغبت	۹۱	تنگل
۱۰۰	جغبوت	۲۶۷	تمطى (ع)
۱۰۰	جگر	۷۹	تمغا
۸۶	جکھڑ (۵)	۲۶۳	تمن
۱۰۱	جگارہ	۹۶	تن
۱۰۱	جلکارہ	۹۱	تورا
۱۰۲	جمار	۹۲	تورہ
۴۸	جمائی (۵)	۹۲	توری (ت)
۱۰۲	جمدر	۹۳	تومان
۱۰۶، ۱۰۳، ۸۶	جمدھر (۵)	۹۶	تومن
۲۶۸	جنگل	۹۵	تھکلی (۵)
۱۱۶	جنیور	۲۶۷	تھم
۱۰۳	جور	۹۶	تھمتن
۲۲۳	جوغ	۹۶	تھوڑا (۵)
۱۰۳	جولہ	۹۳	تیزی
۱۰۶	جوھر	۹۸	تیغ دو دستی
۱۰۶	جوھڑ (۵)	۹۸	ٹ
۱۰۷	جہ		ٹغ
۷۰	جھری (۵)	۹۹	ٹعرۃ السدر (ع)
۱۰۱	جھکڑ	۱۵۰	ٹنگ
۱۰۷	جنن	۱۰۱۰	
۱۰۵	جھولہ (۵)		ج
۲۶۹	جی	۲۶۷	جال

۲۳۲۰۱۱۶	جینود	چ	چاک صبح
ح	۲۳۶	چال	
	۱۰۷	چامه	
۱۵۰	حب الملوک (ع)	۲۳۳	چغنی
	۱۰۷	چخیدن	
خ	۱۰۷	چرگر	
	۲۳۰	چغبت	
۱۰۹	خانه سیل ریز	۱۰۰	چغبت
۲۶۷	خاکا (ه)	۱۰۰	چغبت
۱۰۹	خانه گیر	۱۰۰	چغد
۲۲۸	خچکول	۱۰۸	چغریدن
۱۱۰	خره	۱۰۸	چغریله
۱۱۱	خسانید	۱۰۰	چغنت
۱۱۱	خسانیدن	۱۰۸	چگری
۱۱۱	خسانید	۲۳۳	چگامه
۱۱۱	خشکار خور	۲۶۵	چگل
۱۱۲	خشن	۲۳۵	چم
۱۱۲	خفچاق	۲۷۰	چمر
۱۱۶	خنیور	۲۶۶	چهاگل (ه)
۱۱۳	خواگ	۱۸۹	چوسنا (ه)
۱۱۳	خوپله	۱۸۹	چوشیدن
۱۱۰	خوره	۱۰۸	چهو کری (ه)
۲۵	خوگیر	۳۰	چهینکا (ه)
۲۳۳	خویشتاب	۷۰	چین چین گردیده

خینور

دشتان

۱۱۶

۱۲۳

دشت

۲۶۳

دشوارگر

۱۲۳

دشیشک

۱۲۳

دل

۱۲۳

دندان آبریز

۱۲۳

دندان آبریش

۱۲۳

دندان آفریش

۱۲۳

دندان پریز

۱۲۳

دندان فریش

۱۲۳

دندان گو

۱۲۳

دوسانیدن

۱۲۳

دوستانید

۱۲۳

دوسند

۱۲۳

دوسنده

۱۲۳

دوسیدن

۱۲۳

دوسیده

۱۲۳

دول

۲۶۸

دهائی (ه)

۸۰

دیرباز

۲۵۸

دیماس

۱۲۵

راستاد

۱۲۶

راوش

۱۲۷

د

دادا

دارگوش

دالان

دالانه

دامن خشک

دانش

دانش پروه

دانش گر

دانش ور

دانشمند

دائک

دائم

دائی (ه)

دب

دچار

دریچه

درون

دریچه

دژم

دستبنو

دشت

۲۶۷، ۲۶۳

	راه خفته	۱۲۸	س
۱۳۳	ربا	۱۳۱	ساتگی
۱۳۳	رت	۱۳۱	ساتگی
۱۳۳	رخشا	۱۳۱	ساتگین
۱۳۳	رخشان	۱۳۲	ساتگینی
۲۶۳	رده	۲۶۹	ساده
۲۷۰	رستاد	۱۲۶	ساسان
۱۳۵	رکیدن	۱۳۲	سیوسه
۱۳۳	رگیدن	۱۳۲	سیوخت
۱۳۳	رم	۲۶۹، ۱۶۹	سیوختن
۱۳۳	روم	۲۶۹	سیوز
۱۳۳			سیوزد
۵۱	ز		سپید خوره
۱۳۳			سی دیو
۱۳۳	زاوش	۲۲۸	ستاد
۲۷۰	زمزم آتشین	۱۹	ستان
۱۳۵	زواله	۲۳۸	ستوسر
۱۳۶			سدا
۱۵۰	ژ		سدا (ه)
۱۳۶			سرایان
۱۳۷	ژکیدن	۱۳۳	سرپرست
۱۳۷	ژند	۲۳۳	سرخاریدن
۱۳۸	ژنده رود	۲۳۳	سرخ شبان یا هو دار
۲۶۸			سویر

۱۴۲	شاوور	۱۴۴	سرک (۵)
۱۴۱	شاہورد	۲۲۹	سعدین
۱۴۱	شایورد	۱۳۹	سفید
۲۵۸	شب دیریاز	۱۳۹	سکال
۱۴۲	شبروان	۱۳۹	سکالش
۱۴۶	شبگرد	۱۳۹	سکالیدن
۱۴۳	شرک	۱۴۰	سلک لالی
۱۴۵	شرنگ	۱۴۰	سیاوخش
۱۴۴	شش ضرب نتیجہ خوب	۲۷۰	سمر
۲۴۵	شفق	۲۷۰	سنجر
۱۴۶	شکوہ	۲۷۰	سنجرستان
۱۴۷	شکوہد	۲۶۳	سنگم
۱۴۷	شکوہندی	۲۷۰	سنیاسی (۵)
۱۴۷	شکوہندہ	۲۶۳	سوم
۱۴۷	شکوہیدن	۱۴۱	سیاوش
۱۴۷	شکوہیدہ	۲۵۵	سیمراخ
۳۴۷	شکبہ	۲۳۳۰۲۳۲	سیمناد
۱۴۷	شکمیدان	ش	شاب ود
۱۴۸	شکرد	۱۴۱	شاب ورد
۱۴۸	شگرد	۱۴۱	شاخل
۲۶۸	شنا	۱۴۱	شاخول
۱۴۵	شنومہ	۱۴۱	شادورد
۱۴۹	شید اسپہد	۱۴۱	شارود
۲۳۰	شیہ	۱۴۱	

۱۵۳	نخستین		ص	
۱۵۳	غفورده	۱۵۰		صددا
۱۵۳	غنو	۱۳۹		صفینه
۱۵۳	غنود	۲۳۰		صهیل (ع)
۱۵۳	غنودن	۲۳۹		صیحه
۱۵۳	غنوده		ض	
۱۵۳	غنودن	۱۵۰		ضال
۱۵۳	غنودیده	۱۵۰		ضرب
۱۵۳	غوش	۲۵۰		ضمان
۱۵۳	غوشا		ط	
۱۵۳	غوشاد	۱۵۰		طارطه
۱۵۳	غوشاک	۱۵۱		طری
۱۵۲	غوشای	۱۵۲		طشت زر
	ف	۱۵۲		طشت گر
۳۸	فازه (ع)	۱۵۲		طشت نگون
۱۵۵، ۱۵۳	فتاریدن	۱۵۳		طشت و خایه
۱۵۵	فتال		ع	
۱۵۵	فتالید	۲۵۶		عفو
۱۵۵	فتالیدن	۱۵۲		عنبر
۱۵۵	فترد	۱۵۲		عنبر لوزان
۱۵۵	فتردن		غ	
۱۵۵	فتربد	۱۵۳		غاتفر
۱۵۵	فتربدن	۱۵۳		غچک
۱۵۵	فتربیدن	۱۵۳		غژک

ق		۲۰۰	فرائین نواد
		۱۵۵	فراخ رو
		۱۵۶	فراز
۸۰	قابله (ع)	۱۵۸	فرامشت
۱۶۵	قافله شد	۲۶۳	فرتاب
۱۶۷، ۱۱۲	قبیحا	۱۵۹	فرجاء
۲۳۳	قند (ع)	۱۶۰	فرجود
۱۶۵	قیصور	۱۶۱	فرختر
۱۶۵	قیصوری	۲۳۷، ۲۳۳	فرستاد
		۲۶۳	فرشاد
		۲۳۵	فرگاه
		۱۶۱	فرنگ
۲۳۵	کاذی (ع)	۱۶۱	فسوس
۱۶۸	کار کیا	۱۶۱	فسوسیدن
۱۶۷	کار گیا	۱۶۳، ۹۹	فغ
۱۶۸	کاس	۱۶۳	فغاک
۱۶۸	کاشت	۱۶۳	فغانستان
۱۶۹	کافت	۱۶۳	ففقور
۱۶۹	کافتن	۱۶۳	فقواره
۱۷۰	کافتیده	۱۶۳	فکاند
۱۷۰، ۱۶۹	کافد	۱۷۷	فلقی
۱۶۵	کافور قیصوری	۲۳۵	فولاد
۱۷	کالا پانی (الف)	۱۶۳	فیصو
۲۶۹	کام	۱۶۵	
۲۶۹	کامنا (ع)		

۳۲۸۰۱۷۷	کشکول	۲۶۵	کان
۱۷۷	کفانه	۲۳۳	کاند
۸۶	کهری (ه)	۱۷۱	کائون
۲۳۳	کند	۱۷۰	کاو
۲۳۵	کندر	۱۷۰	کاوش
۲۳۵	کندرو	۱۶۹	کاویدن
۲۳۳	کندن	۱۷۲	گاهنبار
۲۳۵	کندو	۱۰۲	کثار (ه)
۲۳۵	کتدوری	۲۲۸	کجکول
۲۳۵، ۲۳۳	کنده	۲۳۱	کده
۲۳۵	کندی	۱۷۲	کر
۲۳۳	کندیدن	۱۷۳	کرا
۲۳۵	کوئچی (ه)	۱۷۳	کرازان
۷۸	کوشاسپ	۲۳۲	کراسه
۲۳۵	کول	۱۷۳	کراع (ع)
۲۶۵	کیان (ه)	۲۲۰	کراک
۲۳۳	کهاثد (ه)	۲۲۰	کراکا
۱۷۲	کهنبار	۱۷۹	کرکزن
۲۳۵	کیوژه (ه)	۱۷۹	کرگدن
۱۷۹	کیان خره	۱۷۳	کروه
		۲۵۷	کروه
	گی	۲۵۷	کره باد
		۱۷۳	کشاورز
۷۳	گاژنا (ه)	۱۷۷	کشتاورز

۲۳۶	گول	۱۷۲	گهنبار
۲۳۷	گولاب	۱۷۹	گذاردن
۱۶	گوهر آب	۱۷۹	گذارش
۱۷۲	گهنبار	۱۷۳	گرا
		۱۷۳	گراز
		۲۶۲	گرفتن
		۱۸۰	گزاردن
۲۷۳	لت انبان	۱۸۰	گزارش
۱۸۱	لگام	۱۸۰	گزارش گر
۲۷۳	لوت	۱۸۰	گزارشن
		۱۸۰	گزارشنامه
		۱۸۰	گزارنامه
		۱۸۰	گزارنده
		۱۸۰	گزاره
۱۸۱	مایون	۱۸۰	گزاره نامه
۱۸۲	مادرندو	۱۸۰	گزاریدن
۱۸۲	مادندو	۱۸۰	گل شدن
۱۸۱	مار اقسا	۱۸۰	گهری (ه)
۱۸۱	مار افسار	۱۷۷	گند
۱۸۱	مار افسان	۲۳۶	گندا
۱۸۱	مار اقسای	۲۳۶	گند آور
۱۸۲	مارسان	۲۳۶	گندواله
۱۸۲	مارندر	۲۳۶	گنده
۱۸۳	ماهر	۲۳۶	گودهنا (ه)
۱۸۳	ماهوجی شمه خضر	۲۹	

۲۶۳	مه	۱۸۳	ماهی چشمه خضر
۲۶۳	مها دیو (۵)	۱۸۳، ۸۶	ماهی شور
۲۶۳	مها راجه	۱۸۵	مدهوش
۱۹۳	مهر جم	۱۸۶	مران
۱۹۳	مهر خم	۸۰	مرضعه (ع)
۱۹۳	مهر قم	۱۶۳	مسیتا (ه)
۱۹۳	مهلند	۱۶۳	مستی (ه)
۲۶۵	مهمان	۱۸۷	مشمشا
۱۹۳	میامار	۱۸۸	مک
۱۸۳	مهمیش (۵)	۱۸۸	مکس
۱۸۳	مهمیش (۵)	۱۸۹	مکیدن
۱۸۳	مهمیشور (۵)	۱۸۹	مادن
۱۹۵	میان	۱۸۹	ملای
۱۹۶	میو	۱۹۰	مل تنگ
		۱۹۰	مل تنگ تنگ
	ن	۲۶۹	من
		۱۹۲	مندل
۱۹۶	نابسوده	۱۹۳	منزل شناسانی گم کرده
۱۹۶	نابیره	۱۹۳	منشور نویسان باغ
۱۹۶	ناطوری	۱۹۳	منقار قار
۱۹۷	ناغوش	۱۹۳	منقار گل
۱۹۷	نافه آف	۲۶۸	منگ
۲۰۹	نالشک	۲۶۸	منگل (ه)
۲۳۷	نامراد	۲۶۶	موری

ناوک قلبی

نیشک

نیشک

نیمبره

نمید

نهی

نئاس

نچار

نجب

نچک

نجم

نجم رعد

نچند

نچوان

نچیر

نچیل

نچولنا (۵)

نخست

نرارد

نرم

نسک

نسج

نسن

نعت جذر اصم

نعنا

۱۹۷

نعن

۲۰۸

نعنخلان

۲۰۸

نعنخواد

۱۹۶

نعنخوالان

۱۹۸

نعنخوایین

۲۳۲۰۱۹۹

نعنویدن

۲۰۱

نقره خنگ زرتشتی

۲۰۱

نقش بحرام

۲۰۱

نکوه

۲۰۱

نکوشد

۲۰۱

نکوهش

۵۸

نکوشنده

۲۰۱

نکوشید

۲۰۱

نکوشیدن

۲۰۱

نکوشیده

۲۰۱

نکزیرد

۵۳

نلسک

۲۰۱

نلشک

۲۰۲

نماد

۹۱

نمید

۲۳۵۰۲۳۳

نواختد

۲۰۲

نوان

۲۰۳

نوجبد

۲۰۳

۲۰۳

۲۰۵

۲۰۵

۲۰۵

۲۰۵

۲۰۵

۲۰۴

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۸

۲۰۷

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۷	نیاز	۲۱۳	نوجوان
۲۱۷	نیازارم	۲۱۳	نوشت
۲۱۸	نیام	۲۱۳	نوله
۲۱۸	نیسو	۲۱۵	نوه
۲۱۸	نیش	۲۱۶	نه آسمان
	و	۲۱۵	نہاوند
۲۶۱	والا	۲۱۶	نه بام
۱۱۸	والان	۲۱۶	نه پایه
۱۱۸	والانه	۲۱۶	نه پدر
۲۱۹	والو چانیدن	۲۱۶	نه پرده
۲۳۰	وچر	۲۱۶	نه حجره
۲۳۱، ۲۳۰	وچرگر	۲۱۶	نه حصار
۲۳۵	وخشور	۲۱۶	نه خراس
۲۱۹	ورتیج	۲۱۶	نه رواق
۳۱۹	وجود ساز معادن	۲۱۶	نه سپهر
۲۱۹	وداغ	۲۱۶	ند شهر بالا
۲۱۹	ورارود	۲۱۶	نه صحیفه گردون
۲۱۹	ورازود	۲۱۶	نه طارم
۲۱۹	وراغ	۲۱۶	نه طبق
۲۳۵	ویژه	۲۱۷	نه فلک
	ه	۲۱۶	نه قصر
۲۲۱	هزار آوا	۲۱۶	نه کاخ
۲۲۰	هزار داستان	۲۱۷	نه گنبد
۲۲۰	هزار داستان	۲۱۷	نه مقرنس

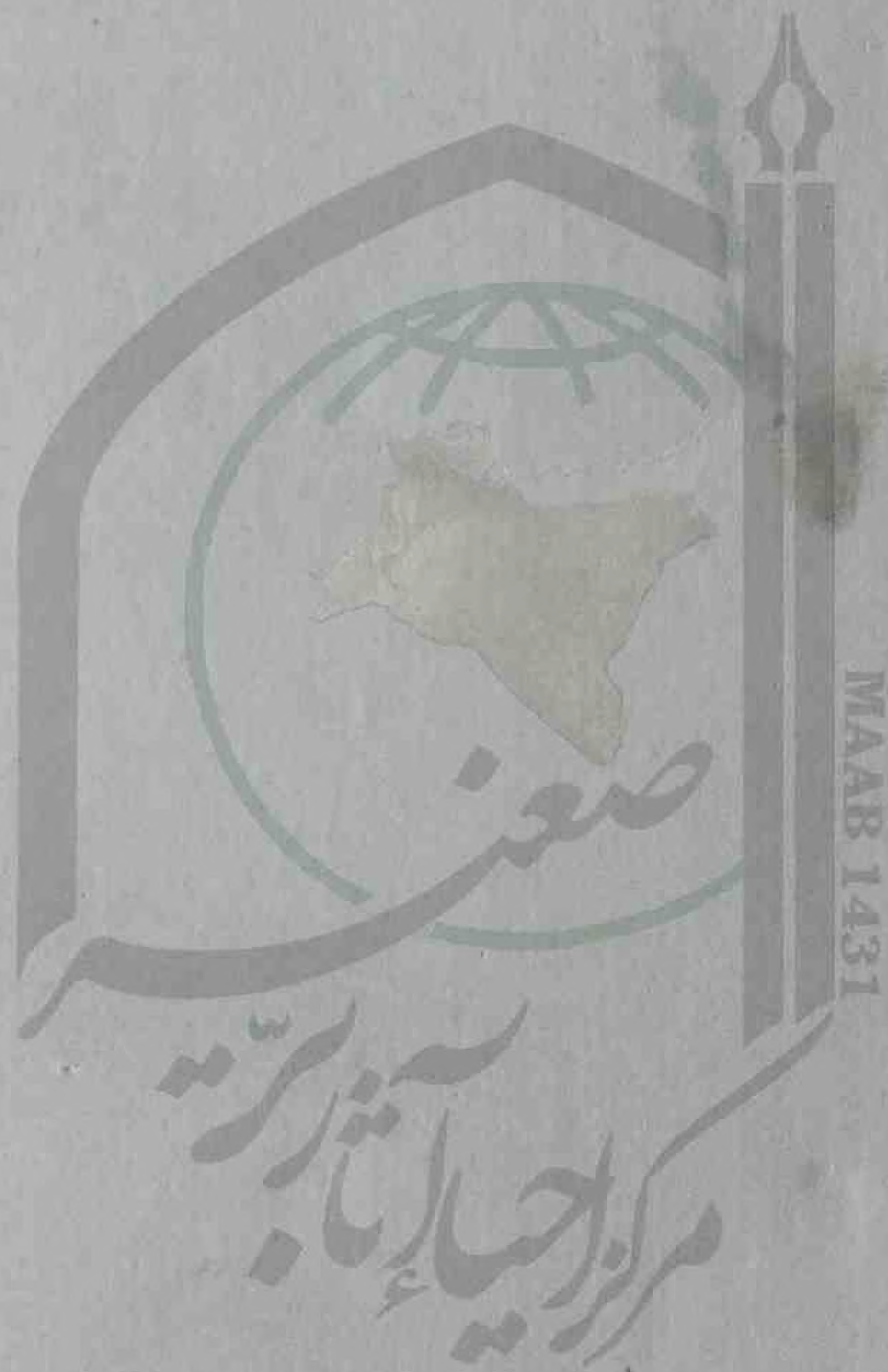
۲۴۵	همسیراز	۲۲۱	هفت
۲۴۱	همه	۲۲۲	هفت پرده چش
۲۲۲	هوس	۲۲۲	هفت سپهر
		۲۲۲	هفت ستاره
		۲۲۲	هفت کشور
	ی	۲۲۱	هفوش
۲۲۴	یاختن	۲۲۱	هف هف
۲۴۸	یاژند	۲۲۲	هلتاک
۲۲۴	یوغ	۲۲۲	هلتاک
۲۲۵	یبلق		

— 0 —

MAAB 1431

غلطنامه

صفحه	سطر	غلط	صحیح
دو	۱۱	بکنخ	بکنج
۲۵	۸	برون	بر وزن
۴۰	۸	الگتی	الگنی
۹۱	۱۱	تکارو	تکاور
۱۰۷	۱۸-۱۶	خچی	چخی
۱۰۷	۱۸	خچیدن	چخیدن
۱۰۸	۲	خچی	چخی
۱۱۰	۱۵	قلرو	قلمرو
۱۱۱	۵	خسانیدن	خسانید
۱۳۳	۱۵	سبی دیو	سپی دیو
۱۳۴	۱۴	بیا بانهای	بیانهای
۱۳۵	۱۰	پژسید	پرسید
۱۳۵	۱۱	نیافت	نیافت
۲۱۲	۱۱	نوجبه	نوجبه
۲۲۵	۲	عیشن	عیشن



MAAB 1431

maablib.com